ایجوکیشنل ریسرچ انسٹیٹیوٹ

اسلامیات

رہنما برائے اساتذہ

ساتویں جماعت کے لئے

ایڈریس: F-77 بلاک-B نارتھ ناظم آباد، کراچی۔ فون : 021-36624151,36626236 ای۔میل: contact@eri.edu.pk ویب سائٹ: www.eri.edu.pk

ایجوکیشنل ریسرچ انسٹیٹیوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف اوّل

محترم اساتذۂ کرام

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایجوکیشنل ریشرچ انسٹیٹیوٹ کی جانب سے القرآن سیریز کی کتب کی تدریس کو مؤثر، آسان اور دلچسپ بنانے کے لئے ''راہ نما برائے استاذ'' ترتیب دے دی گئی ہے۔ جس کی مدد سے اساتذہ نصاب کی تدریس جدید اسلوب کے مطابق اس طرح کرنے کے قابل؛ ہوسکیں گے کہ القرآن سیریز میں دئے گئے مواد کو دل نشین انداز میں کمرۂ جماعت میں لاسکیں خاص طور پر اسباق کی منصوبہ بندی کی مزید وضاحت کے لئے علیحدہ دئے گئے وضاحتی نکات، مشقی سوالات کے جوابات اور گروپ ڈسکشن کے ممکنہ نکات کو اس طرح ضبطِ تحریر میں لانے کی کوشش کی گئی ہے کہ اساتذہ دورانِ تدریس کسی الجھاؤ کا شکار بھی نہ ہوں اور طلبہ کے ذہنوں میں آنے والے سوالات کو بھی واضح کرتے چلیں۔

ان اسباق کی تدریس کے لئے، متنوع طریقے دئے گئے تاکہ (اساتذہ اور) طلبہ یکسانیت سے اکتا کر جمود کا شکار نہ ہوں اور کمرۂ جماعت میں جمود کے بجائے بیداری اور حرکت کا ماحول بن سکے۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ راہ نما درج بالا تمام نکات کے حصول کے ساتھ ساتھ طلبہ کے دلوں میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی محبت اور اسلام کی ہمہ گیریت کو اجاگر کرنے کے ساتھ اپنی زندگیوں میں اسلامی اُصولوں کی پاسداری رکھنے میں بھی مؤثر و مددگار ثابت ہوگی۔ انشااللہ

اشاعت: ۲۰۲۳ء

القرآن سیریز کا تعارف

اسلامیات کی روایتی نسابی کتب عموماً خشک، مشکل زبان سے آراستہ اور بھاری اصطلاحات سے بوجھل ہیں جو طلبہ کو عملی زندگی سے کاٹ کر ایک ماورائی دنیا میں لے جاتی ہیں۔ القرآن سیریز لکھنے کا مقصد طلبہ کو دلچسپ اور آسان انداز میں دین کا علم دینا تاکہ ان میں دین کی سمجھ پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ عمل کا شوق اور اسلام کی برتری کا احساس پیدا ہو۔

القرآن سیریز کی نصابی کتب میں اپنے مقاصد کے حصول کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھا گیا ہے۔

۱۔ اندازِ تحریر:

ان کتب کے اندازِ تحریر کو سہل اور دلچسپ رکھا گیا ہے تاکہ طلبہ شوق سے پڑھیں اور آسانی سے سمجھ کر عمل کے لئے آمادہ ہوسکیں۔

۲۔ زبان:

ان کتب کی زبان کو مشکل، بوجھل اور ناموس الفاظ سے اجتناب کرتے ہوئے حتی الامکان آسان، عام فہم اور طلبہ کی ذہنی سطح کے مطابق کیا گیا ہے۔

۳۔ متوازن نصاب:

ان کتب کے نصاب کو متوازن رکھتے ہوئے اس میں قرآن، حدیث، فقہ، سیرت نبوی ﷺ تاریخ اسلام اور عربی کو شامل کیا گیا پہلی سے آٹھویں کی کتاب تک ان تمام سلسلوں کو ایک تدریج کے ساتھ بڑھاتے ہوئے تفصیل اور گہرائی کا زیادہ سے زیادہ احاطہ کرنے کی کوشش ہے۔

۴۔ بنیادی نظریات:

اسلام کے بنیادی نظریات کی بے حد عام فہم اور آسان انداز میں وضاحت کی گئی ہے تاکہ نظریات کی درستگی کا بھی باعث ہو۔

۵۔ حقیقی زندگی سے قریب:

کتب کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے حقیقی زندگی سے قریب تر مثالیں دی گئی ہیں تاکہ طلبہ میں ان کتب کو پڑھنے کے بعد اپنی زندگی میں مشاہدہ کرنے کے بہتر طریقہ سے فہم حاصل کرنے اور عمل کرنے کا شوق ابھر سکے۔

۶۔ بنیادی ماخذ:

اسلام کو روایات کے بجائے اس کے بنیادی ماخذ یعنی قرآن وحدیث سے سیکھنے کی تربیت کے لئے قرآنی آیات واحادیث شامل کرنے کے ساتھ ساتھ ان پر غور وفکر کی ترغیب دی گئی ہے۔

۷۔ دلچسپ مہارتی سرگرمیاں:

طلبہ کی بنیادی مہارتوں مثلاً مشاہدہ، شناخت کرنا، اخذ کرنا، فہم، انطباق، تجزیہ اور غور وفکر وغیرہ کی نشوونما کے لئے دلچسپ مہارتی سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں۔

۸۔ عملی ترغیب:

کتب میں دئے گئے علم کو طلبہ کے سیرت وکردار کا حصہ بنانے کے لئے عملی ترغیب مؤثر اور بھرپور انداز میں دی گی ہے۔

۹۔ فقہ کو حقیقی زندگی سے جوڑنے کے لئے:

فقہ کو قانونی انداز کے بجائے عام فہم زبان اور عملی انداز میں لکھا گیا ہے تاکہ طلبہ کے لئے سمجھنا اور اس پر عمل کرنا آسان ہوجائے۔

۱۰۔عربی سے واقفیت:

اسلام کے فہم میں عربی زبان کی اہمیت مسلمہ ہے۔عربی سے واقفیت پیدا کرنے اور عربی کے مشکل ہونے کا تصور ختم کرنے کے لئے ابتدا ٔہی سے قرآنی آیات واحادیث کا عربی متن شامل کتر کے انہیں حفظ اوران کی لفظی اوررواں ترجمہ کرانے اور خوشخط لکھنے کی مشق کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۱۱۔تدریسی تجربے کا نچوڑ

ان کتب کے مواد کو بار بار کمرۂ جماعت میں آزمانے اور مکمل تدریسی مراحل سے گذارنے کے بعد تحریری شکل دی گئی ہے۔

۱۲۔آئندہ جماعتوں میں آسانی:

ان کتب کو پڑھنے کے بعد طالب علم کے لئے ثانوی تعلیمی بورڈ کا مرتب کیا ہوانصاب پڑھنااور پرچہ ٔسوالات حل کرنا آسان ہوجاتا ہے۔

تجاویز برائے تدریس

اس رہنما سے بہتر طور پر استفادہ کے لئے ان تجاویز و ہدایات پر عمل مفید ہوگا۔

۱۔اساتذہ سے گزارش ہے کہ کلاس میں جانے سے پہلے سبق کی تیاری Lesson Planing ضرور کرلیں تا کہ تمام نکات اور مراحل کے سامنے واضح ہوں اور بہتر نتائج حاصل کئے جاسکیں۔

۲۔یکساں طریقہ تدریس، تدریس کے عمل کو غیر مؤثر بنا دیتا ہے لہذا کوشش کی گئی ہے کہ اسباق میں طریقہ تدریس کو کچھ تبدیل کیا جائے۔

۳۔رہنما میں مزکور طریقہ ہائے تدریس کی وضاحت آسان انداز میں کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اگر ان پر صرف سرسری نظر ڈال کر نہ گذارا جائے ان کو کوئی تدریسی کورس کئے بغیر بھی سمجھا جاسکتا ہے۔

۴۔ہر سبق کی منصوبہ بندی تین یا چار پیریڈز کے لئے کی گئی ہے۔اساتذہ اس منصوبہ بندی کو دستیاب وقت اور دونوں کے لحاظ سے کمی یا اضافہ کر رہے ہیں ۔

۵۔مشق میں دیا گیا تمام تحریری کام سبق کے اختتام پر نہ کرایا جائے بلکہ سبق کے جس حصے کی وضاحت ہو جائے مشق میں شامل اسے متعلق سوالات اسی وقت کرا لئے جائیں۔یہ طریقہ زیادہ مؤثر رہے گا۔

۶۔اس کتاب میں تحریری کام کے تحت سوالات کے جوابات دئے گئے ہیں جو صرف اساتذہ کی سہولت کے لئے ہیں۔امید ہے کہ اساتذہ طلبہ کے جوابات لکھوانے کے بجائے ان کو خود حل کرنے کا موقع دیں گے تا کہ ان کی مہارتوں کے نشونما پانے میں کوئی رکاوٹ نہ آئے۔

۷۔اس کتاب میں کئی مقامات پر آیات واحادیث سے متعلق چند سوالات دئے گئے ہیں۔اس کا مقصد طلبہ کی غور وفکر اور فہم کی صلاحیتوں کو نشونما دینا ہے۔یہ طلبہ کو خود کرنے دیں اور اگر ان کو زیادہ وقت محسوس ہو تو ان سوالات پر کلاس میں تبادلۂ خیال کر لیا جائے پھر انشااللہ طلبہ اس کو خود کر سکیں گے۔

۸۔ہر سبق میں قرآنی آیات واحادیث کو عربی متن کے ساتھ شامل کیا گیا ہے اور ان کو مشق میں بھی شامل رکھا گیا ہے تا کہ طلبہ میں دین کو اس بنیادی ماخذ سے سیکھنے کا رجحان پیدا ہو اور عربی زبان سے آشنائی ہو۔آیات واحادیث کلاس میں آویزاں کی جائیں۔طلبہ ان کو کاپیوں میں لکھیں،اور لفظی اور رواں ترجمہ کریں۔

۹۔طالبات کے قرآنی آیات لکھنے کے سلسلے میں تدریسی مقاصد کے لئے دی گئی نرمی کو اختیار کرتے ہوئے آیات کو لکھوایا جائے۔طالبات پر بھی اس بات کو واضح کر دیا جائے۔

۱۰۔جو آیات واحادیث حفظ کرنے کے لئے ہیں ان کو یاد کروانے پر توجہ دی جائے۔ان کا یاد کرنا زیادہ مشکل نہیں ہے۔اس طرح طلبہ کو قرآنی احادیث یاد کرنے کی عادت ہوگی جو مسلمان کے لئے ایک قیمتی سرمایہ ہے اور آئندہ بڑی کلاسوں کے امتحان میں مددگار ثابت ہوگا۔

۱۱۔فقہ سے متعلق اسباق کے بعد چند فرضی مگر عملی زندگی سے قریب مسائل دئے گئے ہیں۔اس کتاب میں اساتذہ کی رہنمائی کے لئے ان کے جوابات دئے گئے ہیں مگر اساتذہ یہ مسائل طلبہ کو خود حل کرنے دیں تا کہ ان میں عملی انطباق کی صلاحیت پیدا ہو۔اگر طلبہ نہ کر سکیں تو کلاس میں یہ سوال زبانی پوچھے جائیں اور طلبہ درست جواب حاصل کرنے کے بعد سبق کے متعلقہ جملے کی طرف توجہ دلائی اور اس کی وجہ بتائی جائے۔انشاءاللہ طلبہ سبق پڑھ کر مسائل کا حل تلاش کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

۱۲۔تحقیقی کام کے تحت قرآن پاک یا دیگر کتب مواد جمع کرنے کا کام دیا گیا ہے۔اس سے طلبہ کی جستجو میں اضافہ اور تحقیق کرنے کی صلاحیت مقصود ہے۔

قرآن پاک کے سلسلے میں طلبہ کو دقت محسوس ہو تو ان کو سورۃ کا نام بتا دیا جائے۔ دیگر تحقیقی کام کے لئے طلبہ کو اسکول لائبریری سے کتب فراہم کی جائیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو طلبہ کو کسی اور ذریعہ سے کتب حاصل کرنے یا چند طلبہ کو یہ کتب خریدنے کی ہدایت کی جائے۔ اگر پوری کلاس میں پانچ چھ کتب بھی دستیاب ہو سکیں تو طلبہ کتب کا تبادلہ کر کے کام کر لیں اور اگر ایک یا دو کتب ہی مل سکیں تو اس میں متعلقہ حصہ پڑھ کر سنا دیا جائے تا کہ سب اپنے الفاظ میں لکھ لیں۔

۱۳۔ تحقیقی کام مشقی کام سے علیحدہ ہے اس لئے تحقیقی کام سبق کی ابتداہی میں کرنے کے لئے دے دیا جائے اور اس کام کے لئے ایک ہفتے کا وقت دیا جائے۔

۱۴۔ ہر سبق میں گروپ ڈسکشن دیا گیا ہے۔ اس کا مقصد طلبہ میں آپس میں تبادلہ خیال کر کے کسی نتیجہ پر پہنچنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔ اسی وجہ سے ان کے موضوعات غور و فکر کے حامل ہیں۔ ذیل میں گروپ ڈسکشن کا طریقہ کار دیا گیا ہے۔

☆ چار چار طلبہ کے یا دو ڈیکسوں پر جتنے طلبہ ہوں ان کے گروپ بنا دئے جائیں۔

☆ ہر گروپ کو ایک نمبر یا نام دے دیں۔

☆ طلبہ کو تبادلہ خیال کر کے لکھنے کے لئے ۱۰ سے ۱۵ منٹ یا کوئی متعین وقت دیں۔

☆ اس دوران معلم صرف جائزہ لے اور اس بات پر نظر رکھے کہ گروپ کے تمام لوگوں کو کام کرنے کا یکساں موقع مل رہا ہے یا نہیں۔

☆ وقت پورا ہوتے ہی ان کو روک دیا جائے اور سب معلم کی جانب متوجہ ہو جائیں۔

☆ ہر گروپ سے ایک طالب علم کھڑا ہو کر اپنے گروپ کے نکات باری باری بتائے یا طلبہ کو کاپی پر جواب لکھنے کا وقت تقریباً ۵ سے ۱۰ منٹ کی جائیں۔

☆ اس طرح ہر گروپ کے تمام طلبا کا جواب یکساں ہوگا۔

بار بار کے تجربے سے گروپ ڈسکشن بہت نظم و ضبط کے ساتھ اور تیزی سے ہونے لگے گا اور اساتذہ و طلبہ دونوں اس کے فوائد کو محسوس کریں گے۔

۱۵۔ معلوماتی جال دراصل کسی بھی موضوع کی تمام تر تفصیلات کو ایک نظر میں واضح کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ جال کو بنانے کے لئے معلومات کو جال کی شکل میں ظاہر کیا جاتا ہے جس میں موضوع کا نام نکات میں لکھ کر نکات کی شاخیں در شاخیں نکال دی جاتیں ہیں۔

۱۶۔ سمعی و بصری تدریسی سرگرمیاں سیکھنے کے عمل وآسان اور مؤثر بناتی ہیں لہٰذا ان کو حتی الامکان تدریسی عمل میں شامل رکھا جائے۔

۱۷۔ حوالہ جاتی کتب اساتذہ کے لئے سبق کی تیاری میں معاون و مددگار ہوتی ہیں لہذا حتی الامکان ان سے استفادہ کرنے کی کوشش کی جائے۔

۱۸۔ بلند خوانی اسلامیات کے مضمون کے لئے مؤثر نہیں ہے لہٰذا اس سے اجتناب کیا جائے۔

۱۹۔ یہ راہ نما حرفِ آخر نہیں لہٰذا اس پر من و عن عمل ضروری نہیں ہے۔ اس سے رہنمائی ضرور لی جائے۔ البتہ اساتذہ اگر اس سے بہتر طریقے اختیار کر سکیں تو ضرور کوشش کریں۔

۱۔نظریہ: ہر سبق میں کچھ اسلامی نظریات شامل کئے گئے ہیں جو ایک اسلامی ذہن کی تعمیر میں معاون ہیں استاد دورِ ن تدریس ان نظریات کو پیش نظر رکھے۔

نماز با جماعت

حوالہ جاتی کتب		
آسان فقہ	محمد یوسف اصلاحی	اسلامی پبلیکیشنز
تعلیم الاسلام	مفتی کفایت اللہ	گابا پبلیکیشنز

نظریہ: طلبہ کو یہ علم دینا کہ نماز کے احکام امت مسلمہ کو منظّم اور مضبوط کرتے ہیں۔

مقاصد؛ اس سبق کے اختتام پر

☆ طلبہ نماز با جماعت، نماز جمعہ، نماز جنازہ، اور عید کے ☆ طریقے اور متعلقہ فقہی مسائل کا عملی انطباق کر سکیں۔

طریقہ تدریس:

اس سبق کو پڑھانے کے لئے منصوبہ بندی کا طریقہ (project methos) ستعمال کیا جا سکتا ہے۔اس طریقہ کار کے مطابق استاد طلبہ کے لئے تعلیمی منصوبہ تیار کرتا ہے۔۔ پھر منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے طلبہ کے مختلف گرپ بنائے جاتے ہیں ہر گروپ کو منصوبے کا کوئی ایک حصہ سونپ دیا جاتا ہے، پھر تمام گرپ کا کام اکٹھا کرایا جاتا ہے اس طریقہ کار کو کامیابی سے استعمال کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کلاس میں جانے سے پہلے استاد

☆ منصوبے کے مقاصد ☆ طلباء کو دی جانے والی ہدایات ☆ ممکنہ مسائل اور ان کا حل (متبادل امکانات)

☆ طلبہ کے کام کو جانچنے کے طریقہ کار وغیرہ سے آگاہ ہو اور ان سب کی تحریری منصوبہ بندی کر چکا ہو۔

منصوبہ بندی	اضافی نکا ت
پہلا دن (تحقیقی منصوبہ بندی) (صفحہ نمبر ۲۸) طلبہ کو بتایا جائے کہ نماز با جماعت سے متعلق ہم سب ایک تحقیقی منصوبہ بندی پر کام کریں گے۔استاد طلبہ کے چار گروپ (ا، ب، ج، د) بنائے۔ اس گروپ کو بالترتیب نماز با جماعت، نماز جمعہ، نماز عید اور نماز جنازہ سے متعلق فقہی معلومات جمع کرنے کا طریقہ کار سمجھایا جائے کہ ☆ وہ درسی کتاب کے علاوہ دیگر کتب کی مدد سے اپنے موضوع کے ذیلی عنوانات ترتیب دے کر دو افراد کو اس عنوان پر معلومات جمع کرنے کا کام سونپ دیں۔ ☆ ہر ذیلی گروپ اپنے عنوان سے متعلق معلومات ایک علیحدہ فل اسکیپ پیپر پر خوبصورتی سے لکھے۔ ☆ جمع شدہ معلومات کے تمام صفحات کی کلاس میں پیشکش (Presentation) کی منصوبہ بندی کریں۔بہتر انداز میں پیشکش کے لئے کوئی تدریسی مواد (چارٹ ماڈل) وغیرہ تیار کرنا چاہتے ہوں تو وہ مل کر تیار کریں۔ ☆ اپنے گروپ میں سے دو ممبرز کو پیشکش دینے کے لئے منتخب کریں۔ ☆ فائل اور پیشکش پر ہر گراپ کو نمبر زدئے جائیں گے۔طلبہ کو اس تحقیق کا	پہلا دن: آمادگی کے لئے تحقیقی منصوبہ کے بارے میں بتانا ہی کافی ہوگا تختہ سیاہ پر تحریر کیا جائے۔تحقیقی منصوبہ ☆ تدریس کی کامیابی کے لئے طلباء کو دی جانے والی ہدایات کا مختصر اور واضح ہونا بہت ضروری ہے۔ ☆ ضوالہ جاتی کتب جتنی زیادہ مقدار میں دستیاب ہو سکیں اچھا ہے۔ان کتب کی فراہمی کے لئے ممکنہ تمام ذرائع استعمال کئے جائیں۔ ☆ استاد طلباء کے کام کرنے کے دوران نگرانی کرے اور جہاں ضرورت محسوس ہو ان کی مدد و رہنمائی کرے۔ ☆ اس تدریسی طریقے سے طلباً میں دلچسپی اور توجہ پیدا ہوگی۔وہ تحقیق کے طریقے کار کو جان جائیں گے۔گروپ میں منظّم ہو کر کام کرنا سیکھیں گے۔ ☆ طلبہ کے کام کرنے کے دوران بہت زیادہ نظمو ضبط قائم کرنے کی کوشش نہ کریں ان کو آزادانہ کام کرنے کا موقع دیں۔ اگر بدنظمی کی صورت پیدا ہو جائے اور کام نہ ہو رہا ہو تو ضرور رہنمائی کریں۔

م کرنے کا موقع دیں۔طلبہ کو بتایا جائے کہ آئندہ پیریڈ میں کونسے دو گروپ پیش کریں گے۔اس دوران استاد صرف نگرانی و رہنمائی کا کام انجام دیں۔

دوسرا دن پیشکش (Presentation)

طلبہ کو پیشکش کے طریقہ کار کے بارے میں بتایا جائے۔

☆ پہلے گروپ سے دو ممبرز آ کر اپنے موضوع کی وضاحت کریں گے۔اس دوران طلبہ خاموشی سے سنیں گے۔

۲)مقاصد: اس سبق کی تدریس کے واضح مقاصد جن کے ذریعے سبق کے اختتام پر جانچا جا سکے کہ یہ مقاصد حاصل ہوئے یا نہیں اور استاد کے ذہن میں واضح طور پر متعین ہو کہ اس سبق کی تدریس کیوں کرنی ہے۔

۴)منصوبہ بندی: سبق کی منصوبہ بندی کے تحت یہ سبق کلاس میں کس طرح پیش کیا جائے گا اور کس طرح آگے بڑھایا جائے گا تا کہ مطلوبہ مقاصد حاصل ہو سکیں

حوالہ جاتی کتب:
وہ کتب جن سے اس سبق کی منصوبہ بندی میں مدد لی گئی ہے۔استاد کے لئے بھی ان کتب کا مطالعہ اس سبق کے پڑھانے میں معاون ثابت ہوگا

۶)وضاحتی نکات
منصوبہ بندی کے ان نکات کی وضاحت جہاں استاد کی تدریس کے عمل کو مؤثر بنانے کے لئے رہنمائی اور وضاحت کی ضرورت محسوس کی گئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۔	سورۃ البقرہ کی منتخب آیات	۱
۲۔	حفاظتِ حدیث	۳
۳۔	ماخذ فقہ	۷
۴۔	طہارت	۱۱
۵۔	نماز باجماعت	۱۴
۶۔	روزہ	۱۷
۷۔	زکوٰۃ	۲۳
۸۔	حج	۲۷
۹۔	اخلاص نیت	۳۳
۱۰۔	امانت	۳۸
۱۱۔	جہاد فی سبیل اللہ	۴۴
	سیرتِ نبوی ﷺ (مدنی دور)	۵۰
۱۲۔	اسلامی ریاست کا قیام	
۱۳۔	اسلامی ریاست نرغے میں (اوّل)	۵۴
۱۴۔	اسلامی ریاست نرغے میں (دوم)	۵۹

سورۃ البقرہ کی منتخب آیات	حوالہ جاتی کتب کوئی سی بھی دستیاب تفسیرِ قرآن

طریقہ تدریس: اس سبق کے لئے گروہی تبادلہ خیال کا طریقہ تدریس مناسب رہے گا اس طریقہ تدریس کے تحت طلبہ کے گروپ بنادئے جاتے ہیں اور طلبہ اپنے اپنے گروہ میں آپس میں تبادلۂ خیال کر کے ایک دوسرے سے سیکھتے ہوئے نتائج تک پہنچتے ہیں۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
پہلا دن: آمادگی بذریعہ سوالات س۔آیت الکرسی کس کس کو یاد ہے؟ س۔آیت الکرسی قرآن پاک کی کس سورہ میں ہے؟ س۔آیت الکرسی کو آیت الکرسی کیوں کہتے ہیں؟ (یہ وہ آیت ہے جس میں اللہ کی کرسی کا ذکر ہے) س۔آیت الکرسی کی کیا فضیلت ہے؟ اب ہم آیت الکرسی پر غور و فکر کر کے اس کے مضامین کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ تبادلۂ خیال کے لئے چار چار طلبہ کے گروپ تشکیل دیئے جائیں۔تبادلۂ خیال کے لئے یہ سوالات تختۂ سیاہ پر تحریر کریں۔	☆ طلبہ کو گروہی تبادلۂ خیال کا طریقہ کار واضح طور پر بتایا جائے۔(طریقہ کار تجاویز وتدابیر میں دیا گیا ہے) طلبہ کو بتادیا جائے کہ تبادلۂ خیال کا وقت ۲۰ منٹ ہیا س کے بعد ہر گروہ اپنے نکات جماعت کے سامنے پیش کرے گا۔ تبادلۂ خیال کو آسان اور درست راہ پر رکھنے کے لئے کچھ سوالات دیے گئے ہیں، یہ سوالات تختۂ سیاہ پر تحریر کریں۔ طلبہ کو ہدایت کی جائے کہ وہ سوالات کاپی میں نہ اتاریں مگران کے جوابات تبادلۂ خیال کے بعد مختصراً نمبروار اپنی کاپی میں لکھیں۔ دونوں دن تدریس کا طریقۂ کار بالکل یکساں ہوگا۔

الله لا اله الّا هو الحی القیوم لا تاخذه سنة ولا نوم

اللہ وہ ہستی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے اور قائم ودائم ہے نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ ہی نیند آتی ہے۔

س۱۔توحید کے کیا معنی ہیں؟ س۲۔شرک کیا ہوتا ہے؟ س۳۔معبود کسے کہتے ہیں؟ س۴۔انسان کس کس کو معبود بنا سکتا ہے؟

س۵۔نفس اور شیطان کو کیسے معبود بنایا جا سکتا ہے؟ س۶۔معاشرہ اور حکمران کیسے معبود بن سکتے ہیں؟ س۷۔صرف ایک اللہ کی بندگی کیسے ہوتی ہے؟

س۸۔اللہ کے زندہ اور قائم ہونے سے کیا مراد ہے؟ س۹۔اللہ کو نینداور اونگھ آنا کس بات کی علامت ہے؟

له ما فی السموت و ما فی الارض

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے؟

کیا کچھ اللہ کا ہے کم از کم بیس شیزوں کی فہرست بنائیں؟ س۲۔سب کچھ اللہ ہی کا ہونے سے اللہ کی کیا حیثیت سامنے آتی ہے؟

س۳۔اس حیثیت کے مقابلے میں انسان کی کیا حیثیت ہے؟ س۴۔وہ کونسی چیزیں ہیں جو ہیں تو اللہ کی مگر اللہ نے عارضی طور پر ہماری ملکیت میں دی ہیں؟ کم از کم دس چیزیں بتایئے۔

من ذالذی یشفع عنده الا باذنه

کون ہے جو اس کے حضور اس کی اجازت کے بغیر شفاعت کرے۔

س۱شفاعت سے کیا مراد ہے؟ س۲۔آخرت میں شفاعت کے بارے میں آپ کا کیا تصور ہے؟ س۳۔کیا کوئی اللہ کی مرضی کے بغیر زبردستی شفاعت کر سکتا ہے؟

س۱۔شفاعت کے بارے میں غلط تصور کیا ہے؟ س۵۔اللہ نے یہاں شفاعت کے بارے میں کیا بتایا؟

یعلم ما بین ایدیهم و ما خلفهم ولا یحیطون بشی من علمه الا بما شاء

وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ لوگ اس کے (اللہ کے) علم میں سے ذرا سا بھی اپنی گرفت میں نہیں لے سکتے مگر اتنا ہی جتنا وہ چاہے۔

س۱۔اللہ کو کیا کیا علم ہے؟ کم از کم دس چیزوں کے بارے میں لکھیں۔ س۲۔اللہ علم کس کو دیتا ہے؟ س۳۔کیا کوئی اللہ کی مدد کے بغیر علم حاصل کر سکتا ہے؟

س۴۔کافروں کو علم کون دیتا ہے؟ س۵۔کیا کبھی آپ کو تجربہ ہوا کہ غور کرتے کرتے ایک دم سے کوئی بات ذہن میں آ گئی ہو؟

مشق کا سوال نمبرا کیا جائے۔۲۰ منٹ کے بعد تبادلۂ خیال کو روک دیا جائے اور سب طلبہ استاد کی جانب متوجہ ہوں باری باری ہر گروپ سے ایک فرد آیت کے پہلے جز کے بارے میں اپنے گروپ کی مختصر تشریح بیان کرے۔اس کے بعد آیت کے دوسرے جز کی وضاحت کی جائے اور پھر اسی طرح تیسرے اور چوتھے جز کی وضاحت کی جائے۔

دوسرا دن:

آمادگی: گذشتہ دن آیت الکرسی پر گروہی تبادلۂ خیال کے بارے میں طلبہ کے تاثرات معلوم کئے جائیں۔

چند طلبہ کے تاثرات سننے کے بعد بقیہ آیات پر غور وفکر کرنے کے لئے گروہی خیال کی ابتداء کروائیں۔تبادلۂ خیال کے لیے یہ سوالات تختۂ سیاہ پر تحریر کریں۔

وَسِعَ کُرْسِیُّہ السمٰوٰتِ الارض ولا یودہ حفظھما وھو العلی العظیم

اس کی حکومت (کرسی) آمانوں اورزمین پر چھائی ہوئی ہےاوران دونوں کی حفاظت اسے نہیں تھکاتی اور وہ بلند و برتر ہے۔

س ۱۔اللہ کی کرسی سے کیا مراد ہے؟ س ۲۔اللہ کی کرسی کہاں سے کہاں تک وسیع ہے؟ س ۳۔کیا کوئی چیز اللہ کی حکمرانی سے باہر ہے؟

س ۴۔اللہ کو تھکان نہ ہونے سے اس کی کون سی صفت سی علم ہوتا ہے؟ س ۵۔کیا ہماری ذات پر بھی اللہ کی حکمرانی ہے؟ س ۶۔ ہر طرف اللہ کی حکمرانی ہوتے ہوئے بھی بہت سے انسان اللہ کی اطاعت کے پابند کیوں؟

مشق میں دیے گئے گروپ ڈسکشن کا سوال نمبرا اور ۲ کیا جائے۔

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ہدایت کا راستہ غلط راستے سے الگ کر دیا گیا ہے۔

س ۱۔دین میں زبردستی نہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟ س ۲۔دین کے معاملے میں زبردستی کیوں نہیں ہے؟ س ۳۔کیا نبیوں نے کبھی کسی کو زبردستی مسلمان بنایا؟

س ۴۔اسلام میں داخل ہونے کے بعد کیا فرض ہوتا ہے؟ س ۵۔اگر کوئی مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے اور پھر اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کرے تو اسے سزا ملنی چاہئے؟

فمن یکفر بالطاغوت ویومن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوسقیٰ لاانفصام لھا واللہ سمیع علیم

اور جو طاغوت کا انکار کر کے اللہ پر ایمان لے آئے تو بے شک اس نے ایک مضبوط سہارا تھام لیا جو ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ خوب سننے اور جاننے والا ہے۔

س ۱۔طاغوت کے کیا معنیٰ ہیں؟ س ۲۔انسان کے لئے کون کون طاغوت ہوسکتا ہے؟ س ۳۔آج کی دنیا میں طاغوت کون کون ہے؟ ۵ نام لکھیں۔

س ۴۔حکمران طاغوت کیسے بن جاتے ہیں؟ س ۵۔اللہ پر ایمان کے لئے طاغوت کا انکار کیوں ضروری ہے؟ س ۶۔طاغوت کا انکار کیسے کیا جاتا ہے؟

س ۷۔مضبوط سہارا (عروۃ الوثقٰی) کیا ہے؟ س ۸۔اسے تھامنے کے لئے کیا کرنا ہوگا؟ س ۹۔اسے تھامنے کے کیا فائدے ہوں گے؟

اللہ ولی الذین اٰمنو یخرجھم من الظلمٰت الی النور والذین کفروا اولیھم الطاغوت یخرجو نھم من النور الی الظلمٰت اولیئک اصحب النار ھم فیھا خٰلدون

اللہ ان کا دوست اور مددگار ہے جو ایمان لاتے ہیں وہ ان کو تاریکیوں سے روشنی میں نکال لاتا ہے اور جو لوگ کفر کرتے ہیں ان کے حامی و مددگار طاغوت ہیں جو ان کو روشنی سے اندھیرے کی طرف لے جاتے ہیں۔یہ آگ میں جانے والے لوگ ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے۔

س ۱۔ اللہ کن کا دوست ہے؟ س ۲ طاغوت کے دوست کون ہیں ؟ **مشق میں موجود سوال نمبر ۲ کریں**

س ۳ ۔اندھیرے اور اُجالے سے کیا مراد ہے؟

س ۴۔طاغوت کے دوست اندھیرے میں کیسے رہتے ہیں؟ س ۵۔اندھیرے میں رہنے سے انہیں کیا نقصان ہوتا ہے؟ س ۶۔مومن اُجالے میں کیسے آتا ہے؟

س ۷۔اُجالے میں آنے سے مومن کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟

۲۰ منٹ کے بعد تبادلۂ خیال کو روک دیا جائے اور سب طلبہ کی جانب متوجہ اب باری باری ہر گروپ سے ایک فرد آیت کے پہلے جز کے بارے میں اپنے گروپ کی مختصر تشریح بیان کرے اس کے بعد اسی دوسری آیت کی وضاحت کی جائے اور پھر تیسری اور چوتھی آیت کی وضاحت کیا جائے۔

حوالہ جاتی کتب

۱۔حدیث وفقہ نزہت رئیس

۲۔حدیث وفقہ عبدالقیوم ناطق

۳۔حدیث کیا ہے؟ احمد خان خلیل

۴۔حمایتِ حدیث محمد عبداللہ حنیف

حفاظتِ حدیث

طریقہ تدریس: اس باب کو پڑھانے کے لئے (Discovery Methos) دریافتی طریقہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔استاد مختلف سوالات کا مجموعہ تیار کر کے اس ترتیب کے ساتھ طلبہ سے سوال کرے گا کہ طلبہ اپنے قوت تخیل، عقل عام(common sense) اور جستجو کے ذریعہ حفاظت حدیث کی تاریخ کو مرحلہ وار جانتے جائیں گے۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
پہلا دن: (حفاظت حدیث کی ضرورت واہمیت، پہلا مرحلہ دورِ رسالت) ☆ آمادگی: س ا۔ہم تاریخ کی کس شخصیت کے بارے میں سب سے زیادہ جان سکتے ہیں؟ (صرف رسول اللہ ﷺ کے بارے میں) س ۲۔رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کیا کیا معلوم کر سکتے ہیں؟ (طلبہ سے رسول ﷺ کے حیاتِ مبارکہ کے ان شعبوں سے متعلق ایک ایک بات پوچھیں) (کھانا پینا،سونا،گفتگو،خاندان،بچوں کے ساتھ روّیہ،غلاموں کے ساتھ سلوک،لباس، خوراک،گھر والوں کے ساتھ،ساتھیوں کے ساتھ) آپ رسول ﷺ کی ۶۳ سالہ حیات کے ہر مرحلہ کے بارے میں جان سکتے ہیں(مختصر وضاحت کریں) س ۳: یہ کیسے ممکن ہوا؟ (محدثین کی کوششوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی مدد حکمت سے) س ۴۔کیا وجہ ہے کہ کسی اور شخصیت حتیٰ کہ کسی اور نبی اور رسول کی بھی زندگی کی تمام باتوں کو محفوظ نہیں رکھا جا سکا سوائے رسول ﷺ کے (طلبہ کو باب کا پہلا صفحہ پڑھ کو مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دینے کے لئے کہا جائے) س: کیا دین اسلام کی حفاظت کے لئے صرف قرآن پاک کا محفوظ رہنا کافی نہیں تھا؟ س: حدیث کی حفاظت اللہ کی حکمت سے ہوئی، مگر ظاہری اسباب کیا تھے؟ (صحابہ کرامؓ ومحدثین کے ذریعے) س: رسول ﷺ کی زندگی میں صحابہ کرامؓ کی آپ سے محبت کی کیفیت کیا تھی؟ س: آپ ﷺ کے عمل اور بات کی حیثیت صحانہ کرامؓ کی نظر میں کیا تھی؟ س: رسول ﷺ کی ہدایات پر ان کا ردّعمل کیا ہوتا تھا؟ کیا صحابہ کرام دوسروں سے آپ ﷺ باتیں یاد رکھنے کی بھی کوشش کرتے تھے؟ س: اس وقت لکھنے پڑھنے سے متعلق کیا ماحول تھا؟ کیا صحابہؓ نے آپ ﷺ کی کوئی بات نہیں لکھی؟ آپ ﷺ نے پہلے اپنی باتیں لکھنے سے منع کیوں فرمایا؟ بعد میں لکھنے کی یجازت کیوں دی؟ کیا صحابہ اکرامؓ نے کبھی قرآن وحدیث کو ایک دوسرے میں خلط ملط کیا؟ ان تمام سوالات کے حوالے سے تبادلۂ خیال کے دوران بتدریج پوچھتے جائیں۔ **جماعت کا کام:** سوال نمبر ۵ **تفویض کار:** سوال نمبر ا،(i)، (ii)	س ۴: سولات کے دوران ان باتوں کی خصوصی وضاحت کر دیں کہ ا۔دوسرے انبیاء کی زندگی کے بارے میں بہت کم معلومات ہیں۔ان میں بھی معلومات صرف وہ ہیں جو قرآن وحدیث سے ملتی ہیں۔بقیہ معلومات میں شدید اختلافات ہیں۔ ۲۔حدیث کی حفاظت دین اسلام کے محفوظ رہنے کے لئے ضروری تھی لہٰذا یہ کام اللہ تعالیٰ کی مدد اور رحم کے تحت ہوا اسی وجہ سے سیرت وحدیث اتنی مستند اور محفوظ ہے کہ غیر مسلم بھی اس کا اعتراف کرتے ہیں۔ ☆ تبادلہ خیال کے دوران اہم باتیں تختہ سیاہ پر تحریر کرتے جائیں۔مثلاً ا۔دین اسلام کی حفاظت کے لئے حدیث کا محفوظ ہونا کیوں ضروری تھا۔ ۲۔رسول ﷺ کی زندگی میں حدیث کے کم لکھے جانے کی وجوہات تحریر کریں۔ ۳۔حدیث کی کون سی دستاویز رسول ﷺ نے خود لکھوائی۔ ☆ صلح حدیبیہ ☆ میثاق مدینہ ☆ حجۃ الوداع (ایک شخص کی خواہش پر لکھوا کر دیا) ☆ بادشاہوں کو خطوط ☆ دوسرے قبائل سے معاہدے ☆ چند صحابہ کو دوسرے علاقوں مین مقرر کرتے ہوئے ہدایات لکھوا کر دیں۔ ☆ دوسرے علاقوں میں تبلیغ کے لئے جانے والوں کو اسلام کی بنیادی باتیں لکھوا کر دیں۔ ☆ چند صحابہؓ کو خطوط لکھوا کر بھیجے گئے۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
دوسرا دن: (حفاظت حدیث کا دوسرا تیسرا مرحلہ) آمادگی: اگر کسی اہم اور محبوب شخصیت کا انتقال ہو جائے تو ان کے معتقدین کا کیا رویہ ہوتا ہے؟ لوگ ان کی زاتی زندگی کے بارے میں کیوں دلچسپی لینا چاہتے ہیں؟ س: آپؐ کے وصال کے بعد آپ کی زندگی کی تفصیلات کے بارے میں صحابہ کرامؓ کا کیا رویہ تھا؟ (شوق مزید بڑھ گیا) س: نئے مسلمان ہونے والے دین کا علم کیسے حاصل کرتے ہونگے؟ س۔ حدیث سننے اور سنانے کے بارے میں صحابہ کرام کا رویہ کیا تھا؟ (کوئی مثال) س: کیا صحابہ کرامؓ نے رسولﷺ سے سنی ہوئی باتیں تحریر کیں؟ کس کس نے کیں؟ (ان تمام سوالات کے ذریعے حدیث کے دوسرے مرحلے کی وضاحت کر دی جائے) تیسرا مرحلہ: تبع تابعین کا دور: جب زیادہ تر صحابہ کا انتقال ہو گیا تو لوگ دینی احکامات کی وضاحت کے لئے کس سے رجوع کرتے ہوں گے تابعین اور تبع تابعین کی وضاحت کر دی جائے۔ طلبہ کو فتنہ وضع حدیث کے بارے میں معلومات دے دی جا ئیں طلبہ سے پوچھا جائے کہ کچھ لوگ حدیثیں اپنی طرف سے گھڑ گھڑ کر کیوں سنانے لگے تھے؟ اس جگہ فتنہ وضع حدیث سے نمٹنے کے لئے جو تدابیر ختیار کی گئی وہ کتاب سے دیکھ کر بتا	**دوسرا دن: (حفاظت حدیث کا دوسرا اور تیسرا مرحلہ)** حدیث قبول کرنے کے سلسلے میں حضرت عمر فاروقؓ کے واقعہ پر تبادلۂ خیال کیا جائے کہ آپ کے رویہ کی سختی دراصل حدیث قبول کرنے کے سلسلے میں احتیاط کی وجہ سے تھی۔ ☆ کوئی ایسی حدیث پڑھ کر سنائیں جس میں راوی نے یہ کہا ہو آپﷺ نے یہ فرمایا یا یہ فرمایا (آپؐ کے الفاظ'' ''واؤ معکوس میں دئے جائیں۔ ☆ فتنہ وضع حدیث کی وضاحت کریں اس سلسلہ میں حوالہ جاتی کتب کی مدد لیں۔ ☆ تبادلۂ خیال کے دوران اہم نکات تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔ مثلاً ا۔ صحابہ کے احادیث کے مجموعے ۲۔ فتنہ وضع حدیث کے اسباب ۳۔ دور تابعین کے مجموعہ احادیث تابعین اور تبع تابعین کی وضاحت کر دیں۔ تابعین تابعین: وہ مسلمان جو کسی صحابی سے ملے ہوں۔ تبع تابعین: وہ مسلمان جو کسی تابعی سے ملے ہوں۔

دی جائیں۔ اس زمانے کے مشہور مجموعوں کے نام تختہ سیاہ پر تحریر کر دئے جائیں۔

طلبہ کو اس دور کے علماء کا حدیث کے علم سے متعلق رویہ بتایا جائے۔ پوچھا جائے کہ کیا علماء کسی بھی حدیث کو محض سن کر اسے رسولﷺ کی بات تسلی کر لیتے ہوں گے۔

تفویض کار: سوال نمبر ا (iv)، سوال نمبر ۲ (i)

☆ تیسرا دن: (اختتامی مرحلہ)

آمادگی: چند سوالات کے ذریعے گزشتہ معلومات کا اعادہ کرنے کے بعد وضاحت کریں کہ تابعین و تبع تابعین کے دور میں اسلام دور دور تک پھیل چکا تھا اور کروڑوں لوگ مسلمان ہو چکے تھے اس دور میں حدیث کی بڑے پیمانے پر اشاعت ہوئی

س: کیا اس دور میں لکھی ہوئی ہر حدیث کی بڑے پیمانے پر اشاعت ہوئی۔

س: کیا اس دور میں لکھی ہوئی ہر حدیث کو رسولﷺ کی بات مان لیا جاتا تھا؟

س: حدیث کے مستند ہونے کا یقین کرنے کے کیا کیا ذرائع ممکن ہیں؟ (نکات تختہ سیاہ پر تحریر کیجیے)

☆ حدیث کے مستند ہونے کا یقین کرنے کے کیا کیا ذرائع ممکن ہیں؟ (نکات تختہ سیاہ پر تحریر کریں)

☆ حدیث کو قبول کرنے کی سخت ترین شرائط کے بارے میں بتایا جائے۔

س: لکھی ہوئی لاکھوں حدیثوں کی تحقیق اور چھان پھٹک کے لئے کیا کچھ کیا گیا؟ (طلباء کی طرف سے آنے والے نکات تختہ سیاہ پر تحریر کریں)

استاد دنیا کے نقشے کی مدد سے وہ شہر دکھائیں گے جو علم کے مراکز تھے اور محدثین کے حفاظتِ حدیث کے سلسلہ میں کئے گئے سفر دکھائیں جو وسطِ ایشیا سے افریقہ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اس سے طلبہ کو محدثین کی محنتوں کا اندازہ ہوگا۔ س: اس دور کے چند محدثین کے نام؟ صحاح ستہ کیا ہے؟ صحاح ستہ میں کونسی کتب شامل ہیں؟

جماعت کا کام:: سوال نمبر ۲ (ii) اور (iii) تفویض کار: سوال نمبر ۳

تدریسی اعانت: صفحہ نمبر۱۲ ابتدائی تین سطور۔ محدثین کی کاوشوں کا احساس دلانے کے لئے اس دور کا تفصیلی علم اسماء الرجال، علم غریب الحدیث، علم جرح وتعدیل کے بارے میں تفصیلی معلومات کلاس آٹھویں کی اسلامیات کی کتاب کے سبق تاریخ حفاظت حدیث سے پڑھ لی جائے تاکہ طلبہ کو ان اصطلاحات کا مفہوم سمجھا دیا جائے۔

☆ حوالہ جاتی کتب کی مدد سے علم علم حدیث کے سلسلہ میں محنت کے دلچسپ اور مؤثر واقعات سنادیں۔

☆ تبادلہ خیال کے دوران یہ نکات تختہ سیاہ پر لکھیں۔

۱۔حدیث کی تحقیق کے ممکنہ ذرائع ۲۔حدیث کی تحقیق کے لئے کیا کچھ کیا گیا۔ ۳۔محدثین کے نام ۴۔صحاح ستہ کی کتب کے نام

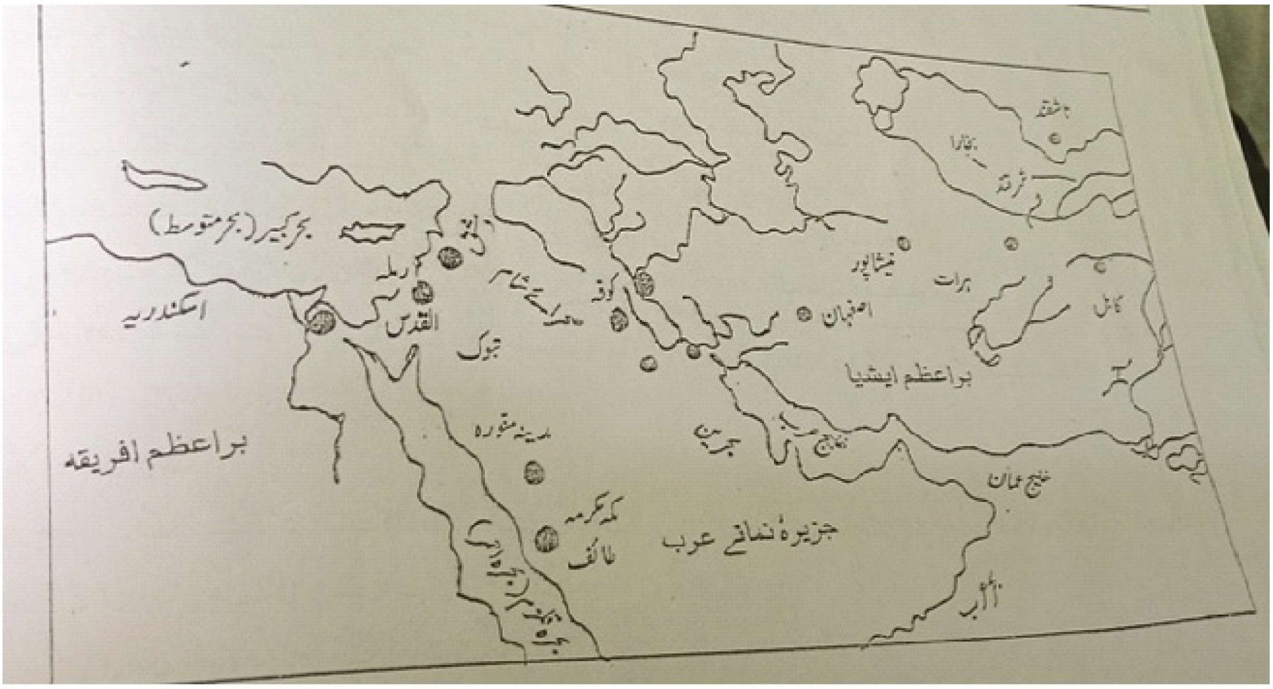

چوتھا دن: طلبہ کو حفاظت حدیث کے تمام مراحل کا خاموش مطالعہ کرنے کی ہدایت کی جائے گی (۷ سے ۱۰ منٹ) دیے جائیں۔

☆ گروپ ڈسکشن: حدیث کا ذخیرہ محفوظ اور قابل اعتبار ہے۔ گروپ ڈسکشن کے طریقہ کار کے مطابق طلبہ کے گروپ بنا کر ڈسکشن کرایا جائے۔

سبق کے اختتام پر عملی کام کے لئے گروپ بنا دئے جائیں اور پانچ دلائل کاپی میں جمع کرنے اور معلومات کو پیش کرنے کے سلسلے میں طلبہ کی رہنمائی کی جائے۔

(کتابوں سے تیاری کے لئے طلبہ کو ایک ہفتے کا وقت دیا جا سکتا ہے)

☆ تحریری کام: سوال نمبر۱ (iii)

چوتھا دن: کلاس کو پانچ طلبہ کے گروہ میں تقسیم کر کے ہر گروہ کو تبادلۂ خیال کر کے موضوع سے متعلق پانچ نکات تحریر کرنے دیئے جائیں۔ اس کام کے لئے ۱۰ منٹ دیئے جائیں عملی کام کے سلسلے میں لائبریری یا نجی ذرائع سے کتب مہیا کی جائیں یا طلبہ کے ذرایع کتب حاصل کریں طلبہ کی رہنمائی کریں کہ کون سی معلومات جمع کریں۔ کتابچہ کس طرح تیار کریں (کتابچہ مکمل ہونے کے بعد اس کارکردگی پر گروپس کو گریڈ دیں۔ بچوں کو گروپس میں تبادلہ کر کے مطالعہ کرنے کا موقع دیں۔ ان کتابچوں کو کلاس یا لائبریری میں معلوماتی کتب کے طور پر رکھا جائے۔

مشقی کام	وضاحتی نکات برائے سوالات

س ا۔ (i) اسلام کی تعلیمات کا منبع قرآن پاک اور احادیث ہیں۔ حدیث قرآن کی تشریح و وضاحت کرتی ہے۔

لہٰذا اللہ کی اطاعت کے ساتھ رسول ﷺ کی اطاعت کا بھی حکم دیا گیا ہے اسی لئے قرآن کے ساتھ حدیث کا محفوظ رہنا ضروری تھا۔

(ii) لکھنے کا رواج نہ ہونے اور بے مثال حافظوں کی وجہ سے حدیث کا محفوظ رہنا ممکن ہوا۔

(iii) کیونکہ اس دور میں حدیث کی تحقیق کا وہ عظیم الشان کام ہوا جس کی مثال تاریخ میں تو کیا آج تک نہیں ملتی اور صحاح ستہ جیسی مستند ترین کتب کی تدوین ہوئی۔

(iv) وہ حدیث کے مقام کو جانتے تھے کہ یہ قرآن کے بعد دین کا ماخذ ہے اور اس میں غفلت یا کمزوری کا مطلب دین کا بگڑ جانا ہے۔

مشقی کام	وضاحتی نکات برائے مشقی کام
س۳۔س۲۔نوٹ لکھنے کے لئے حوالہ جاتی کتب سے مدد لی جاسکتی ہے اگر کتب دستیاب نہ ہوں تو ان موضوعات پر کلاس میں تبادلۂ خیال کیا جائے۔اس کے بعد طلبہ کے لئے ان موضوعات پر لکھنا آسان ہوگا۔ (i) حضرت جابرؓ بن عبداللہ کا مجموعہ حضرت سمرۃؓ بن جندب کا مجموعہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا مجموعہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا مجموعہ (ii) ہمام بن منبہ (iii) فتنہ وضع حدیث اور دین کی محفوظ کرنے کی وجہ سے حدیث کی حفاظت کی فکر ہوئی (iv) پہلی صدی ہجری کا آخر اور دوسری صدی ہجری کی ابتداء (v) دوسری صدی ہجری کا آخر اور تیسری صدی ہجری کی ابتداء	س ۱۔اس سوال کا مقصد طلبہ کی معلومات جانچنا ہے۔طلبہ کو ان کے جوابات اپنے الفاظ میں اور اتنے طویل لکھنے کی ہدایات کی جائے کہ بات اچھی طرح واضح ہوجائے۔ س۲۔نوٹ لکھنے کے لئے حوالہ جاتی کتب سے مدد لی جاسکتی ہے۔اگر کتب دستیاب نہ ہوں تو ان موضوعات پر خود لکھ سکیں گے۔نوٹ کم از کم کاپی کے ایک صفحہ کا ہونا چاہیے۔ س۳۔ان سوالات کے مختصر جوابات مطلوب ہیں چند لفظوں یا ایک جملہ میں لکھیں۔ گروپ ڈسکشن: گروپ ڈسکشن کے طریقہ کار کے مطابق گروپ میں تبادلۂ خیال کر کے لکھنے کا موقع دیں۔اس طرح ایک گروپ کے تمام طلبہ کا جواب یکساں ہوگا۔

س۴۔اس سوال کا مقصد اس عظیم الشان کام کا احساس پیدا کرنا ہے۔طلبہ کو خود اپنے الفاظ میں لکھنے دیں۔وہ مختصر لکھیں یا طویل۔

گروہی تبادلۂ خیال: گروپ کے ممکنہ دلائل یہ بھی ہو سکتے ہیں۔

۱۔صحابہ کرامؓ سے لے کر تیسری صدی کے محدثین تک حدیث کے بارے میں احتیاط کا ایک اعلیٰ ترین معیار ہونا۔

۲۔ ہر راوی کے مکمل حالات زندگی کا موجود ہونا۔

۳۔محدثین کا ہر ہر حدیث کو کڑے معیاروں پر پرکھنا۔

۴۔زیادہ تر احادیث کا صحابہ کرامؓ کے دور تک لکھ لیا جانا۔

۵۔اتنے عظیم تحقیقی کام کا تاریخ میں کبھی اس سے پہلے نہ کیا جانا۔

۶۔ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں افراد کا زندگی بھر کی تحقیق کے بعد احادیث کے مجموعے تیار کرنا۔

تفویض کار: سوال نمبر۴ اور سوال نمبر ۶

ماخذ فقہ

حوالہ جاتی کتب:

۱۔تعلیم الاسلام — مفتی کفایت اللہ

۲۔آسان فقہ — یوسف اصلاحی

طریقہ تدریس: اس سبق کو پڑھانے کے لئے استقرائی طریقہ تدریس (inductive Method) استعمال کیا جا سکتا ہے۔اس طریقہ کار کے تحت طلبہ کو معلوم سے نامعلوم کی طرف اس طرح لے جایا جاتا ہے طلبہ حقیقی اور قریبی مثالوں سے مفہوم اخذ کرتے ہوئے خود موضوع کو سمجھتے ہیں۔

منصوبہ بندی

<u>پہلا دن:</u>

آمادگی: بذریعہ سوالات

س۔ہمیں نماز کی فرضیت کے بارے میں کیسے پتہ چلا؟ (قرآن سے)

س۔نماز کے وقت اور طریقہ کے بارے میں؟ (سنت سے)

س۔نماز کے مسائل کے بارے میں؟ نماز کب فاسد ہو جائے گی سجدہ سہو کن حالات میں کیا جاتا ہے؟ وغیرہ (فقہاء کی کتب کی مدد سے)

س۔فقہ کیا ہے؟ (سوال تختہ سیاہ پر تحریر کیا جائے)

☆ فقہ کی تعریف پڑھ کر سنائیں اور وضاحت کریں۔

س۔فقہ سے ہمیں زندگی کے کس کس شعبہ میں ہدایت ملتی ہے؟ (عبادت، کاروباری معاملات، سماجی معاملات، حکومتی معاملات، قوانین)

س۔اسلام مکمل دین ہے یا محدود مذہب؟ س۔مذہب سے کیا مراد ہے؟

س۔دین کا کیا مطلب ہے؟ (طلبہ کے جوابات کی روشنی میں دین و مذہب کی وضاحت کی جائے گی) طلبہ کے جوابات سننے کے بعد صفحہ نمبر ۱۵ کے ابتدائی دو پیراگراف پڑھ کر سنائیں اور ان کی وضاحت کریں۔اس کے بعد ڈسکشن کے طریقہ کار اور اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مشق میں دیا گیا گروپ ڈسکشن کرائیں۔

۱) اسلام ایک مکمل دین ہے۔کم از کم پانچ دلائل سے ثابت کریں۔(زبانی)

۲) اللہ صرف مذہبی معنوں میں ہی معبود نہیں بلکہ سیاسی اور قانونی لحاظ سے بھی حاکم ہے

جماعت کا کام: سوال نمبر ۲ (i)، (ii)

تفویض کار: سوال نمبر ا، جز (i)، (ii)

<u>دوسرا دن: (ماخذ فقہ قرآن اور سنت)</u>

<u>آمادگی:</u> تختہ سیاہ سورۃ الاعراف کی آیت ۳ ترجمہ کے ساتھ تحریر کریں اور طلبہ سے سوال کریں۔

س۔اس آیت میں کیا حکم دیا ہے۔کیا قرآن میں سارے احکام مل جاتے ہیں؟

س۔کون سے احکام قرآن سے ملتے ہیں؟ کون سے احکام قرآن میں نہیں ملتے؟

س۔کیوں نہیں ملتے؟ (قرآن احکام دیتا ہے سنت اس کی تشریح کرتی ہے)

سورۃ النساء کی آیت نمبر ۶۴ ترجمہ کے ساتھ تحریر کریں یا لکھی ہوئی سافٹ بورڈ پر آویزاں کریں۔طلبہ سے سوال کریں۔

وضاحتی نکات

<u>پہلا دن</u>

☆ دوران تدریس تختۂ سیاہ پر تحریر کریں۔

۱۔فقہ کی تعریف

۲۔مذہب سے کیا مراد ہے؟

۳۔دین کا مطلب کیا ہے؟

۴۔فقہ سے کس کس شعبہ زندگی میں ہدایت ملتی ہے (نکات کی شکل میں)

☆ دین و مذہب کی وضاحت

دین کہتے ہیں طریقۂ زندگی کو اس سے مراد ہے زندگی بسر کرنے کا مکمل طریقہ جبکہ مذہب سے مراد چند مذہبی رسومات کی ادائیگی اور زندگی کے کچھ دوسرے طور طریقے اپنا لینا ہے۔

☆ گروہی تبادلۂ خیال میں اسلام کو مکمل دین ثابت کرنے کے لئے طلبہ کو ہدایت دیں کہ وہ پانچ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے متعلق اسلام کی ہدایات تحریر کریں۔

اللہ تعالیٰ کو حاکم ثابت کرنے کے لئے قرآن حکیم کے پانچ سیاسی اور قانونی احکام تحریر کریں۔گروپ ڈسکشن کے نکات مشقی کام میں موجود ہیں۔

<u>دوسرا دن:</u>

☆ تختۂ سیاہ کے درمیان ایک لکیر ڈال کر اس کو دو حصوں میں تقسیم کر دیں دائیں جانب وہ احکام لکھیں جو قرآن میں ملتے ہیں بائیں جانب وہ احکام لکھیں جو قرآن میں نہیں ملتے۔

نیچے طلبہ سے پوچھ کر احکام لکھیں جو یہ بھی ہو سکتے ہیں۔نماز اور روزے کا حکم، پردے کا حکم، شراب اور سود کے حرام ہونے کا حکم اور والدین سے حسن سلوک کا حکم وغیرہ قرآن میں نہ ملنے والے احکام۔

۱۔نماز کا طریقہ ۲وضو کا طریقہ ۳۔ زکوۃ دینا کس کس پر واجب ہے؟

۴۔روزہ کن صورتوں میں ٹوٹ جاتا ہے؟ وغیرہ

☆ سنت کا فقہی مفہوم کتاب سے پڑھ کر سنائیں۔

☆ قرآن وسنت کے تعلق کی وضاحت کے لئے تختۂ سیاہ کی طرف متوجہ کریں کہ دائیں جانب بنیادی احکام ہیں اور بائیں جانب سنت سے ملنے والی ان کی تفصیلات آخر میں تختۂ سیاہ پر تحریر کریں۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
س۔اس آیت سے کیا پتہ چلتا ہے؟ س۔سنت کسے کہتے ہیں؟ س۔قرآن اور سنت کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ (سنت قرآن کی تفصیل اور تشریح ہے۔دی گئی مثال کی وضاحت کریں۔) س۔کیا سنت قرآن سے ٹکرا سکتی ہے؟ (کبھی نہیں) نتیجہ = قرآن اور سنت شریعت کی بنیاد اور فقہ کے بنیادی ماخذ ہیں۔ س۔ماخذ سے کیا مراد ہے؟ جواب سبق سے پڑھ کر سنائیں۔ جماعت کا کام: سوال نمبر۲، (iii)، (iv) تفویض کار: سوال نمبر ۱، (iii)، (iv)، (v) **تیسرا دن (قیاس۔اجماع)** **آمادگی :** حضرت معاذ بن جبلؓ کے واقعہ کا خاموش مطالعہ کرنے کی ہدایت کریں تا کہ اس پر تبادلۂ خیال کیا جا سکے۔ س۔حضرت معاذ بن جبلؓ یمن کیوں جا رہے تھے؟ س۔حضورؐ کا ان سوالات سے کیا مقصد تھا؟ س۔حضورؐ خوش کیوں ہوئے؟ س۔اس واقعہ سے کیا پتہ چلتا ہے؟ ☆ حضرت معاذ بن جبلؓ کو دوسرے شہر میں جانے کے بعد عملاً جن مسائل سے دوچار ہونا پڑے گا اور قیاس کرنے کے بعد ان کا عملی حل تلاش کریں گے۔وہ ممکنہ سوالات کئے جائیں مثلاً س۔کھانے پینے میں حرام وحلال کا امتیاز کیسے کریں گے؟ س۔غیر مسلم پڑوسیوں سے تعلقات کی نوعیت کیا ہوگی؟	فقہ: شریعت کے قوانین کا تفصیلی علم فقہ کی بنیاد: قرآن وسنت **تیسرا دن:** ☆ طلبہ کو خاموش مطالعہ کے لئے صرف تین منٹ کا وقت دیا جائے۔ ☆ عام زندگی میں قیاس کی مثال طلبہ پر واضح ہوتا ہے کہ امتحان میں نقل کرنا غلط بات ہے تو مقصد کو سمجھتے ہوئے وہ خود قیاس کر لیتے ہیں کہ ماہانہ ٹیسٹ میں بھی ممنوعہ ہے۔ ☆ فقہ میں قیاس کی مثالیں ❁ وضو اور غسل کا اصول ہے کہ پورے اعضاء تر ہوں اور ان پر پانی پہنچے اسی لئے انگوٹھی وغیرہ کو ہلا لینے کی ہدایت ہے۔اسی ہدایت سے قیاس کرتے ہوئے حکم لگایا کہ ناخن پالش پر وضو اور غسل نہیں ہوسکتا کیونکہ ناخن پالش ناخن کی سطح کو ڈھانک کر پانی نیچے پہنچنے نہیں دیتی۔ ❁ قرآن پاک میں دو بہنوں سے بیک وقت نکاح کی ممانعت ہے۔اس کی وجہ قطع رحمی کا خطرہ ہے اسی پر قیاس کرتے ہوئے رسول اللہ نے پھوپھی، بھتیجی اور خالہ بھانجی سے بیک وقت نکاح کو حرام قرار دیا ہے۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
س۔قیاس کسے کہتے ہیں؟ س کیا ہم روزمرہ زندگی میں قیاس کرتے ہیں؟ چند مثالیں سنی جائیں۔ س۔فقہ میں قیاس سے کیا مراد ہے؟ (طلبہ کے جواب سننے کے بعد قیاس کی تعریف تختہ سیاہ پر تحریر کی جائے) کتاب میں موجود قیاس کی دونوں مثالوں کی وضاحت کی جائے۔قیاس کی مثالیں دی جائیں۔س۔قیاس کی ضرورت کیوں ہے؟ س۔فقہ میں قیاس کرنے کے لئے کن صفات کا ہونا ضروری ہے؟ سورہ آل عمران کی آیت ۱۸۹ تختۂ سیاہ پر تحریر کیجیے یا لکھی ہوئی آویزاں کیجیے۔ س۔اس آیت میں کیا حکم دیا گیا ہے؟ س۔ہم زندگی میں اس پر عمل کرتے ہیں چند مثالیں دیں۔ س۔فقہی معاملات پر یہ حکم کیسے لاگو ہوگا؟ س۔اجماع کسے کہتے ہیں؟ کتاب میں موجود اجماع کی دونوں مثالوں کی وضاحت کی جائے اور اجماع کی چند اور مثالیں دی جائیں۔	☆ تختہ سیاہ پر تحریر کیا جائے۔ ۱۔قیاس کی تعریف ۲۔ قیاس کی ضرورت کیوں (نکات کی شکل میں) ۳۔قیاس کرنے والے کی صفات (نکات کی شکل میں) ☆ **اجماع کی تعریف** ☆ روزمرہ زندگی میں اجماع کی مثال بالفرض دو اسکول ہیں ایک اسکول میں حکم چلتا ہے تمام فیصلے وہ خود کرتی ہیں جو وہ چاہتی ہیں، اصول بناتی ہیں اور کسی سے مشورہ نہیں کرتیں جبکہ دوسرے اسکول کی میڈم بھی فیصلے کرتی ہیں اور اُصول بناتی ہیں مگر پہلے تمام اسٹاف سے مشورہ لیتی ہیں جس بات پر سب متفق ہوجاتی ہیں وہ فیصلہ کیا جاتا ہے آپ کے خیال میں پہلا رویہ درست ہے یا دوسرا اور کیوں؟ اسی طرح دو گھروں کی مثال دیں۔

☆اجماع کی مثالیں

حضرت ابوبکرؓ نے منکرینِ زکوۃ کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا اوران کے خلاف جہاد کا اعلان کیا تو تمام صحابہ اور مسلمانوں نے ان کا ساتھ دیا۔ یہ بھی ایک اجماع تھا۔

حضرت ابوبکرؓ نے قرآن کو ایک مصحف میں جمع کرنے کا کام کیا کیا کسی صحابی یا مسلمان نے ان سے اختلاف نہیں کیا۔ یہ اس بات پر اجماع تھا قرآن کو اس طرح ایک جلد میں جمع کرنا جائز اور مستحسن قدم ہے۔

جماعت کا کام: سوال نمبر۳، گروہی تبادلۂ خیال تفویض کار: سوال نمبر۴ (مکمل)

مشقی کام	وضاحتی نکات برائے مشقی کام
س(i)۔علم فقہ سے مراد ہے اسلامی شریعت کے قوانین کو تفصیلی دلائل سے سمجھنے کا علم۔ (ii)اللہ کے حکم کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لئے اللہ کے احکامات کی تفصیل کی ضرورت ہے جو علم فقہ سے ملتی ہیں اس کے علاوہ بدلتی ہوئی دنیا میں پیدا ہونے والے جدید مسائل میں رہنمائی کے لئے بھی علم فقہ کی ضورت ہے۔ (iii)اجماع فقہ کا ایک ماخذ ہے اس سے مراد رسول ﷺ کے بعد آپ کی امت کے علماء کا شریعت کے کسی ایسے مسئلے کے حل پر متفق ہو جانا ہے جس کی براہ راست وضاحت قرآن وسنت میں نہ ملے۔ایسے مسائل کے حل کے لئے جن کا قرآن وورسنت میں براہ راست کوئی جواب نہیں ملتا۔اجماع کی ضرورت پڑی۔ (iv)قیاس سے مراد کسی شرعی مسئلہ کا حل نہ ملنے کی صورت میں کسی طے شدہ مسئلے کی وجہ یا جواز نئے مسئلہ سے ملنے کی وجہ سے اس کا بھی وہی حکم قرار دینا ہے جو طے شدہ مسئلہ کا حکم ہے۔ (v)۔فقہ میں قیاس کی بہت اہمیت ہے قیاس کی مدد سے شریعت کے بنیادی اُصولوں اور مقاصد کی روشنی میں نئے مسئلوں کا فیصلہ کیا جاتا ہے جس سے دین کی ہدایات واضح اور ان پر عمل آسان ہو گیا ہے۔	س ا۔اس سوال کا مقصد طلبہ کی یاداشت جانچنا ہے۔طلبہ کو ان سوالات کے اتنے طویل جواب لکھنے کی ہدایت کی جائے تاکہ وضاحت ہو جائے اور کوئی ابہام نہ رہے۔ س۲۔اس سوال کا مقصد طلبہ کے سمجھنے کی صلاحیت کو جلاء دینا ہے۔انشاءاللہ اسے وہ بغیر کسی مدد کے کرسکیں گے۔ س۳۔اس سوال کا مقصد طلبہ میں قرآنی آیات اوران کا ترجمہ یاد کرنے کی ترغیب ہے۔ س۴۔اس سوال کا مقصد فقہی اصطلاحات کا فہم پیدا کرنا ہے۔طلبہ کو اتنی وضاحت کرنے کی ہدایت کریں کہ کوئی ابہام نہ رہے۔ **گروہی تبادلۂ خیال:** اس کا موصد طلبہ میں دلائل سینے اور باہم تبادلۂ خیال کر کے نتیجہ تک پہنچنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔اس کے لئے ان کو آزادانہ کام کرنے کا موقع دیا جائے وہ جو بہتر سمجھیں لکھے۔اساتذہ کی رہنمائی کے لئے نکات دئے جارہے ہیں۔ تحقیقی کام۔اس کا مقصد طلبہ میں تحقیق وجستجو کا رجان پیدا کرنا ہے اس سلسلہ میں طلبہ کو خود کام کرنے کا موقع دیں اور اگر وہ نہ کرسکیں تو ان کو آیت نمبر بتادیا جائے۔

مشقی کام

س۲۔ i۔اللہ سیاسی اور قانونی لحاظ سے بھی حاکم ہے۔

☆ مسلمان مملکت کے سربراہ کی حیثیت اللہ کے نائب کی ہے۔☆ سب سے برتر قانون قرآن میں بتایا گیا قانون ہے۔اللہ کا جو قانون قرآن یا سنت کے ذریعہ ہم تک پہنچ جائے اس قانون کو مملکت کے تمام افراد کی مشترکہ رائے یا منتخب پارلیمنٹ بھی منسوخ نہیں کرسکتی۔☆ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود سے نکلنا قابل سزا جرم ہے۔☆ حدود پر جاری کی گئی سزا پر نرمی کرنے کا کسی کو اختیار نہیں۔

ii۔ اسلام محدود معنوں میں کوئی مذہب نہیں بلکہ مکمل دین ہے۔

دنیا میں زندگی گزارنے کے لئے واضح طریقۂ زندگی اور اس کے اصولوں اور ضابطوں کی ضرورت ہوتی ہے۔اسلام محدود معنوں میں کوئی مذہب نہیں جو صرف اللہ کی عبادت کے چند طریقے بتاتا اور کچھ اخلاقی تعلیمات دیتا ہو بلکہ اسلام ایک مکمل دین (طریقۂ زندگی) ہے۔اسلام زندگی کے ہر شعبہ میں مکمل رہنمائی دیتا ہے۔

iii۔شریعت کی بنیاد قرآن وسنت پر ہے۔

۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کے ذریعہ ہدایت اور شریعت دی اور اللہ کے آخری نبی ﷺ کی لائی ہوئی اسی ہدایت (قرآن) اور شریعت (اسلامی قانون) کو ماننے اور اس کے سامنے سر جھکا دینے کا نام ہی اسلام ہے۔اور اسی لئے اللہ کے رسول نے دو شیزوں کو تھامنے کا حکم دیا: قرآن اور سنت۔قرآن وسنّت ہی دین کی بنیاد ہیں اور قانون شریعت بنیادی طور پر انہی دو ذرائع سے اخذ کیا جاتا ہے۔

iv۔ قیاس، قرآن وسنت سے علیحدہ کوئی چیز نہیں۔

قیاس قرآن وسنّت سے ہٹ کر کوئی چیز نہیں ہے بلکہ اسی کی روشنی میں فیصلہ کرنے کی کوشش ہے۔ دینِ اسلام کا گہرا علم وفہم رکھنے والے فقہاء قرآن وسنّت سے ثابت ہونے والے کسی حکم کی وجہ اور حکمت کو سمجھتے ہوئے نئے مسئلہ کو اس ثابت شدہ مسئلہ پر قیاس کرتے ہیں اور اسے مسئلہ کا حکم قرار دیتے ہیں۔

س۳۔: دی گئی آیات کتاب سے دیکھ کر مکمل کرلیں

س۴۔(i) **فقہ** : شریعت اسلامی کے قوانین کو قرآنو سنت کے تفصیلی دلائل سے سمجھنے کا علم۔

(ii) **سنت**: اللہ کے رسولؐ کے اقوال، افعال اور صحابہ کرامؓ کے اقوال وافعال جو آپؐ کے سامنے آئے اور آپؐ ان پر کاموش رہے۔

(iii) **شریعت**: دین اسلام کا دیا گیا راستہ اور قانون زندگی

(iv) **اجماع**: رسول اللہ ﷺ کے بعد آپؐ کی امت کے علماء کا شریعت کے کسی ایسے مسئلہ کے حل پر متفق ہو جانا جس کی براہ راست وضاحت قرآن وسنت میں نہ ہو۔

(v) **قیاس**: طے شدہ اور نئے پیدا ہونے والے مسئلہ میں وجہ یا جواز ایک ہونے کی وجہ سے نئے مسئلہ کا بھی وہی حکم قرار دینا جو طے شدہ مسئلے کا ہے۔

گروہی تبادلۂ خیال

(i) شریعت کے پانچ ایسے احکام جن کا حکم قران اور تفصیل سنت سے ملتی ہے۔

۱۔نماز ۲۔ حج ۳۔انفاق سبیل اللہ ۴۔جنگی قوانین ۵۔طہارت

تحقیقی کام

i۔ وضو۔ سورۃ المائدہ:۶

ii۔ تیمّم۔ سورۃ المائدہ:۶

iii۔ روزہ۔ سورۃ البقرۃ:۱۸۳

iv۔ سود کا حرام ہونا۔ سورۃ البقرۃ:۲۷۵

v۔ چوری کی سزا۔ سورۃ المائدہ:۳۸

طہارت

حوالہ جاتی کتب

ا۔آسان فقہ(حصہ اول) محمد یوسف اصلاحی اسلامک پبلیکیشن

۲۔تعلیم الاسلام مفتی کفایت اللہ ادارہ مطبوعات

طریقہ تدریس: اس سبق کو پڑھانے کے لئے استخراجی طریقہ تدریس(deductive Method)کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔اس طریقہ تدریس کے مطابق پہلے مسلم اصولوں اور قوانین سے آگاہ کردیا جاتا ہے اس کے بعد مثالوں کے ذریعے ان کو واضح کیا جاتا ہے۔اس حوالے سے طلبہ کو پہلے متعلقہ فقہی مسائل سے آگاہ کیا جاتا ہے۔اس کے بعد ان کے فہم کو راسخ کرنے کے لئے عملی زندگی سے مسائل لے کر ان کو حل کیا جاتا ہے۔اس عمل میں طلبہ مسلسل شریک رہتے ہیں۔

منصوبہ بندی

پہلا دن: طہارت

آمادگی: معلم جماعت میں جاکر یہ ظاہر کرے کہ اس کے کپڑوں پر ناپاک پانی کے چھینٹے پڑ گئے ہیں وہ اس کو کیسے پاک کرے گا؟ طلبہ کے مختلف جواب سنتے ہوئے مزید سوالات کرے۔مثلاً (i) طہارت حاصل کرنے کا بنیادی طریقہ کیا ہے۔(پانی)

(ii) پانی سے کسی چیز کو کیسے پاک کیا جاتا ہے۔(تین دفعہ دھوکر)

(iii) تین مرتبہ دھونے کا ہی حکم ہے)(iv) حکم سے کم عمل کریں گے تو کیا ہوگا؟(طہارت حاصل نہیں ہوگی)(v) حکم سے زائد عمل کرلیں تو کیا ہوگا؟(یہ غلو ہے یعنی ہم اللہ تعالیٰ کی ہدایات کو ناکافی سمجھتے ہیں)(vi) تین مرتبہ دھونے کے ساتھ کیا کلمہ پڑھنا بھی ضروری ہے؟ غلو کی وضاحت کی جائے اس سلسلے میں سورۃ الحجرات کی پہلی آیت تختۂ سیاہ پر ترجمہ کے ساتھ تحریر کریں

گروہی تبادلۂ خیال: ان سوالات کے بعد ان کی وضاحت کے لیے گروہی تبادلۂ خیال کروایا جائے۔

دوسرا دن: پانی کی اقسام

آمادگی: سوال کیا جائے کہ ہم پینے کے لئے کس قسم کا پانی استعمال کرتے ہیں؟(صاف، جراثیم سے پاک، ابلا ہو) جاطرح پینے کے لئے ہمیں صاف پانی چاہئے اسی طرح طہارت حاصل کرنے کے لئے بھی پاک پانی چاہئے۔کون سا پانی پاک ہے کون سا ناپاک؟

پانی کی اقسام کے بارے میں تفصیل سے بتایا جائے۔پانی کے نجس اور طاہر ہونے کے بارے میں فقہ کے چھ بنیادی اصولوں کو ایک ایک کر کے بتاتے جائیں اور ہر ایک نکتے کی ساتھ ساتھ وضاحت کرتے جائیں۔

جماعت کا کام: سوال نمبر ا (i)

تفویض کار: سوال نمبر ۲ (مکمل)

وضاحتی نکات

پہلا دن:

آمادگی: یہاں معلم طلبہ کے ذہنوں کو اس بات کے لئے تیار کرے کہ اللہ کے دین پر کسی کمی بیشی کے بغیر پورا پورا عمل کرنا اور اس کے لئے مکمل ذہنی آمادگی رکھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔تین دفعہ دھونے کے سوال کے ذریعے عمومی طور پر کلمہ پڑھنے کے غلط تصور کو واضح کرنا ہے۔

☆سبق کے پہلے پیراگارف کی خصوی طور پر وضاحت کی جائے۔عملی زندگی سے مثالیں دے کر بتائیں کہ اسلام کی ہدایات میں اپنی طرف سے زیادتی کرنا غلو ہے جس سے بچنا چاہئے۔جس طرح نماز میں دو کی جگہ تین سجدے کرنا جائز نہیں اسی طرح ہر جگہ اللہ کے حکم سے آگے بڑھنا غلو ہے جو ناپسندیدہ ہے۔

گروہی تبادلۂ خیال: طلبہ کو تبادلۂ خیال کر کے خود لکھنے کا موقع دیں۔(اساتذہ کی رہنمائی کے لئے چند ممکنہ نکات دئے جا رہے ہیں)

ا۔تین مرتبہ دھونے کو کافی نہ سمجھنا۔۲۔دھونے کے ساتھ کلمہ پڑھ کر بھی دم کرنا۔

۳۔مٹی کو ناپاک سمجھنا۔۴۔جاءنماز نہ ہونے کی صورت میں کچی زمین کو ناپاک سمجھتے ہوئے نماز نہ پڑھنا۔۵۔مستعمل پانی کی چند چھینٹوں کی وجہ سے کپڑوں کو ناپاک سمجھنا۔

سورۃ الحجرات کی پہلی آیت کا ترجمہ:''اے لوگوں جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے آگے پیش قدمی نہ کرو اور اللہ سے ڈرو اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے''

☆تدریسی اعانت کے طور پر پانی کی اقسام کا یہ چارٹ بنایا جاسکتا ہے۔

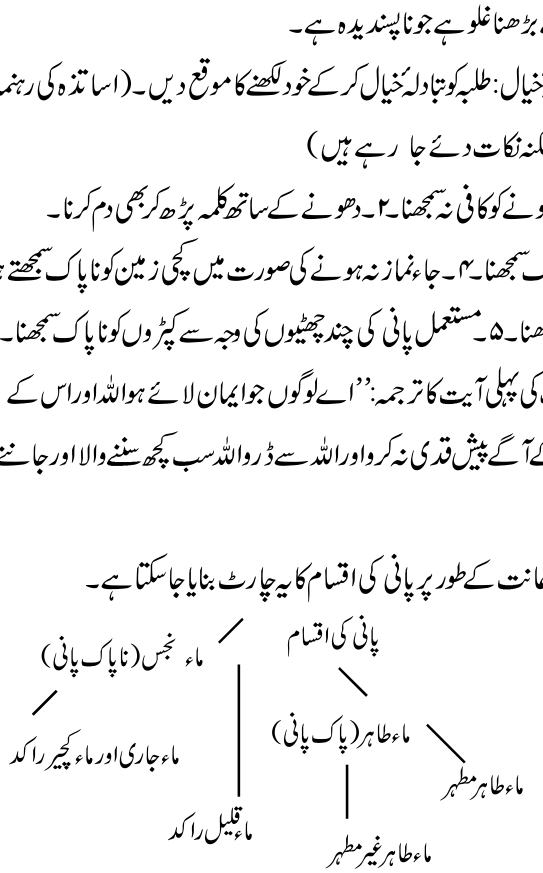

تیسرا دن: نجاستِ حکمی سے پاکی

آمادگی: طلبہ کو نجاستِ حکمی سے پاکی اور غسل سے متعلق اقتباس کا خاموش مطالعہ کرنے کی ہدایت کی جائے اور اس کے بعد ان سے سوالات کریں۔

س: نجاستِ حکمی کی دو قسمیں کونسی ہیں؟ س: حدثِ اصغر سے پاکی کا طریقہ کیا ہے؟
س۔ حدثِ اکبر سے پاکی کا طریقہ کیا بتایا گیا ہے؟ س: غسل میں کونسی باتیں فرض ہیں؟
غسل کی سنتیں کون سی ہیں؟ س: غسل کے آداب کیا بتائے گئے ہیں؟

جماعت کام: سوال نمبر ۱: (i)، (iii)

چوتھا دن: (فقہی مسائل کا حل اور سبق کا اعادہ)

سبق کے اختتام میں طہارے کے چھ بنیادی اصولوں کی مدد سے کتاب کے سوال نمبر ۵ کو بچوں سے تبادلۂ خیال کے ذریعے زبانی حل کرایا جائے۔ طلبہ سے ایک ایک سوال کیا جائے اور اس کے درست جواب کی وضاحت کی جائے۔

اعادہ: پورے باب کے اعادے کے لئے سبق کے تمام مشقی سوالات طلبہ سے زبانی پوچھ لئے جائیں جہاں تشنگی اور ابہام ہو وہاں ان نکات کی وضاحت کردی جائے تاکہ تشریح طلب نکات طلبہ کے ذہنوں میں واضح ہو جائیں۔

تفویض کار: سوال نمبر ۳، ۴

تیسرا دن:

تدریس کے دوران اہم نکات تختہ سیاہ پر لکھیں مثلاً ☆نجاستِ حکمی کی قسمیں ☆ان سے پاکی کے طریقے ☆غسل کا طریقہ مرحلہ وار نکات کی شکل میں ☆غسل کے فرائض ☆غسل کی سنتیں ☆غسل کے آداب

☆غسل کا طریقہ پوچھتے ہوئے ایک طالب علم سے ایک بات پوچھتے ہوئے مرحلہ وار نکات کی شکل میں مختصراً تختہ سیاہ پر تحریر کرتے جائیں تاکہ طلبہ کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

☆غسل کے آداب کی وضاحت کرتے ہوئے روزمرہ زندگی کے حوالے دیتے ہوئے ان تمام نکات کو واضح کریں حقیقی زندگی میں ان آداب کے خلاف نظر آنے والی باتوں کی نشاندہی کریں تاکہ طلبہ میں ان پر عمل کا رجحان پیدا ہو۔

☆غسل کے فرائض اور سنتیں سمجھانے کے لئے یہ چارٹ بنا کر سوفٹ بورڈ پر آویزاں کیا جائے۔ غسل کے فرائض کے لئے تدریسی اعانت کے طور پر یہ چارٹ استعمال کیا جائے۔

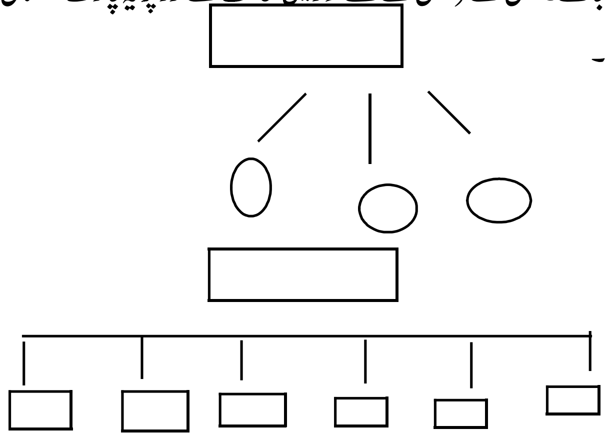

مشقی کام

س۱۔ (i) طہارت حاصل کرنے کا بنیادی ذریعہ پانی ہے۔ طہارت اسی پانی سے حاصل ہوسکتی ہے جو خود بھی طاہر یعنی پاک ہو۔ نجس پانی سے نہ وضو اور غسل ہوسکتا ہے اور نہ کوئی چیز پاک ہوسکتی ہے۔ اس لئے پانی کے احکام اور مسائل کا جاننا بھی ضروری ہے۔

(ii) جواب: صفحہ نمبر ۲۷ غسل کا طریقہ

(iii) جواب صفحہ نمبر ۲۸ غسل کے آداب

س۲۔ (i) ماءِ طاہر مطہر (ii) ماء طاہر غیر مطہر (iii) ماءِ مستعمل (iv) ماء نجس
(v) ماء جاری (vi) ماءِ کثیر راکد (vii) ماءِ قلیل راکد

س۳۔ تمام بدن پر پانی بہانا ضروری ہے لہٰذا خیال رکھیں کہ

(i) ناک کے اندر اچھی طرح پانی ڈالیں۔

(ii) چوٹی وغیرہ کھول لیں۔

(iii) نیل پالش اور جسم کو ڈھانپ لینے والی دوسری چیزیں ہٹا دیں۔

(iv) ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کرکے پانی پہنچائیں۔

وضاحتی نکات برائے مشقی کام

س۱۔ تمام سوالات کے جوابات اپنے الفاظ میں اور اتنے طویل لکھنے کی ہدایت کریں کہ اچھی طرح وضاحت ہو جائے۔ غسل کا طریقہ اور آداب کتاب سے نقل کرنے کے بجائے اپنے الفاظ میں اور مرحلہ وار نکات کی شکل میں لکھنے کی ہدایت کریں۔

س۲۔ اس سوال کا مقصد طالب علم کی معلومات کو جانچنا اور یہ معلوم کرنا ہے کہ وہ فقہی اصطلاحات سمجھ چکے ہیں یا نہیں۔

س۳۔ اس سوال کا مقصد معلومات کا حقیقی زندگی میں اطلاق کرنے کی ترغیب دینا اسے کسی پیشگی تبادلۂ خیال یا ہدایت کے بغیر طلبہ کو خود کرنے دیں اگر ان کا کام دیکھنے کے بعد اندازہ ہو کہ دی گئی تمام احتیاطی تدابیر تک طلبہ کی نظر نہیں پہنچ سکی تو یہ تمام نکات کلاس میں بتادیے جائیں۔

مشقی کام

(v) استنجاء اچھی طرح کریں۔

(vi) کانوں کو انگلی کی مدد سے صاف کرلیں۔

(vii) انگوٹھی وغیرہ اتار لیں یس ہلا کر اس کے نیچے پانی پہنچائیں۔

س۴۔ (i) حدثِ اکبر سے پاکی کا طریقہ غسل ہے

حدثِ اصغر سے پاکی کا طریقہ وضو ہے۔

(ii) دونوں پاک ہوتے ہیں مگر ماءِ مطہر سے پاکی حاصل کی جاسکتی ہے جبکہ ماءِ غیر مطہر پاک نہیں کرتا۔

(iii) پاکی حاصل کرنے کے لئے شریعت کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق پورا جسم دھونا۔

(iv) غلو۔ اسلام کی ہدایات میں اپنی طرف سے زیادتی و اضافہ کرنا۔

(v) غسل کے فرائض (i) کلی کرنا (ii) ناک میں پانی ڈالنا (iii) پورے جسم پر پانی بہانا

س۵۔ (i) صابن کا پانی ماءِ مستعمل ہے۔ اس کی چند چھینٹوں سے بالٹی کا پانی ناپاک نہیں ہوگا لہٰذا اس سے غسل کیا جاسکتا ہے۔

(ii) فرش ماءِ مستعمل سے گیلا تھا جو نجس نہیں ہے لہٰذا کپڑے پاک ہیں۔

(iii) نمازیں دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اصولاً نئی بات کا وجود اسی وقت سے مانا جائے گا جب وہ نظر آئی۔

(iv) پانی پاک ہے کیونکہ ناپاک ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور اصول ہے کہ صرف شبہ کی وجہ سے ناپاک نہیں سمجھا جاسکتا۔

(v) وضو نہیں ہوسکتا۔

گروہی تبادلۂ خیال: طہارت کے معاملے میں کس کس طرح غلو ہوسکتا ہے جس سے بچنا چاہیے؟

(i) وضو میں اعضاء کو پاک کرنے کے لئے تین دفعہ دھونے کو ناکافی سمجھنا اور تین سے زائد بار دھونا۔

(ii) کچی زمین کو ناپاک سمجھتے ہوئے نماز نہ پڑھنا۔

(iii) غسل کے وقت بھی پانی کا بے جا استعمال کرنا۔

وضاحتی نکات برائے مشقی کام

س۴۔ اس سوال کا مقصد طلبہ کی معلومات کو جانچنا ہے انشااللہ وہ استاد کی مدد کے بغیر ان کو کرلیں گے۔

س۵۔ اس سوال کا مقصد طلبہ میں حاصل شدہ معلومات کے عملی اطلاق کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔ دیکھیں کہ طالب علم فقہی اصولوں کی صحیح اطلاق سمجھتے ہوئے درست حل تک پہنچا ہے یا نہیں۔ تمام طلبہ کا یکساں الفاظ اور انداز میں جواب آنا ضروری نہیں ہے۔

حوالہ جاتی کتب		
آسان فقہ	محمد یسف اصلاحی	اسلامی پبلیکیشنز
تعلیم الاسلام	مفتی کفایت اللہ	گابا پبلی کیشنز

نماز باجماعت

طریقہ تدریس:

اس سبق کو پڑھانے کے لئے منصوبہ بندی کا طریقہ (Project Method) استعمال کیا جا سکتا ہے۔اس طریقہ کار کے مطابق استاد طلبہ کے لئے تعلیمی منصوبہ تیار کرتا ہے۔ پھر منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے طلبہ کے مختلف گروپ بنائے جاتے ہیں۔ ہر گروپ کا کوئی ایک حصہ سونپ دیا جاتا ہے۔ پھر تمام گروپس کا کام اکٹھا کر لیا جاتا ہے۔اس طریقہ کار کو کامیابی سے استعمال کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کلاس مین جانے سے پہلے استاد ☆منصوبے کے مقاصد ☆منصوبے کا طریقہ کار ☆طلبہ کو دی جانے والی ہدایات ☆ممکنہ مسائل اوران کے حل (متبادل انتظامات) ☆طلبہ کے کام کو جانچنے کے طریقے کار وغیرہ سے آگاہ ہوان سب کی تحریری منصوبہ بندی کر چکا ہو۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
<u>پہلا دن: (تحقیقی منصوبہ بندی)</u> طلبہ کو بتایا جائے کہ نماز باجماعت سے متعلق ہم سب ایک تحقیقی منصوبہ بندی پر کام کریں گے۔استاد طلبہ کے چار گروپ (ا،ب،ج،د) بنائے۔ان گروپس کو بالترتیب نماز باجماعت نماز جمعہ،نماز عیداور نمازِ جنازہ سے متعلق فقہی معلومات جمع کرنے کا طریقہ کار سمجھایا جائے کہ ☆وہ درسی کتاب کے علاوہ دیگر کتب کی مدد سے اپنے موضوع کے ذیلی عنوانات ترتیب دے کر دوافراد کوعنوان پر معلومات جمع کرنے کا کام سونپ دیں۔ ☆ہر ذیلی گروپ اپنے عنوان سے متعلق معلومات ایک علیحدہ فل اسکیپ پیپر پ خوبصورتی سے لکھے ☆جمع شدہ معلومات کے تمام صفحات کو ایک فائل میں جمع کر لیں۔ ☆اس جمع شدہ معلومات کے تمام صفحات کی کلاس میں پیشکش (Presentation) کی منصوبہ بندی کریں،بہتر انداز میں پیشکش کے لئے کوئی تدریسی مواد (چارٹ ماڈل) وغیرہ تیار کرنا چاہتے ہوں تو وہ مل کر تیار کریں۔ ☆اپنے گروپ میں سے دوممبرز کو پیشکش دینے کے لئے منتخب کریں۔ ☆فائل اور پیشکش پر ہر گروپ کو نمبر دئے جائیں گے۔طلبہ کو اس تحقیقی کام کے لئے لائبریری لے جائیں یا پھر کلاس میں ہی کتب مہیا کر کے آزانہ تحقیقی کام کرنے کا موقع دیں۔طلبہ کو بتایا جائے کہ آئندہ پیریڈ میں کونسے دوگروپ پیشکش کریں گے۔اس دوران استاد صرف نگرانی اور رہنمائی کا کام انجام دیں۔ **دوسرا دن اور تیسرا دن: (پیشکش Presentation)** طلبہ کو پیشکش کے طریقہ کار کے بارے میں بتایا جائے۔ ☆ پہلے گروپ سے دوممبر آکر اپنے موضوع کی وضاحت کریں گے اس دوران استاد اور طلبہ خاموشی سے سنیں گے۔	<u>پہلا دن</u>: آمادگی کے لئے تحقیقی منصوبہ کے بارے میں بتانا ہی کافی ہوگا تختہ سیاہ پر تحریر کیا جائے۔تحقیقی منصوبہ ☆ تدریس کی کامیابی کے لئے طلباء کو دی جانے والی ہدایات کا مختصر اور واضھ ہونا بہت ضروری ہے۔ ☆حوال ہ جاتی کتب جتنی زیادہ مقدار میں ستیاب ہوسکیں اچھا ہے۔ان کتب کی فراہمی ک لئے ممکنہ تمام ذرائع استعمال کئے جائیں ☆اسادطلباء کے کام کرنے کے دوران نگرانی کرے اور جہاں ضرورت محسوس ہوان کی مدد ورہنمائی کرے۔ ☆اس تدریسی طریقے سے طلباء میں دلچسپی اور توجہ پیدا ہوگی،وہ تحقیق کے طریقہ کار کو جان جائیں گے،گروپ میں منظم ہو کر کام کرنا سیکھیں گے۔ ☆ طلبہ کے کام کرنے کے دوران بہت زیادہ نظم وضبط قائم کرنے کے کوشش نہ کریں ان کو آزادانہ کام کرنے کا موقع دیں اگر بدنظمی کی صورت پیدا ہو جائے اور کام نہ ہو رہا ہو تو ضرور رہنمائی کریں۔ **دوسرا دن اور تیسرا دن:** طلبہ کو طریقہ کار کے متعلق دی گئی ہدایات مختصر اور واضح ہوں۔ ☆اب بقیہ دونوں گروپوں کو پیشکش کا موقع دیں۔ ☆ پیشکش کے دوران استاد خیال رکھے کہ طلبہ کا خاموشی اور توجہ سے سنیں اس دوران صرف سوال نوٹ کریں۔ ☆اگر پیشکش میں کہیں تشنگی رہ گئی ہو تو استاد وضاحت کر دے۔ ☆ سوالات کے وقت اگر غیر ضروری اور غیر متعلقہ سوال آئیں تو استاد مداخلت کر کے انہیں روک دیں۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
☆ پیشکش مکمل ہونے کے بعد دیگر تین گروپ کے طلبہ ان سے سوالات کریں گے۔ ☆ ان سوالات کے جواب پورے گروپ میں سے کوئی ممبر دے سکے گا۔ استاد وضاحت میں کمی محسوس کریں تو مزید وضاحت کریں۔اس طرح تمام کلاس پر متعلقہ موضوع کی وضاحت ہو جائے گی) ☆ ہر گروپ کو ۱۵ منٹ کا وقت دیا جائے گا۔ پہلے ایک گروپ پھر دوسرے گروپ کو پیشکش کا موقع دیا جائے۔ **تفویض کار: سوال نمبر ۱، (i)، (ii)، (iii)، سوال نمبر ۳** **تیسرا دن:** بقیہ دو گروپوں کو پیشکش کا موقع دیا جائے۔ **تفویض کار: سوال نمبر ۱، (iv)، (v)، (vi)، سوال نمبر ۴** **چوتھا دن: نماز باجماعت امت کی مضبوطی کا ذریعہ ہے** **آمادگی:** طلبہ سے کہا جائے کہ آپ نماز سے متعلق بنیادی فقہی احکامات سے واقف ہو گئے ہیں آج آپ کا فقہی احکامات کا چھوٹا سا امتحان لیا جائے گا۔ ☆ **طلبہ کو سوال نمبر ۵ کرنے کی ہدایت کی جائے۔** ☆ طلبہ کاپی پر سوال نمبر ڈال کر صرف جواب تحریر کریں (اس کام کے لئے ۷ سے ۱۰ منٹ کا وقت دیا جائے) ☆ کام مکمل ہونے کے بعد ہر طالب علم اپنے برابر والے طالب علم سے اپنی کاپی بدل لے۔☆ اب استاد ایک ایک سوال پوچھتا جائے اور طلبہ جواب کی وضاحت ہونے کے بعد کاپی پر کام چیک کرتے جائیں۔ ۔طلبہ کو بتائیں کہ اسلام کے جماعت بنا کر نماز پڑھنے کے کیا فائدے ہیں؟ (یہ سمجھنے کے لئے گروپ ڈسکشن کریں گے) ☆ گروپ ڈسکشن کے طریقۂ کار کے مطابق گروپ بنا کر مشق میں دئے گئے موضوع پر تبادلۂ خیال کرایا جائے اس کام کے لئے ۵ سے ۷ منٹ دئے جائیں۔ تبادلۂ خیال مکمل ہونے کے بعد ہر گروپ کے نمائندے سے اُس کے نکات سن لئے جائیں۔☆ اس کے بعد ایک طالب علم کلاس میں فرضی نماز جنازہ اور نماز عید پڑھ کر دکھائے۔**تفویض کار: سوال نمبر ۲**	۔تمام تحقیق اور پیشکش پر ہر گروپ کو نمبر دئے جائیں۔نمبروں کی تقسیم اس طرح بھی ہو سکتی ہے۔ فائل:۔معیار ۲۔انداز ۲۔پیشکش اور وضاحت ۲ سوالات کے جوابات: ۴ کل نمبر:۱۰ طلبہ کو نمبروں کی تقسیم بھی بتا دی جائے۔ ☆ جتنے نمبر گروپ کو لیں گے وہی نمبر گروپ کے ہر ممبر کے ہونگے مثلاً گروپ (ا) ۱۰ میں سے ۵ نمبر ملے تو ہر ممبر کے انفرادی نمبر ۵ ہونگے **چوتھا دن:** جماعت میں آپس میں تصحیح (Pair Checking) کرانے سے دلچسپی پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ طلباء میں ذاتی تجزیہ واصلاح کی صلاحیت پروان چڑھتی ہے۔ ☆ گروپ ڈسکشن میں مدد کے لئے صفحہ نمبر ۲۸ کا مطالعہ کرنے کی ہدایت کریں۔ ☆ نماز جنازہ اور نماز عید کے عملی مظاہرے کا کام طلبات میں بھی کرایا جائے تاکہ وہ بھی طریقہ کو سمجھ لیں اور لاعلم نہ رہیں۔

مشقی کام

سوال ۱۔(i) جن افراد پر جمعہ کی نماز فرض ہے۔ ii) فرضِ عین وہ فرض ہے جو ہر فرد پر فرداً فرداً فرض ہو اور فرض کفایہ وہ فرض ہے جس کو بستی کے چند افراد ادا کرلیں سب کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے۔ (iii) نماز جمعہ میں بارہ رکعتیں ہیں۔پہلی چار رکعتیں سنت موکدہ پھر دو رکعت فرض پھر چار رکعت سنت موکدہ پھر دو سنت غیر موکدہ

iv) اذنِ عام سے مراد ہر شخص کو شریک ہونے کی اجازت ہونا ہے۔ (v) مسبوق: وہ مقتدی جو بعد میں نماز میں شامل ہوا ہو اسے آخر کی نماز ملی اور شروع کی چھوٹ گئی۔

لاحق: وہ مقتدی جو شروع سے جماعت میں شامل ہو مگر ختم ہو جانے یا کسی اور وجہ سے اس کی درمیان کی یا آخر کی کچھ رکعتیں چھوٹ گئی ہوں۔

سوال ۲۔فرض کفایہ ii) دو رکعت iii) نماز جمعہ (iv) کوئی نہیں v) نماز عید اور نماز جنازہ (vi) نماز جمعہ (vii) مدرک (viii) تین (ix) کر سکتے ہیں مگر واجب نہیں ہے

(x) چھ زائد تکبیریں

مشقی سوالات	وضاحتی نکات برائے تحریری کام
سوال۳۔ **(ا) یا ایھاالذین اٰمنو ازا نو دی للصلو ۃ من یوم الجمعۃ فاسعو االیٰ ذکر اللہ و ذرو البیع** رواں ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن نماز کے لئے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ و اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔ **سوال۴۔**(ا) اے ایمان والوں جب تمہیں جمعہ کے دن نماز کے لئے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ و اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ ii۔مسلمانوں سے iii۔نماز جمعہ کا ذکر ہے iv۔ذکر اللہ سے مراد نماز ہے۔ v۔تجارت دنیا میں منہمک کر کے اللہ سے غافل کرنے کا مضبوط محرک ہے۔ vi۔نماز جمعہ کی فرضیت اور نماز جمعہ کے وقت خرید وفروخت ممنوع ہونے کا حکم۔ **سوال۵۔** i۔نہیں ii۔جواب نہ دیں اشارے سے منع کر دیں iii۔تکبیر کہ کر نماز میں شامل ہو جائیں۔ iv ۔جی ہاں (عورتوں کی صف سب سے پیچھے ہوگی۔ v۔خواتین مردوں کے ساتھ عید گاہ میں جماعت میں شامل ہو کر نماز عید ادا کر سکتی ہیں۔	س ا:سوال کا مقصد طلبہ کی معلومات جانچنا ہے۔طلبہ کو اتنا طویل لکھنے کی ہدایت کی جائے کہ وضاحت ہو جائے اور کوئی ابہام نہ رہے۔ س۲:ان سوالات کے جوابات مختصر چند لفظوں میں یا ایک جملہ میں تحریر کریں۔ س۳:اس سوال کا مقصد طلبہ میں قرآنی آیات کی عربی سے واقفیت پیدا کرنا ہے۔ پہلے خاکے میں دو آیات کے الفاظ ملا دیے گئے ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ۔طلبہ کو ہدایت کریں کہ پہلے وہ آیات کے الفاظ ترتیب سے لکھیں، پھر ہر لفظ کے نیچے اس کا لفظی ترجمہ دوسرے خاکے سے لے کر لکھیں، پھر اس لفظی ترجمہ کو سلیس جملہ میں تبدیل کر کے رواں ترجمہ لکھیں۔ س۴:اس سوال کا مقصد طلبہ کو قرآنی آیات پر غور وفکر پر راغب کرنا اور ان کی فہم کی صلاحیتوں کو بڑھانا ہے۔ انشاءاللہ طلبہ اسے استاد کی مدد کے بغیر بھی کر لیں گے۔ س۵:اس سوال کا مقصد طلبہ میں حاصل شدہ معلومات کے اطلاق کی صلاحیت بڑھانا ہے۔طلبہ کو جواب دینے میں الفاظ میں لکھنے اور وجہ بھی تحریر کرنے کی ہدایت کریں۔ گروہی تبادلۂ خیال: اس کا مقصد طلبہ میں تبادلۂ خیال کر کے سیکھنے کی صلاحیت بڑھانا ہے۔

vi۔نہیں کیونکہ معمولی بیماری عذر میں شمار نہیں ہوگی۔ vii تنہا نماز ظہر ادا کریں گے۔

viii۔تکبیر کہہ کر قعدہ میں بیٹھ کر نماز میں شامل ہو جائیں۔آخر میں جب امام سلام نہ پھیریں بلکہ کھڑے ہو کر چھوٹی ہوئی رکعت ادا کر کے طریقہ کار کے مطابق سلام پھیر لیں۔

ix۔جو قرآن و شریعت کا زیادہ علم رکھتا ہو تقویٰ میں زیادہ ہو۔

گروہی تبادلۂ خیال:

طلبہ کو گروپ میں تبادلۂ خیال کر کے لکھنے کے لئے چند نکات دیئے جا رہے ہیں۔

ان نمازوں کے ذریعے

☆ مسلمان ایک جگہ جمع ہوتے ہین تو ان میں حیثیت مسلمان ایک ہونے کا احساس اجاگر ہوتا ہے۔☆ مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو واقفیت ومحبت بڑھتی ہے۔

☆ خطبہ سننے سے دینی تربیت ہوتی ہے۔☆ نظم وضبط سیکھتے ہیں۔☆ سب کے ایک جگہ جمع ہونے سے مساوات کا احساس بڑھتا ہے۔

☆ معاشرے کے امیر وغریب طبقے میں قربت بڑھتی ہے۔☆ اُمتِ مسلمہ کے مسائل سے آگاہی ہوتی ہے اتفاقِ رائے بڑھتا ہے۔ یہ سب کچھ معاشرے کو مضبوط کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

حوالہ جاتی کتب
۱۔تعلیم الاسلام مفتی کفایت اللہ گابا پبلیکیشنز
۲۔آسا فقہ محمد یوسف اصلاحی اسلامک پبلیکیشنز

روزہ

☆ **طریقہ تدریس:**

اس سبق کو پڑھانے کے لئے سوال جواب کے طریقہ کار(Question & Answer Technique استعمال کیا جا سکتا ہے۔اس طریقہ کار کے مطابق معلم سوالات کے ذریعہ اپنی بات آگے بڑھتا ہے اور طلبہ کو معلومات دیتا جاتا ہے۔اس طریقہ کار کے کامیابی کے لئے معلم کو چاہئیے کہ وہ

☆ وہ بہت سارے سوالات کا مجموعہ تیار کرے۔

☆ طلبہ کی معلومات میں ترتیب و رتدریج اور ربط رہے۔

☆ وضاحت Explanation بھی چھوٹے چھوٹے سوالات کے ذریعہ کی جائے۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
پہلا دن (روزہ ذریعہ تربیت) آمادگی: سوالات کے ذریعے س۱۔اللہ تعالی نے مسلمانوں پر کونسی عبادتیں فرض کی ہیں؟ س۲۔یہ عبادتیں کیوں فرض کی گئی ہیں؟ (☆ تا کہ اللہ کو یاد رکھیں ☆ اللہ سے قریب ہو جائیں ☆ تمام زندگی میں اللہ کی عبادت کرنا آسان ہو جائے) تمام عبادتیں اللہ کا اطاعت گزار بندہ بننے کی تربیت دیتی ہیں س۳۔روزہ دار کیا کرتے ہیں؟ س۴۔جب معاشرے کے تمام افراد مل کر مہینہ بھر اس طریقہ پر عمل کریں گے تو ان پر کیا اثر پڑے گا؟ س۵۔کیا روزہ فوج کی سی تربیت کرتا ہے؟ س۶۔کیسے کرتا ہے؟ (فوج اور روزے کی تربیت کا تقابل کروائیں) س۷۔فوج کی تربیت کیسی ہوتی ہے؟ س۸۔روزہ تربیت کیسے کرتا ہے؟	**پہلا دن: آمادگی کے سوالات کے جوابات** ☆ سوال ۲ کے جواب میں طلباء کے جوابات سنے جائیں اور ان کو مذکورہ تین نکات تک لایا جائے۔یہ تینوں نکات تختہ سیاہ پر تحریر کئے جائیں۔ ☆ سوال ۳ سیاہ پر لکھیں، تختہ سیاہ کے درمیان لکیر ڈال کر از کو دو حصّوں میں تقسیم کر دیں سیدھی جانب طلباء سے پوچھ کر نکات کی شکل میں لکھیں روزے میں کیا کرتے ہیں؟ دوسری جانب اثرات لکھیں۔

رمضان کے معمولات	وضاحتی نکات
رات کو اٹھ کر سحری کرتے ہیں	نظم وضبط کی پابندی
فجر کی اذان ہوتے ہی کھانا پینا بند کر دیتے ہیں	اللہ کی اطاعت کی عادت
سارا دن کھانے پینے سے رکے رہتے ہیں	محنت کوشی کی عادت
اللہ کی نافرمانی سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں	اخلاق کی درستگی
زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں	سستی و کاہلی کا دور ہو جانا
مغرب کی اذان کے ساتھ ہی افطار کرتے ہیں	جذبہ شکر کا پیدا ہونا
عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز میں قرآن سنتے ہیں۔	قرآن سے محبت کا تعلق پیدا ہوتا ہے۔

وضاحتی نکات

☆ طلبہ پر واضح کریں روزے کے طریقے پر عمل سے یہ اثرات ہونے چاہئیں مگر ہماری غلط سوچ اور رویہ کی وجہ اثرات وقتی ہوتے ہیں۔

☆ فوج اور روزے کی تربیت کے تقابل کے لئے تختہ سیاہ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے داہنی جانب فوجی تربیت اور بائیں جانب روزے کی تربیت لکھں پھر طلبہ سے پوچھتے جائیں اور نکات لکھتے جائیں۔

ممکنہ نکات یہ ہو سکتے ہیں۔

فوجی تربیت	روزے کی تربیت
۔سب کا مقصد ایک ہوتا ہے۔	۔سب کا ایک مقصد یعنی اللہ کی اطاعت کرنا ہوتا۔
۔کسی بھی حکم پر اعتراض کئے بغیر بلا چوں و چراں اطاعت کی تربیت کر دینا	۔ایک آواز پر فوری عمل کرنا مثلاً اذان کی آواز پر کھانا پینا اور اذان کی آواز پر افطار کر لینا۔
۔ تساہل کے بغیر حکم کی فوری اطاعت کی تربیت	
۔مشکلات اور رکاوٹوں کے ہوتے ہوئے بھی ایک آواز پر فوری حاضر ہونے کی تربیت	۔اللہ کے لئے برداشت اور محنت کی تربیت
۔سخت محنت کی عادت	۔پورا مہینہ نظم وضبط اور وقت کی پابندی

منصوبہ بندی

دوسرا دن: عذراتِ صوم اور قضا روزے)

آمادگی: بذریعہ سوالات

س۔اگر کسی طالب علم کی طبعیت خراب ہو اور اس نے ہوم ورک نہ کیا ہو تو استاد کو کیا کرنا چاہیئے؟

اگر آپ بیمار ہوں اور روزہ نہ رکھ سکتے ہوں تو آپ اللہ سے کیا امید رکھتے ہیں۔

سورۃ البقرہ آیت ۱۸۵ پڑھ کر سنائی جائے۔

س۔اس آیت میں کیا بتایا گیا ہے؟

کن حالات میں روزہ نہ رکھنے کی اجاذت دی گئی ہے؟ (بیماری۔سفر)

س۔کن حالات میں روزہ چھوڑ سکتے ہیں؟ (شریعت میں بیماری کی وضاحت نہیں ہے)

س۔کیا نزلہ کھانسی میں روزہ چھوڑ نے چھوڑ سکتے ہیں؟ (ان میں روزہ رکھ سکیں تو بہتر ہے)

س۔کس قسم کے سفر میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے؟ (شریعت میں سفر کی قسم کی وضاحت نہیں ہے۔)

س کیا صرف بیماری اور سفر میں ہی روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے؟

(اس کے علاوہ بڑھاپے اور جہاد کی وجہ سے بھی چھوڑا جا سکتا ہے)

س۔قرآن کی اس آیت میں تو صرف دو عزرت صوم کا ذکر ہے باقی کا تذکرہ کہاں ملتا ہے؟ (یہ وضاحت ہمیں سنتِ رسولؐ سے ملتی ہے اور اللہ کا حکم ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی اطاعت کرو)

س۔ بڑھاپے کی وجہ سے کونسے افراد روزہ چھوڑ سکتے ہیں؟ (جو وہ اتنے کمزور اور بوڑھے ہوں کہ روزہ نہ رکھ سکیں اور رکھ سکتے ہوں تو رکھنا بہتر ہے۔)

س۔ جہاد کی حالت میں روزہ کب چھوڑا جا سکتا ہے؟ (جب دشمن سے لڑ رہے ہوں یا دشمن سے تصادم کا اندیشہ ہو)

س۔ جہاد کے موقع پر روزہ چھوڑنے ک اجازت کیوں دی گئی ہے؟ (تا کہ مسلمان اللہ کے دشمنوں سے پوری قوّت سے مقابلہ کر سکیں۔)

وضاحتی نکات

دوسرا دن:

☆ یہ آیت ۱۸۵ الکھ کر جماعت میں آویزاں کی جائے۔

☆ ان دونوں باتوں کی خصوصی وضاحت کی جائے۔

ا۔ ہر قسم کی بیماری میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے لیکن اگر معمولی بیماریوں میں روزہ نہ چھوڑیں تو بہتر ہے۔روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا فیصلہبیمار شخص یا اس کا معالج ھی کر سکتا ہے۔شدید بیماری میں اللہ کی دی ہوئی رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

۲۔شریعت میں سفر کی قسم کی وضاحت نہیں ہے سفر کسی بھی مقصد سے ہو کتنا بھی طویل یا مختصر ہو آرام دہ یا تھکا دینے والا ہو۔اگر روزہ رکھسکیں تو بہتر ہے اور اگر چھوڑنا چاہیں تو چھوڑنے کی اجازت ہے۔

☆ اس بات کی وضاحت کی جائے کہ شریعت کی بنیاد قرآن وسنت ہے۔قرآن کی تشریح سنت سے ہوتی ہے۔

☆ جب قرآنی آیت پڑھ کر سنائیں تو خصوصی طور پر وضاحت کر دی جائے کہ اجازت کے ساتھ ہی گنتی پوری کرنے کا حکم ہے۔چھوڑے ہوئے روزوں کو قضا کرنا ضروری ہے اور جلد سے جلد ادائیگی کی فکر کرنی چاہیئے۔ یہ روزے معاف نہیں ان کو ادا کرنا ضروری ہے چاہے کتنا ہی عرصہ گزر جائے۔

منصوبہ بندی

س۔کیا خریداری یا امتحان کی تیاری کے لئے روزہ چھوڑا جا سکتا ہے؟
س۔کیا گھر کے صفائی یا دوعت کے انتظام کے لئے روزہ چھوڑ سکتے ہیں؟
س۔جن افراد کو روزہ چھوڑنے کی اجازت دی گئی ہے ان لوگوں کے لئے کیا حکم ہے؟(دوسرے دنوں میں گنتی پوری کریں۔
سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۵ پڑھ کر سنائیں۔
س۔قضا کسے کہتے ہیں؟(کوئی فرض کسی وجہ سے اپنے مقررہ وقت پر ادا نہ کیا گیا ہو تو بعد میں اس کی ادائیگی قضا کہلاتی ہے)
س۔چھوڑے ہوئے روزوں کے علاوہ اور کن روزوں کی قجا ضروری ہے؟(جو روزے کسی جبر کی وجہ سے توڑے گئے ہوں یا غلطی سے فاسد ہو گئے ہوں)
س۔قضا روزے کب رکھے جاتے ہیں؟(یکم شوال اور عید الاضحیٰ کے چار دن کے علاوہ کسی بھی دن رکھے جا سکتے ہیں)
س۔کیا قضا توزے مسلسل رکھنا ضروری ہے؟
تفویض کار: سوال نمبر۱،(i)،سوال نمبر۳،(i)،(ii)،(iii)

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
<u>تیسرا دن: (فدیہ صوم۔کفارہ صوم)</u> آمادگی: بذریعہ اعادہ۔ ابتداء میں طلبہ کی گزشتہ معلومات سے متعلق چند سوالات کریں تا کہ ذہن میں وہ معلومات تازہ ہو جائیں۔ س۔روزوں کی گنتی پوری کرنا ضروری ہے مگر جو شخص رمضان کے بعد بھی روزہ رکھنے کی سکت نہ رکھتا ہو وہ کیا کرے؟ اس کے لئے فدیہ کا حکم ہے۔ س۔فدیہ کسے کہتے ہیں؟(فدیہ روزے کی تلافی کی ایک شکل ہے) س۔وہ کونسے افراد ہیں جو روزہ رکھنے کے بجائے فدیہ دے سکتے ہیں؟ ایسے کمزور اور بوڑھے جن کی مستقبل میں بھی روزہ رکھنے کے قابل ہونے کی امید نہیں ہو۔س۔اگر کسی نے روزے کا فدیہ دے دیا مگر پھر روزہ رکھنے کے قابل ہو گیا وہ کیا کرے ۔(روزہ رکھے) س۔جن لوگوں نے کسی عذر کی وجہ سے روزے چھوڑے ہیں کیا وہ روزے کا فدیہ دے سکتے ہیں؟(ان کے لئے عذر دور ہوتے ہی روزوں کی تعداد پوری کرنا یعنی قضا روزے رکھنا ضروری ہے) س۔ایک روزے کا فدیہ کیا ہے؟(ایک روزے کا فدیہ کسی محتاج کو صدقہ فطر کے برابر یعنی ایک سیر ۱۲۰۵ چھٹانک پونے دو سیر سے زیادہ غلّہ دینا ہوتا ہے)	<u>تیسرا دن</u> ☆ دورانِ تدریس تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔ ۔فدیہ صوم کے معنی ۔ایک روزے کا فدیہ کیا ہے؟ ۔کن حالات میں روزہ توڑنے کی اجازت ہے؟ ۔روزہ کا کفّارہ کیا ہے؟ ☆ کوئز کے لئے جماعت کو چار گروپو میں تقسیم کر کے ہر گروپ کو اے موضوع پر دس سوال تیار کرنے کا کام سونپا جائے۔موضوعات یہ ہو سکتے ہیں۔ ا۔عذرات صوم ۲۔قضا روزے ۳۔فدیہ صوم ۴۔کفارہ صوم

س۔کیا فدیہ میں غلّہ دینا ضروری ہے؟(نہیں۔پکا ہو کھانا یا اس کے مساوی رقم بھی دے سکتے ہیں)
س۔فدیہ ایک آدمی کو ہی دینا ضروری ہے؟(نہیں)
س۔کیا کبھی آپ ک مشاہدے میں کوئی ایسا واقعہ آیا کہ کسی کو روزہ توڑنا پڑا ہو(ایک دو واقعات سنے جائیں)س۔وجہ کیا تھی؟ کیا انھوں نے درست کیا؟

منصوبہ بندی
س۔روزہ کن حالات میں توڑنے کی اجازت ہے؟ س۔کیا مجبوری میں توڑا گیا روزہ معاف ہے؟(مجبوری میں توڑنا تو معاف ہے مگر بعد میں اس روزے کی قضا ضروری ہے) س۔اگر کسی نے شدید ضرورت کے بغیر روزہ توڑ دیا تو؟(تو اس کا کفارہ دینا ہوگا) س۔کفارے سے کیا مراد ہے(کفارہ روزہ توڑنے کے گناہ کی تلافی کا ذریعہ ہے) س۔ایک روزے کا کفارہ کیا ہے؟(ساٹھ روزے) س۔کیا ساٹھ روزے مسلسل رکھنا ضروری ہیں؟(جی ہاں) س۔اگر درمیان میں ناغہ ہو جائے تو؟(دوبارہ رکھنے ہونگے) س۔ساٹھ روزے نہ رکھ سکیں تو؟(تو پھر ایک غلام آزاد کریں یا ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائیں) س۔کیا کھانے کے بجائے غلّہ یا نو در قم دے سکتے ہیں؟(جی ہاں) س۔ایک رمضان میں ایک سے زیادہ روزے فاسد ہو گئے تو کفارہ کیا ہوگا؟(کفارہ ایک ہی ہوگا) آئندہ کلاس کے کوئز کے لئے تیاری کی ہدایت کی جائے۔ **جماعت کا کام: سوال نمبر۲** **تفویض کار: سوال نمبر۱،(i)،(ii)،(iv)،(v)،سوال نمبر۳،(iv)،(v)**

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
چوتھا دن (اعادہ۔عملی سرگرمی) واعادے کے لئے ایک چھوٹا سا کوئز کروایا جائے۔ پہلے طلباء کو طریقہ کار سمجھایا جائے۔ پہلے گروپ A گروپ B سے اپنے موضوع سے متعلق ۵ سوال کرے گا پھر گروپ B گروپ A سے اپنے موضوع پر سوال کرے گا اسی طرح گروپ C گروپ D سے اور گروپ D گروپ C سے سوالات کرے گا۔ ہر سوال کے ۵ نمبر ہونگے۔زیادہ نمبر حاصل کرنے والا گروپ فاتح قرار دیا جائے گا۔ عملی سرگرمی کے لئے طلباء کے چار چار کے گروپ بنائیں اور اُن کو آپس میں مذکورہ آیت پر غور وفکر کے نکات لکھنے کی ہدایت کریں۔لکھنے کے لئے دس منٹ کا وقت دیا جائے۔طلباء زیادہ نکات لکھنا چاہیں تو لکھنے کی اجازت دے دی جائے۔ **تفویض کار: سوال نمبر۴ اور سوال نمبر۵**	**چوتھا دن** ☆طلباء کو کوئز کا طریقہ کار واضح اور مختصر الفاظ میں بتائیں۔ ☆اس کوئز کی سرگرمی سے طلباء دلچسپ اور ہلکے پھلکے انداز میں پورے سبق کا اعادہ کر لیں گے۔اس طریقہ کار کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ ۔ہر گروپ کو اپنے موضوع کا پہلے سے پتہ ہو۔ ۔استاد طلباء کے تیار کردہ سوالات میں سے پوچھے جانے والے پانچ سوالات کا انتخاب کرے۔ ۔سوالات واضح اور مختصر ہوں۔ عملی سرگرمی کے لئے آیت کلاس میں آویزاں ہو یا پھر تختہ سیاہ پر لکھ دی جائے۔

مشقی کام	وضاحتی نکات برائے مشقی سوالات
س۱۔(i)رمضان کا فرض روزہ بیماری یا بڑھاپے اور سفر یا جہاد کی حالت میں چھوڑنے کی اجازت دی گئی ہے۔ (ii)بہت کمزور یا بہت بوڑھے افراد جو روزہ نہیں رکھ سکتے اور مستقبل میں بھی روزہ رکھنے کے قابل ہونے کی امید نہ ہو تو ان کو فدیہ دینے کی اجازت ہے۔ (iii)ایک روزہ کا فدیہ ایک سوا سیر غلّہ ہے۔	س۱۔ان سوالات کا مقصد طلباء کی معلومات اور فہم کو جانچنا ہے۔طلباء کو اپنا طویل جواب لکھنے کی ہدایت کی جائے کہ وضاحت ہو جائے اور کوئی ابہام نہ رہے۔ س۲۔ان سوالات کا مقصد معلومات و یادداشت کی آزمائش ہے ان کا مختصر جواب تحریر کیا جائے۔

مشقی کام	وضاحتی نکات برائے مشقی کام
(iii) بیماری کے بڑھ جانے یا جان کو خطرہ کے حالات پیدا ہو جانے کی صورت میں روزہ توڑنے کی اجازت دی گئی ہے۔ (v) ایک روزے کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا بغیر ناغہ کے مسلسل ساٹھ روزے رکھنا یا پھر محتاجوں کو دو وقت کا کھانا کھلانا ہے۔ س۲۔(i) جی ہاں بیمار شخص روزہ چھوڑ سکتا ہے۔ (ii) روزے کے فدیے میں پکا ہوا کھانا دینے کے بجائے غلّہ یا نو در قم بھی دے سکتے ہیں۔ (iii) قضا روزوں کو لگاتار رکھنا ضروری نہیں ہے۔ (iv) جی ہاں کفارہ صرف روزوں کو توڑنے پر لازم آتا ہے۔ (v) قضا روزوں کے لئے دن اور تاریخ کا تعین ضروری نہیں ہے۔ (vi) جی ہاں ہر وہ سفر جس پر شرعی لحاظ سے سفر کا اطلاق ہوتا ہو اس میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے۔	س۳۔ یہ سوال طلبہ کے فقہی اصطلاحات کے فہم کو جانچنے کے لئے ہے۔ طلبہ کو خود سمجھ کر اپنے الفاظ میں لکھنے کا موقع دیں۔ س۴۔ اس سوال کا مقصد حاصل شدہ فہی معلومات کے عملی اطلاق کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔ طلبہ کو جواب کے ساتھ اس کی وجہ یا فقہی حکم بھی لکھنے کی ہدایت کی جائے۔ س۵۔ حدیث کی تفہیم کے اس سوال کا مقصد حدیث پر غور کر کے اس کا فہم حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔ اسے طلباء کو خود کرنے کا موقع دیں۔ عملی سرگرمی: اس سرگرمی کا مقصد طلبہ میں غور و فکر کی صلاحیتوں کی نشو نما اور قرآن پاک پر غور و فکر کی ترغیب پیدا کرنا ہے۔ اسے طلباء کو خود کرنے کا موقع دیں۔ عملی سرگرمی: اس سرگرمی کا مقصد طلبہ میں غور و فکر کی صلاحیتوں کی نشو نما اور قرآن پاک پر غور و فکر ترغیب ہے لہٰذا ان کو آزادانہ کام کرنے کا موقع دیا جائے۔

(vii) روزے کا کفارہ ساٹھ روزے کے علاوہ ساٹھ مسکینوں کا کھانا کھلانا اور غلام آزاد کرنا بھی ہے۔

(viii) مریض اور مسافر کے علاوہ بوڑھے اور مجاہد کو بھی روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے۔ (ix) جی ہاں کفارے کے رہزے مسلسل رکھنا ضروری ہیں۔

(x) جی ہاں روزے کے کفارے میں ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کھانے کی رقم دی جاسکتی ہے۔

س۳۔(i) **شرعی عذر**: شریعت میں جن مجبوریوں کی وجہ سے احکام میں رعایت و نرمی دی گئی ہے وہ اصطلاح میں شرعی عذر کہلاتے ہیں۔

(ii) **شرعی معذور**: جو فرد شریعت کا بیان کردہ عذر رکھتا ہو اصطلاح میں شرعی معذور کہلاتا ہے۔

(iii) **قضاء**:۔ جو عبادت کسی عذر کی وجہ سے اپنے مقرر وقت پر ادا نہ کی جا ئیاس کو جب بعد میں کیا جائے گا تو وہ قضا کہلائے گی قضا نماز، قضا روزہ

(iv) **فدیہ صوم**: فدیہ کے لفظی معنی وہ مال ہے جو آزاد کرانے کے لئے دیا جائے۔ فدیہ صوم سے مراد وہ صدقہ ہے جو روزہ نہ رکھ سکنے والا روزہ کے بدلے دیتا ہے

(v) **کفارہ صوم**: رمضان کا فرض روزہ کسی شرعی عذر کے بغیر توڑ دیا جائے تو اس کوتاہی کی تلافی کے لئے ساٹھ روزے رکھنا یا ایک غلام آزاد کرنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا کفارہ صوم ہے۔

س۴۔(i) ان کے لئے روزہ توڑنے کی اجازت ہے لہٰذا وہ روزہ توڑ دیں اور بعد میں قضا کریں۔ اگر بعد میں بھی روزہ رکھنا ممکن نہ ہو تو فدیہ دیں۔

(ii) یہ شرعی عذر نہیں ہے اس لئے روزہ رکھنا ضروری ہے۔

(iii) بیمار روزہ چھوڑ دے مگر تندرست ہونے پر قضا کرے۔ فدیہ ان کے لئے ہے جو دائمہ مریض ہوتے ہیں۔

(iv) قضا روزے کی نیت صبح صادق سے قبل کرنا ضروری ہے اس لئے یہ نفلی روزہ ہی ہوگا۔

(v) دوبارہ قضا کریں گی۔ کفارہ نہیں ہوگا۔

(vi) اگر دادی جان کی بیماری بڑھ جانے کا خدشہ ہے تو بہتر ہے کہ وہ فدیہ دے دیں۔

(vii) دو روزے فاسد ہوئے مگر کفارہ ایک ہی ہوگا۔

(viii) زوہیب کا روزہ چونکہ غلطی سے فاسد ہوا وہ قضا روزہ رکھے گا۔

(ix) مصعب چونکہ صحتمند ہے لہٰذا روزہ رکھنا ضروری ہے۔ اب قضا کرنا ہوگا۔

(x) چچی کو روزے کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

س۵۔(i) یہ فتح مکہ کا وقعہ ہے لہذا یہ سن ۸ ہجری کا سال ہے۔
(ii) فتح مکہ کی مہم درپیش تھی۔
(iii) حضور اکرم ﷺ روزہ ختم کرنے کا اعلان کرنا چاہتے تھے تاکہ آگے درپیش سخت مہم کے لئے مسلمان تازہ ہو سکیں۔
(iv) اس لئے کہ انھوں نے حضور ﷺ کی تابعداری نہیں کی جبکہ اسلام تو نام ہی مکمل تابعداری کا ہے جس میں اپنی عقل کے بجائے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کی ہر صورت میں پیروی کی جائے۔
(v) اس سے یہ فقہی حکم ملتا ہے کہ سفر یا جہاد میں روزہ چھوڑا جا سکتا ہے۔
عملی سرگرمی: گروپ ڈسکشن کے طریقہ کار کے مطابق گروپ بنا کر تبادلہ خیال کا موقع دیا جائے اور طلباء کو ہر قسم کے نکات لکھنے کی آزادی دی جائے (اساتذہ کی رہنمائی کے لئے چند ممکنہ نکات تحریر کئے جا رہے ہیں)
۱۔ قرآن رمضان میں نازل ہو۔
۔قرآن لوگوں کی ہدایت کے لئے نازل کیا گیا۔
۳۔قرآن کی تعلیمات بہت کھلی اور واضح ہیں۔
۴۔قرآن کسوٹی ہے۔صحیح اور غلط کا فرق بتانے والی۔
۵۔رمضان کے مہینہ میں روزے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔
۶۔رمضان کے مہینہ میں جو بیمار ہو یا سفر درپیش ہو تو وہ روزے چھوڑ سکتا ہے مگر اس کو بعد کے دنوں میں وہ روزے پورے کرنے ہونگے۔
۷۔اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ نرمی اور آسانی کرتا ہے۔
۸۔روزے اللہ کی عطا کردہ ہدایت (قرآن) پر اس کی کبریائی بیان کرنا ہے۔
۹۔روزے قرآن اور ہدایت کی دولت ملنے پر شکر گزار بننے کی تربیت کے لئے ہیں۔

حوالہ جاتی کتب

ا۔آسان فقہ (حصہ اول) محمد یوسف اصلاحی اسلامک پبلی کیشنز

۲۔تعلیم الاسلام مفتی کفایت اللہ گابا پبلی کیشنز

زکوٰۃ

طریقہ تدریس: اس باب کی دریس کے لئے تبادلہ خیال کا طریقہ (Discussion Method) اختیار کیا جائے جس میں متعلقہ موضوع پر طلباء سے تبادلہ خیال کیا جاتا ہے۔طلباء کی رائے لی جاتی ہے اوران کے ذہنوں میں اٹھنے والے سوالات کے جواب میں ان کو موضوع سے متعلق معلومات فراہم کی جاتی ہے۔اس طریقہ کار کی کامیابی کے لئے تمام طلباء کو شریک تبادلۂ خیال رہنا اور طلباء کو سوالات کرنے کی آزادی ہونا شرط ہے۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
<u>**پہلا دن:(زکوٰۃ کے معنی ومفہوم اوراہمیت)**</u> **آمادگی:** ابتدا سورۃ توبہ کی آیات نمبر ۳۴ تا ۳۵ سے کی جاسکتی ہے۔ (آیت کا ترجمہ پڑھ کر سنایا جائے)اوراس کے بعد مندرجہ ذیل سوالات کئے جائیں س: کیا اسلام میں سونا چاندی رکھنے کی ممانعت ہے؟ س: اس آیت میں جمع کرین سے کیا مراد ہے؟ س: ہم اس آیت میں دی گئی وعید سے کیسے بچ سکتے ہیں (زکوٰۃ نکال کر) س: زکوٰۃ کسے کہتے ہیں؟ طلباء کے جوابات سننے کے بعد زکوٰۃ کے معنی ومفہوم کی وضاحت کتاب پڑھ کر سنائی جائے۔ اس آیت سے کیا پتہ چلتا ہے؟ اس سے زکوٰۃ کی کیا اہمیت معلوم ہوتی ہے؟ (طلبہ کی جانب سے آنے والے نکات تختہ سیاہ پر تحریر کردئے جائیں) صفحہ نمبر ۴۴ پر درج حدیث کی روشنی میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کے انجام سے متعلق تبادلہ خیال کیا جائے۔ **تفویض کار:** سوال نمبر ا (i)(iv) تحقیقی کام <u>**دوسرا دن:(زکوٰۃ کا اصاب اور شرح)**</u> **آمادگی:** چھوٹے چھوٹے سوالات کے ذریعے گزشتہ معلومات کا اعادہ کرنے کے بعد بتایا جائے کہ آج ہمارا موضوع ہے زکوٰۃ کا نصاب اور شرح تبالۂ خیال کے دوران مندرجہ ذیل نکات کی وضاحت کی جائے۔ ☆ زکوٰۃ کے تفصیلی احکامات کا جاننا کیوں ضروری ہے؟ زکوٰۃ کتنے مال پر نکالی جائے گی اور کتنی نکالی جائے گی؟ زکوٰۃ کے نصاب سے کیا مراد ہے؟ زکوٰۃ کا نساب کتنا ہے؟ زکوۃ کی شرح کا کیا مطلب ہے؟ زکوۃ کی شرح کتنی ہے؟ کن چیزوں پر زکوٰۃ نہیں ہے: ہر نکتہ کی حقیقی زندگی کی مثالوں کے ذریعے وضاحت کی جائے۔ سرگرمی: طلباء کو زکوٰۃ کی شرح سے متعلق مختلف حساب کتاب کرایا جائے۔مثلاً ☆ ایک شخص کے پاس دس تولہ سونا اور سونے کی قیمت ۵۰۰۰ روپے ہے تو وہ کتنی زکوٰۃ ادا کرے گا۔ ☆ ایک شخص کے پاس ایک رقم کی مقدار لکھ کرلے۔فرض کریں آپ صاحب نساب ہیں اور اتنی رقم آپکی ملکیت ہے تو اپنی زکوٰۃ کا حساب لگائیں۔ **جماعت کا کام:** سوال نمبر ا، (ii)،(iii)	<u>**پہلا دن:**</u> **آمادگی:** ☆ طلباء کو آیت سے متعلق واقعہ پڑھ کر جواب دینے کا موقع دیا جائے۔ ☆ تبادلۂ خیال کے دوران مندرجہ ذیل تختہ سیاہ پر لکھیں۔ ا۔زکوٰۃ کے لفظی معنی ۲۔زکوٰۃ کا مفہوم ۳۔سورۃ البقرہ کی آیت ۲۷۷ ترجمہ سمیت ۴۔آیت پر تبادلہ خیال کے دوران آنے والے نکات۔ ☆ زکوٰۃ کے معنی ومفہوم پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے واضح کردیں کہ اس کے لفظی معنی اور فقہی مفہوم میں کوئی تضاد نہیں ہے۔زکوٰۃ حقیقتاً مال کو پاک کرتی ہے اور دل کو مال کی محبت سے پاک کرتی ہے۔مال کے بڑھنے کا سبب بنتی ہے۔ ☆ آیت پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے مندرجہ ذیل نکات پیش نظر رہی۔ ا۔اللہ تعالیٰ مومنین کی صفات میں زکوٰۃ کی ادائیگی کا تذکرہ ضرور کرتے ہیں۔ ۲۔نماز اور زکوٰۃ کا تذکرہ ساتھ ساتھ ہے ۔ ۳۔نماز کا تعلق حقوق اللہ سے ہے اور یہ اللہ کے قرب کا ذریعہ بنی ہے زکوٰۃ کا تولق حقوق العباد سے ہے اور یہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔اسلام میں دونوں چیزیں ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔زکوٰۃ کی ادائیگی کے دنیاوی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں مگر اصل حیثیت اجر آخرت ہے جس کا اللہ نے وعدہ فرمایا ہے۔اس سلسلے میں حوالہ جاتی کتب سے بھی مدد لی جائے۔ <u>**دوسرا دن:**</u> ☆ تبادلہ خیال کے دوران مندرجہ ذیل باتیں تختہ سیاہ پر تحرر کی جائیں ا۔موضوع ۲۔زکوٰۃ کا نصاب ۳۔زکوٰۃ کی شرح سرگرمی حقیقی زندگی سے مربوط کرسکیں گے۔ ابتداء میں چند مثالیں کرواتے ہوئے زکوٰۃ کا حساب تختہ سیاہ پر کرائیں اس کے بعد طلبہ کو اپنی لکھی ہوئی فرضی رقم کا حساب انفرادی طور پر خود کرنے دیں۔ ☆ زکوٰۃ کے حساب کی عملی مشق کروائی جائے اس سلسلہ میں ضرورت محسوس ہو تو مزید فرضی مثالیں بنائی جاسکتی ہیں۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
تیسرا دن: (زکوٰۃ واجب ہونے کی شرائط صفحہ نمبر ۴۶) آمادگی: (سوالات کے ذریعے) آپ میں سے کون کون زکوٰۃ دیتا ہے؟ کیوں نہیں ہے ؟ (کیونکہ بچوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے) زکوٰۃ کس کس پر واجب ہے؟ ہمارا موضوع زکوٰۃ واجب ہونے کی شرائط زکوٰۃ واجب ہونے کی تمام شرائط کی مرحلہ وار وضاحت کی جائے۔ سرگرمی: سبق کے اعادہ کے لئے سوالوں کے کارڈ کا طریقہ کار اختیار کیا جائے مکمل سبق میں سے کلاس کے طلبہ کی تعداد کے برابر یا اگر تعداد زیادہ ہے تو تعداد سے آدھے سوالات بنائیں اور یہ سوالات 6x6 کے کارڈ کے کارڈ پر لکھ لیں ہر کارڈ پر ایک سوال اور کارڈ نمبر درج ہو۔ استاد اپنے پاس کارڈ نمبر کے لحاظ سے سوالات کے جوابات کی فہرست رکھے۔ کلاس کو چار گروپوں یا ہاؤسز میں تقسیم کر کے یہ کارڈز ملانے کے بعد تمام کلاس میں تقسیم کر دیں۔ ہر طالب علم کے حصہ میں ایک کارڈ یا دو طلبہ کے جوڑے کے لئے ایک کارڈ ہو پہلے گروپ ون کا ایک ممبر اپنے کارڈ کے سوال کا جواب دے۔ پھر گروپ ۲ اور پھر گروپ ۳ کا ممبر۔ اگر کسی طالب علم کو جواب نہ آئے تب اس کے گروپ کا کوئی او ممبر جواب دے سکتا ہے۔ **تفویض کار:** سوال نمبر ۴ اور ۵	**تیسرا دن:** ☆ زکوٰۃ واجب ہونے کی شرائط کی وضاحت تبادلہ خیال کے طریقہ کار کے ذریعے کی جائے۔ ☆ شرط نمبر چھ اور سات کی وضاحت پر خصوصی توجہ رہے۔ تمام شرائط نکات کی صورت میں تختہ سیاہ پر تحریر کر دی جائیں۔ سرگعمی کے وجاحتی نکات: اس سرگرمی کے ذریعے طلبہ ہلکے پھلکے دلچسپ انداز میں ہورے سبق کا اعادہ کر لیں گے۔ اس سرگرمی کے لئے بھی نمبر دیئے جائیں۔ چارون گروپوں کو کوئی نام دیں اور تختۂ سیاہ پر چار کالم بنا کر گروپوں کے نام لکھ دیں۔ جس کا ممبر درست جواب دے اس کو ۵ نمبر مل جائیں اور جس گروپ کے سب سے زیادہ نمبر ہوں وہ فاتح قرار دیا جائے۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
چوتھا دن: (زکوٰۃ کے انفرادی واجتماعی اثرات) ابتداء گروپ ڈسکشن سے کی جائے۔ گروپ ڈسکشن کے طریقہ کار کے مطابق طلباء کے گروپ بنانے کے بعد ان کو گروپ ڈسکشن کی تیاری کے لئے زکوٰۃ کے اثرات کا خاموش مطالعہ کرنے کی جائے۔ (اس کے لئے ۳ سے ۵ منٹ دئے جائیں) پھر ان کو تبادلۂ خیال کر کے لکھنے کی ہدایت کی جائے (اس کام کے لئے ۱۰ منٹ دئے جائیں) گروہی تبادلۂ خیال کے بعد فقہ سے متعلق سوال نمبر ۳ زبانی حل کرایا جائے۔ طلبہ سے یہ مسائل پوچھے جائیں جواب دینے والے طالب علم سے جواب کی وجہ بھی دریافت کی جائے اور طلبہ پر واضح کیا جائے کہ کس اصول کی روشنی میں حل درست ہے۔ **جماعت کا کام:** گروہی تبادلۂ خیال کے نکات تحریر کیجیے **تفویض کار:** سوال نمبر ۱ اور ۲	**چوتھا دن** ☆ گروپ ڈسکشن کو کامیابی سے اور مؤثر انداز میں کرانے کے لئے کتاب کی ابتدا میں دی گئی ہدایات کا بغور مطالعہ کر لیں اور اس پر عمل کریں۔ ☆ فقہی مسائل سے متعلق سوال کلاس میں زبانی حل کرانے سے طلبہ کو حاصل شدہ معلومات کے عملی اطلاق میں آسانی ہوگی۔

مشقی سوالات	وضاحتی نکات برائے مشقی سوالات
س ا:(i) زکوٰۃ کے لفظی معنی پاک کرنا۔نشونما دینا اور بڑھانا ہے۔اس کا شریعت میں مفہوم مقررمقدار سے زائد جمع شدہ رقم پر ایک سال گزر جانے کی صورت میں اس رقم میں سے ایک مقرر مقدار میں رقم نکال کر اللہ کی بتائی ہوئی جگہ خرچ کرنا۔ (ii) زکوٰۃ ان پر واجب ہے ا۔جو مسلمان ہوں ۲۔عاقل ہوں ۳۔بالغ ہوں ۴۔صاحب نصاب ہوں ۵۔مقروض نہ ہوں ۶۔ان کی رقم پر پورا سال گزر گیا ہو ۷۔اوران کا یہ مال ضرورت اصلیہ سے زائد ہو۔ (iii) جانوروں کی ملکیت ہونے پر زکوٰۃ کا نصاب یہ ہے۔ (iv) زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے بارے میں سخت ترین عذاب کی عوید ہے مثلاً رسول اللہؐ نے فرمایا''جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے دولت عطا فرمائی پھر اس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی تو وہ دولت قیامت کے دن اُس آدمی کے سامنے ایسے زہریلے ناگ کی شکل میں آئے گی جس کے انتہائی زہریلے پن سے اُس کے بال جھڑ چکے ہوں گے اور اس کی آ	س ا۔سوال کا مقصد طلباء کی معلومات کو جانچنا ہے۔اپنے الفاظ میں اتنا تفصیلی جواب لکھنے کی ہدایت کریں کہ وضاحت ہو جائے اور کوئی ابہام نہ رہے۔ س ۲۔سوال کا مقصد فقہی اصطلاحات کے فہم کو بڑھانا ہے اپنے الفاظ میں اتنی تفصیل سے لکھنے کی ہدایت کریں کہ وجاحت ہو جائے۔ س ۳۔سوال کا مقصد حاصل شدہ معلومات کے عملی اطلاق کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔طلبہ کو فقہی اصولوں کی روشنی میں جواب تحریر کرنے کی ہدایت کریں۔ س ۴۔اور س ۵: ان دونوں سوالات کا مقصد طلباء کی حاصل شدہ معلومات اور فہم کو جانچنا ہے۔(یہ کام کتاب ہی پر کرایا جا سکتا ہے) گروپ ڈسکشن کا مقصد تبادلہ خیال کے ذریعے تفصیلی اور جزوی معلومات تک پہنچنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔یہ کام طلبہ کو آزادانہ طور پر کرنے کا موقع دیں۔

نکھوں کے اوپر دو سفید نکتے ہوں گے پھر وہ سانپ اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا ۔وہ اس کی دونوں باچھیں پکڑے گا اور کہے گا میں تیری دولت ہوں میں تیرا اخزانہ ہوں۔''(صحیح بخاری)

س ۲۔**صاحب نصاب:** وہ مسلمان عاقل و بالغ فرد ہے جس کے پاس ضرورت اصلیہ سے زائد ساڑھے سات یا ساڑھے باون تولہ چاندی ہے۔یا اس کی مالیت کے برابر رقم یا تجارتی رتی مال ہو یا اس سے زائد ہو۔

ii۔**ضرورت اصلیہ:** وہ تمام چیزیں جو انسان کی ضرورتت کی ہیں اور اس کے روزمرہ کے استعمال میں ہیں مجلاً گھر،سواری،کپڑے،گھریلو سامان وغیرہ ضرورت اصلیہ کہلاتی ہیں۔

iii۔**نصابِ زکوٰۃ:** مال کی وہ خاص مقدار جو کسی مسلمان کی ملکیت میں ہو اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔

س ۳۔گھر اور گاڑی پر زکوٰۃ نہیں ہے۔زیورات اور نقد رقم کی کل مالیت ۹۰ ہزار ہے لہذا زکوٰۃ ۲۲۵ روپے ہوگی۔

ii۔ان زیورات پر ابھی صرف چھ ماہ گزرے ہیں لہذا ان پر زکوٰۃ نہیں ہوگی۔شادی کو سال گزرنے پر زکوٰۃ دینی ہوگی۔

iii۔سامان تجارت اور سونے کی مالیت دو لاکھ پچاس ہزار ہے لہذا ان پر زکوٰۃ ۶۲۵۰ روپے ہوگی۔

iv۔ہیروں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

v۔کل اثاثہ ایک لاکھ ۷۵ ہزار ہے اور قرض ۴ لاکھ ہے لہذا ان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

vi۔یاقوت پر زکوٰۃ نہیں ہے زیور اور نقد رقم کی کل مالیت ایک لاکھ ہے لزکوٰۃ ڈھائی ہزار روپے ہوگی۔

vi۔گاڑی اور فرنیچر پر زکوٰۃ نہیں ہے سونے اور نقد رقم کی کل مالیت ایک لاکھ ہے لہذا زکوٰۃ ڈھائی ہزار روپے ہوگی۔

viii۔ سلیم نابالغ ہے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

ix۔تنخواہ جمع شدہ مال نہیں ہے زیورات اور نقد رقم کی کل مالیت ۷۵ ہزار ہے لہذا زکوٰۃ ۱۸۷۵ روپے ہوگی

x۔خالہ جان پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔رہائشی مکان پر زکوٰۃ

س ۴: i ۔تیسرا ii کافر iii مالدار iv سال v مال

vi گناہ گار vii چالیسواں viii ذاتی استعمال ix بچوں x امن

سوال نمبر ۵: (i) درست ہے (ii) . قیمتی کپڑوں پر زکوٰۃ نہیں ہوگی (iii)۔زکوٰۃ کسی بھی وقت ادا کی جا سکتی ہے خاص طور پر رمضام میں ادا کرنے کا کوئی حکم نہیں ہے۔ (iv) درست (v) مال پر سال گزرنے کے بعد اکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ (vi)۔قیمتی جواہرات پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(vii) زکوٰۃ کی شرح سو میں ڈھائی روپے ہے۔(viii) درست ہے (ix) درست (x) جانوروں کی ملکیت پر زکوٰۃ ہے۔

گروہی تبادلۂ خیال:

انشااللہ طلبہ آپس میں تبادلہ خیال کر کے بہترین نکات لکھیں گے (اساتذہ کی رہنمائی کے لئے ممکنہ نکات دئے جا رہے ہیں)

انفادی فوائد

۱۔ دل سے مال کی محبت کم ہونے لگتی ہے

۲۔ اللہ سے قریب ہوجاتے ہیں

۳۔ معاشرے کے کمزور افراد سے قربت ہونے لگتی ہے

۴۔ مال پاک ہوجاتا ہے۔

۵۔ انسان تکبّر سے بچ جاتا ہے۔

اجتماعی فوائد

۱۔ معاشرے میں کوئی بنیادی ضرورتوں سے محروم نہیں رہتا

۲۔ معاشرے کے دولت منداور کم دست طبقے میں نفرت کے بجائے قربت کا تعلق ہونے لگتا ہے۔

۳۔ معاشرے میں امن بڑھتا ہے اور جرائم میں کمی آنے لگتی ہے۔

۴۔ دولت کی تقسیم میں توازن قائم ہونے لگتا ہے۔

حوالہ جاتی کتب

۱۔آسان فقہ　محمد یوسف اصلاحی　اسلامک پبلیکیشنز

۲۔رہنمائے حج (مسلم کمرشل بینک)

۳۔رہنمائے حج (ادارہ حج واوقاف پاکستان)

حج

طریقۂ تدریس: اس سبق کو پڑھانے کے لئے دوحصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ پہلا حصہ جس میں اس رکن کی اہمیت اورفرضیت ہے اس کو تبادلۂ خیال کے طریقۂ کاک کے ذریعے واضح کر دیا جائے۔ دوسرا حصہ حج کے طریقۂ کار اور مناسک سے متعلق ہے اس میں تصوراتی تصوراتی طریقہ کا راستعمال کیا جائے۔طلبہ کو تصور کرایا جائے کہ ہم حج کے سفر پرروانہ ہورہے۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
پہلا دن: (حج کی اہمیت وفرضیت وشرائط) آمادگی: حج سے متعلق کوئی تصویر دکھائی جائے۔ یہ کہاں کی تصویر ہے؟ لوگ یہاں کیوں جمع ہیں؟　حج کسے کہتے ہیں؟ ❀ حج سے متعلق تبادلۂ خیال کرتے ہوئے حج کے معنی ومفہوم کی وضاحت کریں اور لفظی واصلاحی مفہوم کتاب سے پڑھ کر سنائیں۔ س۔کسی طالب علم کے قریبی عزیزوں نے حال ہی میں حج کیا ہے؟ س۔مسلمانوں میں حج کی شدید خواہش کیوں ہوتی ہے؟ (اس کی فضیلت کی وجہ سے) حج کی اہمیت پر تبادلۂ خیال کریں اور کتاب میں موجود تینوں حدیثیں پڑھ کرسنائیں۔ س۔کس کس نے حج کیا ہوا ہے؟ اتنے کم بچوں نے کیوں کیا ہے؟ (سورۃ آل عمران کی آیت ۹۷ تختۂ سیاہ پر تحریر کریں) حج کی شرائط کا ایک ایک نکتہ تختۂ سیاہ پر لکھتے جائیں اور طلبہ سے تبادلۂ خیال کرتے ہوئے اس کی وضاحت کرتے جائیں۔ جماعت کا کام: سوال نمبر۱، (i)،(iii)،(iv) کلاس کے اختتام پر طلبہ کو حج سے متعلق مقامات اور مناسکِ حج کی تصاویر جمع کرنے اورلانے کی ہدایت کی جائے۔ **تفویض کار: سوال نمبر۲**	**پہلا دن:** ☆ آمادگی کے بعد تختۂ سیاہ پر موضوع 'حج' تحریر کریں اور بتائیں آج ہم حج پر تبادلۂ خیال کریں گے۔ ☆ تدریسی اعانت ۱۔حج سے متعلق تصاویر ۲۔سورۃ آل عمران کی آیت نمبر۹۷ ترجمے کے ساتھ لکھ کر کلاس میں لگائی جائے۔ ☆ حج کا لفظی اور اصطلاحی مفہوم تختۂ سیاہ پر تحریر کریں۔ ☆ حج کی اہمیت پر تبادلۂ خیال کرتے ہوئے سبق میں موجود تینوں حدیثوں پر بھی تبادلۂ خیال کریں۔ 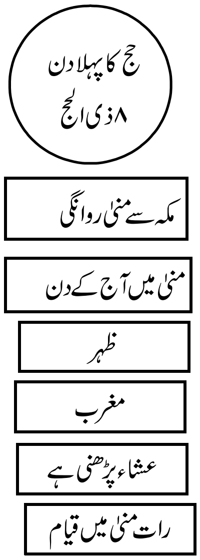

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
دوسرا دن: حج کے سفر کی ابتداء اور پہلا دن) حج سے متعلق تصاویر جماعت میں ترتیب سے لگائی جائیں۔ آمادگی: آمادگی کے لئے طلبہ کو بتایا جائے کہ آج ہم حج کے تصوارتی سفر پر روانہ ہوں گے۔طلبہ سے کہا جائے کہ فرض کریں کہ ہم ہوائی جہاز کے ذریعے حج کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔سب سے پہلے احرام باندھیں گے کیوں کہ راستے میں میقات کی حدود آئیں گی۔(میقات کی مختصر وضاحت کی جائے) دونفل پڑھ کر احرام باندھیں۔احرام کیا ہوتا ہے؟ (مختصر وضاحت کی جائے تصویر دکھائی جاسکے تو بہتر ہے)	**دوسرا دن:** ☆ تصوراتی طریقہ　تدریس کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ ۱۔استاد پہلے سے تیاری کرے اور تمام مراحل ترتیب وار اس کے ذہن میں ہوں۔ ۲۔استاد کی آواز واضح اور بلند ہو۔ ۳۔استاد کا انداز اور الفاظ ایسے ہوں کہ طلباء خود کو وہاں محسوس کریں ۴۔طلباء متوجہ ہوں لہٰذا اس دوران سوالات کی اجازت نہ ہو۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
احرام باندھتے ہی بہت سی چیزیں حرام ہوجاتی ہیں۔ جب تک احرام میں رہتے ہیں بار بار تلبیہ پڑھتے ہیں۔ اب ہم نے عمرہ کی نیت کر کے احرام باندھ لیا ہے اور ہم تلبیہ پڑھیں گے۔ (تلبیہ لکھی ہوئی کلاس میں لگائی جائے یا پھر تختۂ سیاہ پر لکھی جائے) تلبیہ کے مفہوم کی مختصر وضاحت کے بعد سب مل کر چند بار تلبیہ پڑھیں گے۔ ب ہم ائر پورٹ پر پہنچ گئے ہیں (یہاں منظر کشی کی جائے) اب ہم جہاز میں سوار ہوگئے ہیں اور جہاز روانہ ہوگیا، ہم وقفے وقفے سے تلبیہ پڑھ رہے ہیں۔ جہاز میں میقات کی حدود شروع ہونے کا اعلان کیا گیا۔ لیجیئے اب ہم جدّہ پہنچ گئے ہیں۔ پھر جدّہ ائر پورٹ سے بسوں کے ذریعے مکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ مکہ پہنچ کر اپنی رہائش گاہ پر سامان رکھا اور حرم میں پہنچ گئے (یہاں منظر کشی کی جائے) خانہ کعبہ پر پہلی نگاہ پڑتے ہی دعا مانگی۔ خانہ کعبہ کو دیکھ کر آپ نے کیا دعا مانگی؟ (چند طلبہ سے سنا جائے) اب ھہم حرم کے صحن میں آگئے اور طواف شروع کیا اور خانہ کعبہ کے گرد چکر لگائے۔ طواف سے فارغ ہو کر دو رکعت نفل ادا کئے اور زمزم کے کنویں سے خوب زمزم پیا اور سعی کرنی کی جگہ گئے۔ یہاں حاجی سفید چکنے فرش پر تیز تیز چل رہے تھے یہاں صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگا کر سعی مکمل کی اور حرم سے باہر آ کر بال کٹوائے اور ہمارا عمرہ مکمل ہوگیا۔ اب ہم احرام کھول سکتے ہیں اور اب ہم چند دن مکہ میں قیام کریں گے۔ آج ۸ ذی الحج ہے۔ آج ہمارا حج شروع ہوگا۔ صبح نمازِ فجر سے فارغ ہو کر ہم نے نہا دھو کر احرام باندھ لیا اور تلبیہ پڑھنا شروع کر دیا پھر اپنا مختصر اور ضروری سامان لے کر بسوں اور کاروں کے ذریعے منیٰ روانہ ہوگئے ہر طرف احرام میں ملبوس حاجی تلبیہ تلبیہ پڑھتے ہوئے منیٰ کی جانب رواں دواں ہیں۔ منیٰ مکہ سے ۶ میل دور ہے۔ ہم بہت سست رفتاری سے سفر کرتے ہوئے دوپہر تک منیٰ پہنچ گئے۔ منیٰ میں دور دور تک سفید خیمے نظر آرہے ہیں جگہ جگہ پلکوں کے ناموں کے بورڈ لگے ہوئے ہیں (یہاں منظر کشی کی جائے) ہم حاجیوں کے سمندر میں سفر کرتے ہوئے اپنے خیمے تک پہنچ گئے اور کچھ دیر آرام کیا آج رات تک یہاں ہی قیام کرنا ہے۔ یہاں ذکر عبادت اور دعا کے سوا کوئی کام نہیں ہے۔ **جماعت کا کام:** حج کے پہلے دن کا فلو چارٹ بنائیے۔ انٹرنیٹ پر حج کے طریقۂ کار کی ویڈیوز موجود ہیں جو طلبہ کو دکھائی جائیں۔ **تفویض کار:** سوال نمبر۲ اور سوال نمبر۶	۵۔ منظر کشی کرتے ہوئے الفاظ کے ذریعے ایسی کھینچی جائے کہ پورا منظر طلباء کی آنکھوں کے سامنے آجائے۔ ۶۔ منظر کشی کے وقت طلبہ کو آنکھیں بند کر کے سننے کی ہدایت کی جائے تو زیادہ مؤثر ہوگا۔ ☆ اساتذہ دی گئی سفر کی تفصیلات چند بار پڑھ کر اس کے انداز کو سمجھ لیں اور بنیادی نکات سامنے رکھیں پھر کلاس میں اپنے انداز میں بیان کریں۔ ☆ اساتذہ تیاری کے لئے کسی ایسے شخص سے مل کر جس نے حال ہی میں حج کیا ہو حج کی ترتیب اور جزئیات کے بارے میں معلوم کرلیں تو بہتر رہے گا۔ ☆ حج کے دوسرے دن کا فلو چارٹ۔ حج کا دوسرا دن ۹ ذی الحج فجر کی نماز منیٰ میں ادا کر کے عرفات کو روانگی امیر حج کا خطبہ ظہر اور عصر کی نماز کو ملا کر عرفات میں پڑھنا وقوف عرفات مغرب کے وقت مغرب پڑھے بغیر مزدلفہ کو روانگی مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء کے وقت مزدلفہ میں ادا کرنی ہے رات مزدلفہ میں قیام کرنا ہے

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
تیسرا دن: حج کا دوسرا اور تیسرا دن + حج کے فرائض آمادگی: تصوراتی سفر کا مختصر اعادہ کرتے ہوئے آگے سفر کا جاری رکھنا۔ آج ۱۰ ذی الحج ہے اور حج کا سب سے اہم دن ہے ہم ناشتے وغیرہ سے فارغ ہونے	**تیسرا دن:** ☆ تصوراتی طریقۂ تدریس کے اصولوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے ماحول بنانے کی پوری کوشش کریں۔

منصوبہ بندی

کے بعد بس میں سوار ہو کر عرفات کے لئے روانہ ہو گئے۔ ہر طرف صرف اسی کی گونج ہے۔ بے حد سست رفتاری سے سفر کرتے ہوئے ہم دو پہر تک عرفات پہنچ گئے۔ یہاں تاحد نظر لوگ ہی لوگ نظر آرہے ہیں (یہاں منظر کشی کی جائے) یہاں بہت سارے شامیانے جیسے بڑے بڑے خیمے لگے ہوئے تھے۔ ہم بھی ان میں جا کر بیٹھ گئے کھانا کھایا اور امیرِ حج کا خطبۂ حج سنا۔ خطبہ کے بعد ظہر اور عصر کی قصر نمازیں ایک ساتھ ادا کیں۔ یہاں ہر کوئی عبادت اور دعا میں مشغول تھا آج کے دن اللہ کی رحمت سب سے زیادہ متوجہ ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ عرفہ کے دن سے زیادہ اپنے بندوں کو جہنم کی آگ سے رہائی بخشتا ہو (مسلم) سب رو رو کر دعا کر رہے ہیں ہم نے بھی دعا کی۔

س۔ اس وقت آپ نے کون کون سی دعائیں مانگیں؟ (چند طلبہ سے سنا جائے) شام ڈھل گئی ہے مغرب کے وقت کے بعد سب بسوں میں بیٹھ گئے۔ بسیں مزدلفہ کی جانب روانہ ہو گئیں۔ ہزاروں حاجی پیدل مزدلفہ جا رہے ہیں اب رات ہو چکی ہے اور ہم مزدلفہ پہنچ گئے ہیں۔ یہاں سب سے پہلے مغرب اور عشاء کی قصر نمازیں ادا کیں اور پھر کچھ دیر آرام کر کے کھانا کھایا۔ آج کی رات مزدلفہ میں کھلے آسمان کے نیچے بسر کرنی ہے۔ ہم نے ریت پر چادر بچھائی اور لیٹ گئے۔ کچھ دیر سونے کے بعد اٹھ کر عبادت میں مصروف ہو گئے یہاں سے شیطان کو مارنے کے لئے کنکریاں جمع کیں۔ نمازِ فجر کے فوراً بعد منیٰ کی طرف روانہ ہو گئے۔ آج ۱۰ ذی الحج ہے اور حج کا تیسرا دن ہے۔ منیٰ سے کچھ پہلے اور کچھ کچھ فاصلے سے اونچے اونچے تین ستون ہیں جن کو جمرات کہا جاتا ہے۔ یہ علامتی شیطان ہیں جن کو کنکریاں ماری جاتی ہین۔ یہ عمل رمی کہلاتا ہے۔ آج صرف بڑے شیطان کو کنکریاں مارنی ہیں۔ یہاں بہت اژدہام تھا۔ رمی کر کے ہم منیٰ میں اپنے خیمے میں پہنچے۔ کچھ دیر آرام کیا کھایا پیا۔ اب قربانی کے لئے نکلے۔ سعودی حکومت نے قربانی کے لئےعلیحدہ جگہ انتظام کیا ہے۔ ایک احاطے میں ہزاروں دنبے، بکرے اور گائیں موجود تھے ان میں سے کارکنوں نے قربانی کے جانورں کا احاطہ کر کے، گلے میں نمبر ڈال کر قربانی کی جگہ بھیج دیا۔ ہم نے کاؤنٹر پر ادائیگی کی اور رسید لی۔ ہم کو بتایا گیا کہ ایک گھنٹے کے اندر قربانی ہو جائے گی۔ وہاں سے فارغ ہو کر واپس اپنے خیمے میں پہنچے۔ دو گھنٹے کے بعد بال ترشوائے اور احرام اتار دیا۔ نہا دھو کر اپنے عام کپڑے پہن لئے۔ اب احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں نمازِ عصر کے بعد طوافِ زیارت لے لئے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔ طوافِ زیارت ۱۱ یا ۱۲ تاریخ کو بھی کیا جا سکتا ہے۔
زیادہ تر حاجی آج ہی طواف کے لئے جا رہے ہیں۔ حرم میں پہنچ کر نمازِ مغرب ادا کی اور طواف شروع کیا اور دو نفل ادا کر کے سعی کی جگہ پہنچے۔ یہاں بھی رش کا وہی عالم ہے۔ زیریں، پہلی، دوسری منزل تینوں جگہ حاجی سعی میں مصروف ہیں۔

وضاحتی نکات

☆ جہاں منظر کشی کرنی ہے ہواں خصوصی تیاری کے ساتھ الفاظ کی مدد سے مکمل نقشہ کھینچنے کی کوشش کریں۔

☆ جہاں مردوں اور عورتوں کے لئے احکام میں فرق ہے وہاں وضاحت کر دیں مثلاً

۱۔ قربانی کے لئے مرد ہی کیوں جاتے ہیں جبکہ قربانی مردوں کی طرف سے بھی ہوتی ہے

۲۔ مرد حلق کراتے یعنی پورے بال منڈواتے ہیں اور عورتوں کے تقصیر یعنی ایک لٹ انچ دو انچ کٹوانے سے منسک ادا ہو جاتا ہے۔

۳۔ مرد احرام کی دو چادریں اتار کر اپنے تمام کپڑے پہن لیتے ہیں عورتیں نہا دھو کر کپڑے بدل لیتی ہیں۔ وہ باپردہ خواتین جنھوں نے احرام کی پابندی کی وجہ سے اب تک چہرہ کا پردہ نہیں کیا تھا، احرام کی پابندیاں ختم ہوتے ہی چہرے کا پردہ اب پہلے کی طرح کریں گی۔

۴۔ اگر رمی کے وقت بہت رش ہو اور عورتیں اور ضعیف افراد نہ جاسکیں تو ان کی طرف سے دوسرا شخص رمی کر سکتا ہے۔ اگر عورتیں اور ضعیف افراد رش کم ہونے کا انتظار کر کے دیر سے رمی تو بہتر ہے۔

☆ دوران تدریس تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔

۱۔ حج کا تصوراتی سفر ۲۔ حج کے دوران کئے جانے والے کام

۳۔ حج کے فرائض

☆ حج کے تیسرے دن کا فلو چارٹ

حج کا تیسرا دن
۱۰ ذی الحج

مزدلفہ میں فجر کی نماز کے بعد منیٰ کو روانگی

پہلے بڑے شیطان کی رمی کرنا

پھر قربانی کرنا

پھر سر کے بال منڈوانا یا کترانا

پھر طواف زیارت کو مکہ جانا

رات کو منیٰ میں قیام

منصوبہ بندی

سعی سے فارغ ہوکرخوب سیر ہوکر آبِ زم زم پیا ساری تھکن دور ہوگئی۔نمازِعشاء کے بعد منٰی کے لئے روانہ ہوئے۔اب ہم اپنے خیمے میں واپس پہنچ چکے ہیں بہت تھکے ہوئے ہیں۔ہم نے کھانا کھایااور سوگئے۔اب ہم کو۱۱،۱۲اور۱۳ تاریخ کومنٰی ہی میں قیام کرنا ہے۔اور۱۱اور۱۲ تاریخ کوتینوں جمرات پر رمی کرنا ہے۔س۔ہم نے حج کا پورا سفر طے کیااس سفر میں ہم نے کیا کیا کیا؟ (طلبہ کی جانب سے آنے والے نکات تختۂ سیاہ پرتحریر کریں۔)

س۔حج کے ان تمام مناسک میں حج کے فرائض کون کون سے ہیں؟ (تینوں فرائضِ حج تختۂ سیاہ پرتحریر کریں)

جماعت کا کام: حج کے دوسرے اور تیسرے دن کا فلو چارٹ بنائیں۔

تفویض کار: سوال نمبر۱،(v)

چوتھادن: (حج کی جامعیت اور حقیقت)

آمادگی: ہم نے حج کا سفر اور اس کے تمام راحل دیکھے۔حج کے طریقے کوترتیب اور تفصیل سے دیکھنے کو بعد اب ہم غور کریں گے کہ حج ایک جامع عبادت ہے؟

س۔جامع عبادت سے کیا مراد ہے؟ (جس میں تمام عبادات کی خصوصیات ہوں)

س۔حج میں نماز مماثل کیا چیزیں ہیں؟ (تختۂ سیاہ پرنماز کا معلوماتی جال بنائیں۔ اور طلبہ کے جوابات کے ذریعے اسے پُر کریں۔) س۔حج میں روزہ سے مماثل کیا چیزیں ہیں؟ س۔حج میں زکوٰۃ سے مماچل کیا چیزیں ہیں؟

گروہی تبادلۂ خیال کے طریقے کے مطابق گروپ بنوائیں اور طلبہ کو کتاب سے 'حج کی حقیقت' کا خاموش مطالعہ کرنے کے بعد گروپ میں تبادلۂ خیال کرکے ''حج سے اللہ کی محبت اور اطاعت کی تربیت کیسے ملتی ہے'' پر پانچ نکات کی ہدایت کریں۔

تفویض کار: سوال نمبر۱، (ii)، سوال نمبر ۴ اور ۵

چوتھادن

☆تختہ سیاہ کے اوپری حصہ پرتحریر کریں۔

"حج ایک جامع عبادت"

نیچےتین معلوماتی جال بنائیں

☆اساتذہ کی سہولت کے لیےایک جال دیا جارہا ہے۔

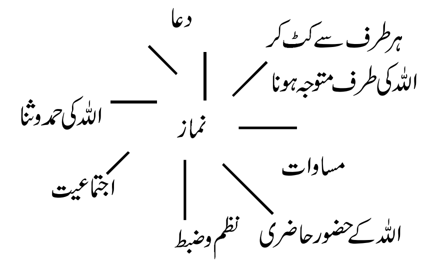

مشقی کام	وضاحتی نکات برائے مشقی کام
س۱۔(i) حج کے لفظی معنی قصد کرنا، ارادہ کرنا ہے۔شریعت کی اصطلاح میں حج اسلام کا وہ رکن ہے جس میں مسلمان ذی الحج کے مہینے میں خانہ کعبہ کی زیارت کرتے اور دوسرے مناسک حج ادا کرتے ہیں۔ (ii) صفحہ نمبر۵۷ ،حج کے فرض ہونے کی شرائط (iii) احرام۔ دو بغیر سلی چادروں کا لباس پہننا وقوفِ عرفات: ۹ ذی الحج کو عرفات کے میدان میں ٹھرنا ۱۰،۱۱ یا ۱۲ ذی الحج کو بیت اللہ کا طواف کرنا (iv) سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۹۷ میں اللہ تعالیٰنے واضح طور پر فرمایا ہے: اللہ کے لئے ان لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض ہےجو وہاں پہنچنے کی طاقت رکھتے ہوں۔اس آیت سے حج کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔	س۔اس سوال کا مقصد طلبہ کی معلومات کا جانچنا ہے۔یہ بیانیہ طرز کے سوالات ہیں۔ ان کے اتنے طویل جواب مطلوب ہیں جس سے اچھی طرح وضاحت ہوجائے اور کوئی ابہام نہ رہے۔ س۲۔اس سوال کا مقصد طلبہ میں عربی زبان سے آشنائی پیدا کرنا اور لفظی سے رواں ترجمہ کرنے کی صلاحیت پروان چڑھانا ہے۔امید ہے یہ سوال طلبہ بغیر استاد کی مدد کے کرلیں گے۔ س۳۔اس سوال کا مقصد فقہی اصطلاحات کے فہم کو جانچنا ہے۔ان کی مختصر وضاحت مطلوب ہے۔ س۴۔اس سوال کا مقصد طریقۂ حج کے فہم کی جانچ اور ترتیب دینے کی صلاحیت کی تربیت ہے۔

وضاحتی نکات برائے مشقی سوالات	مشقی سوالات
س۵اور۶ قرآنی آیات کی تفہیم پر مشتمل ہے۔ان کا مقصد طلبہ میں غور وفکر اور فہم کی صلاحت کی تربیت ہے یہ دونوں سوال طلبہ کو خود کرنے کا موقع دیں۔ گروہی تبادلۂ خیال کا مقصد طلبہ میں تبادلۂ خیال کر کے سمجھنے اور کسی نتیجہ پر پہنچنے کی صلاحیت بڑھانا ہے۔طلبہ کو آزادانہ کام کرنے کا موقع دیں۔ان کے تحریر کردہ نکات یکساں نہیں ہوں گے ان میں بڑا تنوع ہوگا۔یہی بات ان کے ذہن کو وسعت دے گی۔	(v) حج کے طریقہ میں ۱۰ ذی الحج کو کیا جانے والا وقوف عرفات یعنی کہ عرفات کے میدان میں ٹھرنا حج کا سب سے اہم فرض اور رکنِ اعظم ہے۔رسول اللہ ﷺ نے اس کو حج قرار دیا ہے۔

س۲:

لبیک	اللھم	لبیک	لبیک	لا	شریک	لک	لبیک
حاضر ہوں	اے اللہ	حاضر ہوں	حاضر ہوں	نہیں	کوئی شریک	تیرے لئے	حاضر ہوں
اے اللہ میں حاضر ہوں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔							

ان	الحمد	والنعمة	لک	والملک	لا	شریک	لک
بے شک	تمام تعریف	اور نعمتیں	تیرے لئے	اور تمام بادشاہی	نہیں	کوئی شریک	تیرے لئے
بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں اور تمام بادشاہی تیرے ہی لئے ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں							

س۳:(i)سعی: سعی کے لفظی معنی دوڑنا اور کوشش کرنا ہے۔سعی سے مراد حج کا وہ طریقہ ہے جس میں صفا و مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان دوڑا جایا ہے۔

(ii)طواف: طواف کے لفظی معنی کسی چیز کے گرد چکر لگانا ہے۔شریعت کی اصطلاح میں طواف سے مراد بیت اللہ کے گرد چکر لگانا ہے۔

(iii)تقصیر: تقصیر کے لفظی معنی بال ترشوانا ہے۔اصطلاح میں اس سے مراد حج کا وہ طریقہ ہے جس پر عمل کر کے حالتِ احرام سے باہر آجاتے ہیں۔

(iv)احرام: حج یا عمرہ کی نیت سے اس کا لباس پہننے اور تلبیہ پڑھنے کو احرام کہتے ہیں۔حالتِ احرام میں مسلمان پر کئی چیزیں حران ہو جاتی ہیں۔مردوں کا احرام یا حج کا لباس دو سفید چادریں ہوتی ہیں۔ایک تہبند کے طور پر باندھی جاتی ہے اور دوسری اوڑھی جاتی ہے جب کہ عورتوں کا احرام کوئی بھی ساتر لباس ہوتا ہے۔

(v)حلق: حلق کے لغوی معنی سر منڈوانا ہے۔حلق حج یا عمرہ کے دوران حالتِ احرام سے باہر آنے کا شریوت کا ایک مقرر کردہ طریقہ ہے۔

(vi)تلبیہ: حج یا عمرہ کی نیت سے حج کا لباس پہنتے ہی شریعت نے ج کلمات کے کہنے کی ہدایت کی ہے اس کو تلبیہ کہتے ہیں۔حاجی جب تک حالتِ احرام میں رہتا ہے وقتاً فوقتاً ان کلمات کو دہراتا رہتا ہے۔

(vii)جمرہ: جمرہ کے لفظی معنی کنکری کے ہیں۔منیٰ سے کچھ فاصلے پر پتھر کے تین ستون ہیں جن کو جمرہ کہا جاتا ہے۔ان تینوں جمرات کو علامتی شیطان کہا جاتا ہے اور حاجی ان پر کنکریاں مارتے ہیں۔

(viii)رمی: رمی کے لفظی معنی پھینکنا ہے اس سے مراد حج کا وہ ردِعمل ہے جس میں حاجی تین علامتی شیطانوں کو کنکریاں مارتے ہیں۔کنکریاں مارنے کا یہ عمل رمی کہلاتا ہے۔

(ix)وقوفِ عرفات: وقوف کے معنی ہیں ٹھرنا اور وقوفِ عرفات سے مراد ہے ۹ ذی الحج کو عرفات کے میدان میں ٹھرنا۔یہ حج کا سب سے بڑا رکن ہے۔

س۴: درست ترتیب یہ ہے

(i)طوافِ قدوم (ii)احرام باندھنا (iii)۸ ذی الحجہ کی رات وقوفِ منیٰ (iv)وقوفِ عرفات (v) وقوفِ مزدلفہ (vi) بڑے جمرہ کی رمی کرنا

(vii)قربانی کرنا (viii)حلق یا تقصیر (ix) طوافِ زیارت (x)سعی (xi)۱۱،۱۲اور ۱۳ کو وقوفِ منیٰ (xii)تینوں جمرات کی رمی

س۵:

(i) حج ایک جامع عبادت ہے۔

حج ایک جامع عبادت ہے جس میں تمام عبادات کی روح موجود ہوتی ہے۔اس میں نماز کی طرح خشوع وخضوع اور ہر طرف سے کٹ کر صرف اللہ ہی کی طرف رخ کر لینے کی کیفیت ہے تو روزہ کی طرح صرف اللہ ہی کے خاطر صبر و برداشت بھی ہے۔سفر کی صعوبتیں بے آرامی اور جسمانی مشقت سب کچھ اللہ ہی کے لئے ہنسی خوشی برداشت کی جاتی ہیں اس کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کی طرح مالی ایثار بھی ہے

(ii) حج وہ اہم ترین عبادت ہے جو گزشتہ زندگی کے تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے حج کیا اور اس میں نہ تو کوئی فحش بات کی اور نہ ہی اللہ کی نافرمانی کی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو کر واپس ہوگا جیسا اُس دن تھا، جس دن پیدا ہوا۔ (بخاری ومسلم)

(iii) اللہ ہی کے حکم پر چلتے اور اللہ ہی کے حکم پر رکتے ہوئے حضرت ابراہیمؑ کی طرح اللہ کے لئے یکسو ہونے اور اپنے آپ کو کامل طور پر اللہ ہی کے حوالے کر دینے کی تربیت ملتی ہے۔حج درحقیقت حضرت ابراہیمؑ کے اسوہ کی پیروی اور ان جیسا ایمان وجذبہ پیدا کرنے کی تربیت ہے۔

س ۶:(i) اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاریٰ کے صرف انہی کے برسرِ حق ہونے کے دعویٰ کو رد کیا ہے۔(ii) راہِ راست وہ راستہ ہے جو اللہ نے بتایا ہے اور جس کی منزل جنت ہے۔

(iii) ابراہیمؑ کے طریقے سے مراد توحید اور اللہ کے لئے یکسوئی کا طریقہ ہے۔ (iv) یکسوئی سے مراد سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرنا اور اللہ کی بے چوں وچرا اطاعت کرنا اور اللہ کی سوا کسی کی اطاعت نہ کرنا۔ (v) اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کے طریقے کی دو خصوصیات صرف اللہ کے لئے یکسو ہونا اور شرک سے مکمل پاک ہونا بتائی ہیں۔

(vi) حج انسان کو تمام دنیاوی تعلقات، تفکرات اور امتیازات سے بالاتر ہو کر صرف اللہ کے لئے مخنے کرنے اا اور صرف اللہ ہی کے لئے اطاعت کی تربیت دیتا ہے۔

س ۷۔(i) اور اللہ کے لئے ان لوگوں پر اللہ کا حج کرنا فرض ہے جو وہاں پہنچنے کی طاقت رکھتے ہوں اور جو اس سے انکار کریں وہ جان لیں کہ اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

(ii) اس آیت سے حج کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔ (iii) استطاعت سے مراد راستے کے خرچے کے لئے مال ہونا۔جسمانی طور پر اس حالت میں ہونا کہ وہاں جا سکیں۔

(iv) یہاں انکار کرنے سے حج سے مراد حج کے فرض ہونے کا نہ ماننا ہے۔ (v) ان لوگوں کے لئے جو حج کی فرضیت کو نہ مانیں اور جو استطاعت ہونے کے باوجود حج کرنے کی فکر نہ کریں۔(vi) اللہ کے بیناز ہونے سے مراد یہ ہے کہ اللہ کو کسی عبادت کی ضرورت نہیں جو اس کی عبادت سے قولی یا فعلی انکار کرتا ہے وہ خود اپنا نقصان کرتا ہے۔

گروہی تبادلۂ خیال:

۱۔حج کے لئے مسلمان سب کچھ چھوڑ کر صرف اللہ کے لئے آتا ہے لہٰذا اللہ کی محبت اور اطاعت پیدا ہونے لگتی ہے۔

۲۔حج کا لباس اور تلبیہ کے الفاظ، طواف کا طریقہ سب سے کٹ کر اللہ ہی کے ہو رہنے اور بننے کی کیفیت پیدا کرتا ہے۔

۳۔حج کے پانچ دن ہر قسم کی مشقت صرف اللہ کے لئے برداشت کی جاتی ہے جس سے اللہ کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔

۴۔جب بندہ اپنی تمام مصروفیات ترک کر کے اللہ کے گھر پر حاضر ہوتا ہے اور فقیرانہ حلیہ میں والہانہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے تو اللہ سے محبت کا زبردست تعلق قائم ہو جاتا ہے۔

اخلاصِ نیت

طریقۂ تدریس: اس سبق کی تدریس کے لئے حکایتی طریقہ(Story telling Method)استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ طریقہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے استعمال فرمایا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی مسلمانوں کی تربیت کے لئے بارہا یہ طریقہ استعمال فرمایا۔ اس طریقہ میں واقعات اور کہانیوں کے ذریعے طلبہ کے تخیل اور غور و فکر کی صلاحیتوں کو متحرک کیا جاتا ہے اور طلبہ کہانیوں پر غور کر کے بآسانی حقائق اور اصولوں تک پہنچ جاتے ہیں۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
پہلا دن: (نیت کی حقیقت اور اخلاصِ نیت) **آمادگی:** طلبہ کو خاموش مطالعہ کرنے کی ہدایت کی جائے جس کے بعد اس سے متعلق چند سوالات کئے جائیں گے۔ س۔جنید کیسا بچہ تھا؟ س۔ہاشم نے جنید سے دوستی کیوں کی؟ س۔جنید کی بیماری کا ہاشم پر کیا اثر ہونا چاہئے تھا؟ مگر کیا اثر ہوا؟ ہاشم کے رویہ کی وجہ کیا تھی؟ ہاشم کی نیت میں کیا کھوٹ تھا؟ س۔نیت کسے کہتے ہیں؟ (دل کا وہ ارادہ جس سے کوئی کام کیا جائے یا کسی بھی کام کے کرنے کی وہ وجہ جو انسان کے دل میں ہوتی ہے) صفحہ نمبر ۶۱ پر تحریر حدیث پڑھ کر سنائیں اور پھر اس پر تبادلۂ خیال کریں۔ س۔اس حدیث سے کیا پتہ چلتا ہے؟ اس سے اخلاصِ نیت کی کیا اہمیت معلوم ہوتی ہے؟ س۔اخلاص کا کیا مطلب ہے؟ (خالص ہونا) س۔اخلاصِ نیت سے کیا مراد ہے؟ (کوئی کام صرف اللہ کی رضا کی نیت سے کرنا) س۔کیا ہجرت اور جہاد جیسے بڑے عمل کا اجر بھی ضائع ہو سکتا ہے؟ کیسے؟ س۔کون کون سے اچھے اعمال ہیں جن کا بہت اجر ہے؟ (طلبہ کی جانب سے آنے والے چار پانچ اعمال تختۂ سیاہ پر تحریر کریں) س۔کون سی نیتیں اعمال کا اجر ضائع کر سکتی ہیں؟ (اب ہر عمل کے سامنے اس کو ضائع کرنے والی نیت لکھیں) س۔نیت کی کیا اہمیت ہے؟ سورۃ اعراف کی آیت نمبر ۸ تختۂ سیاہ پر تحریر کریں اور پھر اس پر تبادلۂ خیال کریں؟ (اس موقع پر سورۃ القارعہ کی آیت نمبر ۶۔۷ کا ترجمہ بھی سنائیں) س۔کون سے دن کا ذکر ہے؟ س۔اعمال کو گنا جائے یا تولہ جائے گا؟ س۔اس دن وزن کون سے اعمال میں ہوگا؟ س۔کون سے اعمال بے وزن ہوں گے؟ **جماعت کا کام:** سوال نمبر ۱، (i) **تفویض کار:** سوال نمبر ۳ اور ۴	**پہلا دن:** ☆خاموش مطالعہ کے لئے ۳ منٹ دئے جائیں۔ ☆مطالعہ کی ہدایت کرتے ہوئے بتا دیا جائے کہ اس کے بعد اس سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے۔ ☆خاموش مطالعہ کے دوران کسی بھی دوسرے کام کی اجازت نہ ہو۔ تبادلۂ خیال کے سوالات میں طلبہ کے فہم کی صورتحال کو دیکھتے ہوئے کمی یا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ ☆صفحہ نمبر ۶۱ پر تحریر حدیث حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور آدمی کو وہی ملے گا جو اس کی نیت ہوگی۔'' تو جس نے اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہجرت کی ہوگی اس کی ہجرت واقعی اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی اور جس نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے کی ہوگی اس کی ہجرت دنیا کے لئے یا عورت کے لئے ہی شمار ہوگی۔ ☆تختۂ سیاہ پر تحریر کی جانے والی چیزیں ۱۔نیت کی تعریف ۲۔بڑے بڑے اعمال اور ان کا اجر ضائع کرنے والی نیتیں ۳۔سورۃ الاعراف کی آیت والوزن یومئذ نِ الحق (اس دن وزن حق کا ہوگا) ۴۔سورۃ القارعہ کی ایت نمبر ۶۔۷ کا ترجمہ: اس دن جس کا پلڑا بھاری ہوگا پس وہ دل پسند عیش میں ہوگا اور جس کا پلڑا ہلکا ہوگا اس کا ٹھکانہ ہادیہ ہوگا۔

دوسرا دن:(اعمال کی اقسام اور نیتیں)

آمادگی: بذریعہ سوالات

ہم روزمرہ زندگی میں کیا کیا کام کرتے ہیں؟ (طلبہ کی جانب سے آنے والے نکات تختۂ سیاہ پر تحریر کریں) پندرہ کام لکھنے کے بعد بتائیں کہ ان میں سے کون سے کام نیکی کے کام ہیں اور کون سے کام اللہ کی نافرمانی کے کام ہیں۔ان میں سے وہ کام جو ان دونوں میں نہیں آتے۔انہیں مباح کہا جاتا ہے۔

ہمارے اعمال تین قسم کے ہوتے ہیں:۱۔ طاعات ۲۔معصیت ۳۔مباحات

تینوں قسم کے اعمال پر اس کی نیت کا کیا اثر ہوتا ہے یہ سمجھنے کے لئے ہم ایک کہانی سنیں گے (منصوبہ بندی کے آخر میں تحریر کہانی نمبر ا طلبہ کو سنائیں) کہانی سنانے کے بعد اس کا تبادلۂ خیال کریں۔ س۔خالد نے اپنے دوست کی مدد کیسے کی؟

س۔نقل کروانا نیکی کا کام ہے یا گناہ کا؟ س۔خالد کی نیت کیسی تھی؟

س۔خالد کو اس کام کا ثواب ملے گا یا سزا؟ اور کیوں؟

نتیجہ: گناہ کے کام اچھی نیت کرنے کے باوجود بھی اچھے نہیں ہوسکتے ان کا سزا ملتی ہے۔

☆ کہانی نمبر۲ سنائیں۔کہانی سنانے کے بعد اس پر تبادلۂ خیال کریں۔

س۔اس شخص نے روشن دان کیوں بنوایا تھا؟ س۔کیا اس کی نیت میں کوئی خرابی تھی؟

س۔روشن دان بنوانا نیکی کا کام بھی ہوسکتا ہے اور گناہ کا بھی۔آپ اس کام کے نیک ہونے کو ثابت کیجئے۔س۔آپ کے خیال میں رسول اللہ ﷺ نے اس سے یہ سوال کیوں کیا؟ اس واقعہ سے ہمیں کیا معلوم ہوا؟ نتیجہ: عام ضرورت کے کام بھی اچھی نیت کی وجہ سے نیکی بن جاتے ہیں؟

س۔ہم کون کون سے مباح کام کرتے ہیں اور کس نیت کی وجہ سے نیکی کے کام بن سکتے ہیں؟

☆ مشق میں موجود سوال نمبر۸ کروایا جائے۔☆ حدیث کا خاموش مطالعہ کرنے کی ہداہت کی جائے تا کہ اس کے بارے میں سوالات کئے جائیں۔

دوسرا دن:

☆ کہانی پڑھ کر سنانے کے بجائے الفاظ میں سنائیں۔

☆ کہانی سنانے کی تیاری کے لئے مزکورہ کہانی کو کئی بار پڑھیں۔

۔اپنے الفاظ میں ایک بار دہرائیں۔

کہانی کے چند خاص نکات نوٹ کرلیں۔

۔ اگر آپ کہانی کو مزید موٴثر بنانے کے لئے کچھ اضافہ کرنا چاہیں تو کرلیں مگر اس طرح کہ مقصد متاثر نہ ہو۔

کہانی سناتے ہوئے تاثرات کا اظہار کرنے والے الفاظضرور استعمال کریں صرف یہ ہو پھر یہ ہوا اور وہ ہوا مناسب طریقہ نہیں ہے

۔کہانی اس انداز میں سنانے کی کوشش کریں کہ طلبہ کے سامنے وہ منظر کھینچ جائے اور ان کے تخیل کی صلاحیت متحرک ہوجائے۔

☆ کہانی سنانے سے پہلے طلبہ میں دلچسپی پیدا کرنے اور ان کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

☆ کہانی شروع کرنے سے پہلے طلبہ کو بتادیں کہ

۔کہانی غور سے سنیں۔

۔کہانی کے بعد اس سے متعلق سوالات ہوں گے۔

۔درمیان میں کسی کو بولنے اور سوال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

☆ تبادلۂ خیال کے سوالات میں طلبہ کے فہم کی صورتحال کے مطابق اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

☆ تبادلۂ خیال کے بعد حاصل ہونے والا سبق یا نتیجہ واضح طور پر مختصر الفاظ میں دو تین بار دہرائیں یا پھر تختۂ سیاہ پر تحریر کریں۔

☆ خاموش مطالعہ کے لئے دو سے تین منٹ دئے جائیں۔

س۔اسلام میں شہید، عالم اور سخی کا کیا مرتبہ ہے؟ س۔کیا شہادت، علم حاصل کرنا اور سخاوت آسان کام ہیں؟

س۔ان افراد کا بنیادی جرم کیا تھا جس کی وجہ سے ان کے اعمال ضائع ہوگئے؟

س۔کون سے اعمال کن نیتوں کی وجہ سے ضائع ہوئے؟ س۔اللہ تعالیٰ نے آخرت کا یہ منظر ہمیں کیوں بتایا؟

نتیجہ: بہترین اعمال بھی اللہ کے لئے نہ کئے جائیں تو ضائع کردیئے جاتیہیں؟

تختۂ سیاہ پر ایک جانب طلبہ سے پوچھ کر چند بڑے بڑے اعمال لکھیں۔مثلاً حج، جہاد، تبلیغ، تہجد وغیرہ اروران کے سامنے وہ نیتیں تحریر کریں جن کی وجہ سے ان کے اعمال ضائع ہو سکتے ہیں۔

تفویض کار: سوال نمبر۵۔۶

وضاحتی نکات	منصوبہ بندی

تیسرا دن: (اخلاصِ نیت کے فوائد)

آمادگی: کہانی کے ذریعہ

کہانی سنانے کے طریقۂ کار مدِ نظر رکھتے ہوئے طلبہ کو کہانی نمبر۳ سنائیں۔کہانی سنانے کے بعد اس پر تبادلۂ خیال کریں۔

س۔تقریب کس قسم کی تھی؟ س۔وہاں شیطانوں کا گروہ کیا کام کر رہا تھا؟

س۔بڑے بڑے عطیات کے اعلانات پر شیطان کیوں مطمئن رہا؟ س۔شیطانوں کا سردار کیوں پریشان ہوگیا؟ س۔پانچ روپے بڑے بڑے عطیات پر کیوں بھاری تھے؟

س۔اس کہانی سے کیا معلوم ہوا؟

حدیث (اخلص دینک یکفل العمل القلیل) تختۂ سیاہ پر تحریر کریں اور وضاحت کریں کہ اخلاصِ نیت کا فائدہ یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ کیا گیا تھوڑا عمل اللہ کے ہاں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

س۔اخلاصِ نیت سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

دوسری حدیث سے متعلق تبادلۂ خیال کریں۔

س۔جو لوگ صرف اللہ کی خوشنودی کے لئے عمل کرتے ہیں کیا اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی ان کی مدد کرتا ہے؟ س۔اللہ ان کی مدد کیسے کرتا ہے۔؟ س۔لوگوں کی خوشی کے لئے عمل کرنے والوں کے لئے رسول اللہؐ نے کیا بتایا؟ س۔لوگوں کی خوشی چاہنے والوں کیا نقصان ہوتا ہے؟

س۔اللہ کی مدد نہ ہونے سے دنیا میں کیا کیا نقصان ہوسکتا ہے؟ کون فائدے میں رہتا ہے اور کیوں؟ کون نقصان میں رہتا ہے اور کیوں؟

چار چار طلبہ کے گروپ بنا کر نوجوان اور شیطان کے قصہ کا خاموش مطالعہ کرنے کی ہدایت کریں تاکہ اس پر تبادلۂ خیال کر کے سرگرمی نمبر۳ کے سوالات کریں۔

۱۔نوجوان کے درخت کاٹنے کی وجہ پہلے اور بعد میں ۲۔شیطان سے دونوں مقابلوں کا فرق روزمرہ زندگی کے کاموں پر شیطان کے اثرات

تفویض کار: سوال نمبر۹

تیسرا دن: (وضاحتی نکات)

☆ کہانی نمبر۳ کے بجائے غریب صحابی کا واقعہ بنایا جاسکتا ہے۔(اگر وقت ہے تو دونوں بھی سنائے جاسکتے ہیں۔

غریب صحابی کے واقعہ پر تبادلۂ خیال کے لئے یہ سوالات کریں۔

۱۔رسول اللہ ﷺ نے کیا اعلان فرمایا تھا؟ ۲۔غریب صحابی نے کھجوریں کیسے حاصل کیں تھیں؟ ۳۔ صحابی کھجوریں دیتے ہوئے کیوں جھجک رہے تھے؟

۴۔منافقین نے چند کھجوریں دیکھ کر کیا کہا؟ ۵۔کھجوریں لے کر رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا؟ ۶۔ ان چند کھجوروں کی رسول اللہؐ نے اتنی قدر کیوں کی؟

۷۔اس واقعہ سے ہمیں کیا معلوم ہوا؟

☆ پہلی حدیث

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ جس وقت مجھے یمن بھیج رہے تھے میں نے عرض کی اے اللہ اللہ کے رسولؐ مجھے کچھ نصیحت فرمایئے۔آپؐ نے فرمایا: ''اپنے دین کو خالص رکھو تو تھوڑا عمل بھی تمہارے لئے کافی ہوگا''

☆ صحہ نمبر۵۶ پر تحریر دوسری حدیث

رسول اللہؐ نے فرمایا'' جب لوگ اللہ کی خوشنودی کے طالب ہوں اور اس سلسلے میں لوگوں کی ناراضگی کی پرواہ نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی پوری مدد فرماتا ہے اور انسانوں کی ناراضگی سے ان کو نقصان نہیں پہنچنے دیتا اور جو لوگ اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کی خوشنودی چاہتے ہیں تو اللہ اپنی مدد کا ہاتھ کھینچ لیتا ہے۔''

حدیث تختۂ سیاہ پر تحریر کرنے کے بجائے لکھی ہوئی کلاس میں آویزاں بھی کی جاسکتی ہے۔

چوتھا دن: (نیت کے خالص ہونے کے اسباب، اخلاصِ نیت کی تدابیر)

آمادگی: کہانی کے ذریعے

کہانی سنانے کے طریقۂ کار کو مدِ نظر رکھتے ہوئے طلبہ کو کہانی نمبر۴ سنانے کے بعد تبادلۂ خیال کریں۔

س۔بادشاہ نے عالم کی دعوت کیوں کی تھی؟ س۔عالم نے کھانا کیوں کھایا؟ س۔بچہ نے نماز دوبارہ پڑھنے کے لئے کیوں کہا؟ س۔آپ کے خیال میں بچے کا کہنا درست تھا یا غلط اور کیوں؟ س۔ریاکاری کسے کہتے ہیں؟ س۔عام طور پر ریاکاری کیوں ہوتی ہے؟ س۔سورۃ الماعون میں ریاکاری سے متعلق اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟ س۔نیت کی خرابی کی دوسری بڑی وجہ مطلب پرستی ہے؟ س۔کون کون سے کام بنیادی مقاصد سے کئے جاسکتے ہیں؟

طلبہ کے جوابات کی روشنی میں چند مثالیں تختۂ سیاہ پر نکات کی شکل میں تحریر کریں۔اخلاصِ نیت نہ ہونے کی تیسری بڑی وجہ معاشرے کا دباؤ اور رسم و رواج ہیں۔

وضاحتی نکات	منصوبہ بندی
چوتھا دن: ☆سورۃ الماعون '' پس تباہی ہے نماز پڑھنے والوں کے لئے جو اپنی نمازوں سے غفلت برتتے ہیں جو لوگ ریا کاری کرتے ہیں اور استعمال کی معمولی چیزیں دینے سے منع کرتے ہیں۔'' ریا کاری کرنے والوں کے لئے تباہی ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا'' تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے''۔ حدیث تختۂ سیاہ پر تحریر کرنے کے بجائے لکھی ہوئی کلاس میں آویزاں کی جاسکتی ہے۔ **مطلب پرستی کی مثالیں** ا۔اس نیت سے تحفہ دینا کہ کل مجھے اس کے بدلہ میں اس سے اچھا تحفہ ملے گا۔ ۲۔کسی کی مدد اس نیت سے کرنا کہ وہ میرا کوئی کام کردے گا۔ ۳۔کسی کی عیادت اس نیت سے کرنا کہ اس کے دل میں میری عزت بڑھے گی۔ ۴۔کسی امیر سے تعلقات اس نیت سے بہتر بنانا کہ اس طرح ہماری عزت میں اضافہ ہوگا۔☆ وہ کام جو عموماً رسماً یا معاشرے کے دباؤ کی وجہ سے کئے جاتے ہیں اور نیت اللہ کے لئے نہیں ہوتی۔ ا۔مہنگے مہنگے جانوروں کی قربانیاں دکھاوے کی نیت سے کرنا۔ ۲۔عید کی خوشیاں مناتے ہوئے جائز حدود کا خیال نہ رکھنا۔ ۳۔قرآن خوانیاں کرنا ۴۔بسم اللہ اور آمین کی تقریبات ۵۔روزہ کشائی ☆تختۂ سیاہ پر تحریر کریں۔ ''اخلاصِ نیت کے حصول کے لئے ہم کیا کریں گے؟'' نیچے طلبہ کی جانب سے آنے والی تجاویز نکات کی شکل میں تحریر کریں۔ ☆ یہ نکات طلبہ کو کاپیوں میں لکھنے کی ہدایت کریں تا کہ ان کو یاد رہیں اور عمل ممکن ہو سکے۔	اس طرح نیت کی خرابی کے یہ اسباب سامنے آئے۔ ا۔ریا کاری ۲۔مطلب پرستی ۳۔معاشرے کا دباؤ ۴۔ رسم ورواج س۔معاشرے کے دباؤ سے کیا مراد ہے؟ (معاشرے سے ڈر کر یا معاشرے میں واہ واہ کروانے کے لئے کوئی کام کرنا) س۔عموماً کون کون سے کام معاشرے کے بداؤ کے تحت کئے جاتے ہیں؟ س۔معاشرے کے رسم ورواج نیت کی خرابی کا ذریعہ کیسے بنتے ہیں؟ (جب کوئی کام اللہ کی رضا کی نیت نہیں بلکہ صرف رسم بن جانے کی وجہ سے کیا جاتا ہے تو مقصود معاشرہ بن جاتا ہے اور اس کا اجر ضائع ہو جاتا ہے؟ س۔عام طور پر کون سے نیک کام رسم بن جانے کی وجہ سے معاشرے کے لئے کئے جاتے ہیں۔نیت کا خالص ہونا اتنا ضروری ہے تو ہم اپنے کاموں میں نیت کو خالص کرنے کے لئے کیا کریں؟ (طلبہ کے سامنے یہ سوال رکھنے کو بعد تختۂ سیاہ کے اوپری حصے پر تحریر کریں)۔ ''اخلاصِ نیت کے حصول کے لئے ہم کیا کریں گے۔(پھر ایک نکتہ پر تبادلۂ خیال کریں)۔س۔اللہ سے تعلق بڑھانے کا کیا مطلب ہے؟ (اللہ اور اس کی ہدایات کا ہر وقت یاد رکھنا۔س۔اللہ سے تعلق بڑھنے سے اخلاصِ نیت کیسے پیدا ہو سکتا ہے؟ س۔اللہ سے یعلق بڑھانے کے لئے ہم کیا کریں؟ (طلبہ کی جانب سے آنے والی تجاویز تختۂ سیاہ پر تحریر کریں) س۔خود احتسابی کا کیا مطلب ہے؟ خود احتسابی کی عادت ڈالنے کے لئے کیا کریں؟ (طلبہ کی جانب سے آنے والیتجاویز تختۂ سیاہ پر تحریر کریں۔) س۔نیک اعمال کو چھپا کر کرنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟ س۔ کون کون سے نیک کام لوگوں سے چھپا کر کئے جاسکتے ہیں؟ (طلبہ کی جانب سے آنے والے نکات تختۂ سیاہ پر تحریر کریں۔اخلاصِ نیت کی دُعا پوری کلاس چند بار بآوازِ بلند دہرائے۔طلبہ کو یہ دُعا یاد کرنے کی ہدایت کی جائے۔ جماعت کا کام: سوال نمبر ۷ تفویضِ کار: سوال نمبر ا،(ii)،(iii)،(iv)

وضاحتی نکات برائے مشقی کام	مشقی کام
س ا۔اس سوال کا مقصد طلبہ کی یادداشت اور فہم کو جانچنا ہے۔یہ بیانیہ طرز کے سوالات ہیں ان کے لئے اتنت طویل جوابات تحریر کرنے کی ہدایت کریں کہ بات واضح ہو جائے اور کوئی ابہام نہ رہے۔ س۲۔اس سوال کا مقصد طلبہ کی یادداشت اور فہم کو جانچنا ہے۔ س۳،۴،۵،۶،۸: ان سوالات کا مقصد طلبہ کو حقیقی زندگی کے مشاہدے اور اس کے تجزیے کی جانب متوجہ کرنا ہے تا کہ ان کی ذہنی وسعت وفہم میں اضافہ ہو اور وہ حاصل شدہ علم کا عملی زندگی میں انطباق کر سکیں یہ انشاء اللہ بغیر کسی مدد کے خود کرلیں گے۔	س ا۔(i) خالص نیت سے مراد ہے کوئی بھی نیک کام صرف اور صرف اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لئے کرنا۔ (ii) ریا کاری کا مطلب ہے کوئی نیک کام لوگوں کو دکھانے اور ان کی نظر میں اچھا بننے کے لئے کرنا۔اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان نیک اعمال جہاں تک ہو سکے لوگوں سے چھپ کے کرے۔اپنے نیک کاموں کا لوگوں سے تزکرہ نہ کرے جو کام لوگوں کے سامنے کرنے پڑیں یا لوگوں کے سامنے آجائیں تو اپنی تعریف سن کر خوش نہ ہو بلکہ اپنے اعمال کے قبول ہونے کی دعا کریں۔

وضاحتی نکات	مشقی کام

(iii) خود احتسابی کا مطلب اپنا محاسبہ اور احتساب خود کرنا اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے سوچیں آج کون سے نیکی کے کام کئے اور ان کے پیچھے ہماری نیت کیسی تھی؟ اور ہر نیک کام کرنے سے پہلے یہ سوچیں میں یہ کیا کر رہا ہوں؟ اگر پہلے یاد نہ رہے تو بعد میں خود سے سوال کریں یہ کام میں نے کیوں کیا؟ اگر نیت خالص اللہ کے لئے نہ ہو تو پہلے فوراً توبہ کریں۔

س ۷۔ اس سوال کا مقصد طلبہ میں غلط کو غلط اور درست کو درست سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔
س ۹۔ اس سوال کا مقصد طلبہ میں احادیث کا عربی متن لکھنے اور پڑھنے کی ترغیب دینا ہے۔

(iv) مطلب پرستی کہتے ہیں اپنے کسی دنیاوی مطلب کے لئے نیک کام کرنا مثلاً کسی امیر آدمی کی عیادت اس نیت سے کرنا کہ اس کے دل میں ہماری قدر بڑھے گی اور کل وہ ہمارے کسی کام آسکتا ہے۔

س۲۔ (i) نیت (ii) محاسبہ (iii) مباح (iv) اخلاصِ نیت (v) اللہ کی رضا

س۳۔ دوستی بہت سی وجوہات کی بنا پر کی جاسکتی ہے مثلاً (i) کسی امیر سے دوستی عزت بڑھانے کے لئے (ii) اس نیت سے کہ دوست میرے کچھ کام کروا دے گا۔
(iii) اس نیت سے کہ دوست کسی بھی طرح کل میرے کام آئے گا۔

س۴۔ پائیدار دوستی کی بنیاد صرف اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کی نیت پر ہوتی ہے۔

س۵۔ نیک کام میں مال خرچ کرنے کے پیچھے بہت سی نیتیں ہوسکتی ہیں مثلاً (i) لوگوں میں واہ واہ ہو۔ (ii) سخی مشہور ہو جاؤں (iii) لوگ نیک سمجھیں (iv) اس کے بدلے کچھ مراعات مل جائیں۔ (v) دل کو تسکین اور خوشی ملے (vi) آخرت میں بدلہ ملے (vii) معاشرے میں عزت ہو (viii) اللہ خوش ہو جائے۔

س۶۔ (i) نماز پڑھنا۔ لوگ نمازی پرہیزگار سمجھیں (ii) اپنے گھر کی صفائی۔ مہمان دیکھ کر تعریف کریں۔ (iii) چھوٹے بہن بھائیوں کو پڑھائی میں مدد دینا تا کہ وہ اچھے نمبروں سے پاس ہوں اور ان کا نام ہو (iv) تحفہ دینا۔ کل وہ مجھ کو بھی تحفہ دے (v) اسمبلی میں قرآت کرنا۔ بچے اور اساتذہ میری قرآت کی تعریف کریں۔
(vi) خوشبو لگانا۔ لوگوں میں نمایاں رہوں سب تعریف کریں۔

س ۷۔ (i) صحیح (ii) مباح کام بھی اچھی نیت سے کئے جائیں تو ان کا اجر ملتا ہے۔ (iii) صحیح (iv) صرف اللہ کی خوشنودی کا خیال رکھنا ضروری ہے۔
(v) صحیح (vi) صحیح

س ۸۔ یہ کام اس نیت سے عبادت بن سکتے ہیں۔ (i) صبح کی سیر: تازہ دم اور صحت مند رہیں تا کہ اپنے فرائض بہتر طریقے سے ادا کرسکیں۔
(ii) اخبار پڑھنا: دنیا کے حالات سے باخبر رہیں تا کہ برائیوں کو مٹانے اور نیکیوں کو بڑھانے کا کام بہتر طور پر کرسکیں۔ (iii) سونا: جسم کو آرام دینا تا کہ تازہ دم ہو کر اپنے فرائض ادا کرسکیں۔ (iv) بازار جانا: ضروریاتِ زندگی حاصل کرنا تا کہ گھر والوں کی ضرورت پوری کرسکیں۔ (v) کپڑے دھونا: صفائی کے لئے تا کہ پاک صاف رہیں جو اللہ کا حکم ہے۔ (vi) بیماری میں علاج کرانا: صحت مند ہو جائیں تا کہ اپنے فرائض ادا کرسکیں۔

س ۹۔ (i) الاعمال بالنیۃ ولکل امری ء ما نوٰی
اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر ایک کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔
(ii) اخلص دینک یکفک العمل القلیل
اپنے دین کو خالص کرلو تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا۔

امانت

طریقہ تدریس:

اس سبق کی تدریس کے لیے مسائل حل کرنے والا طریقہ تدریس (problem solving) موثر رہے گا۔اس طریقہ تدریس میں طلبہ کے سامنے حقیقی زندگی کے مسائل رکھے جاتے ہیں۔طلبہ ان مسائل کا تجزیہ اوران کی وجوہات پر غور کرتے ہوئے ان کو حل کرتے ہیں۔غور وفکر کے ان مراحل سے گزرتے ہوئے وہ اصولوں اور قوانین کو جان لیتے ہیں۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
پہلا دن (امانت کا مفہوم) **آمادگی:** طلبا کو ایک واقعہ سنائیں۔ حمزہ لمبی غیر حاضری کے بعد اسکول آیا تو اس کا بہت سا کام جمع ہو گیا تھا۔وہ اپنا کام مکمل کرنا چاہتا تھا مگر کوئی اس کو اپنی کاپی گھر لے جانے کے لیے دینے کے لیے تیار نہ تھا۔ آخر محمود نے استاد کی ہدایت پر اس کو اپنی کاپی دے دی۔حمزہ نے تین دن کے بعد محمود کی کاپی واپس کر دی۔محمود نے دیکھا تو اس کے دو صفحے پھٹے ہوئے تھے اور چند صفحات پر پینسل کے گہرے نشانات تھے۔یہ دیکھ کر محمود کو بہت غصہ آیا۔اس نے حمزہ کو برا بھلا کہا۔حمزہ نے بھی تیزی سے جواب دیا اوران دونوں میں زبردست جھگڑا ہو گیا۔ دوسرے بچوں نے بیچ بچاؤ کرا تو دیا لیکن اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان دونوں کی دوستی ختم ہو گئی۔ س۔غلطی کس کی تھی؟غلطی کی وجہ کیا تھی؟ (چند جوابات سننے کے بعد سبق کے پہلے پیراگراف کی سبق خوانی کروائیں۔) س۔امانت کسے کہتے ہیں؟) چند جوابات سننے کے بعد تختہ سیاہ پر امانت کا مفہوم تحریر کریں۔ ☆ طلبہ کو رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کا واقعہ سنائیں جب اللہ کے رسول ﷺ نے کفار کی امانتیں لوٹانے کے لیے حضرت علیؓ کو مقرر کیا تھا۔ س۔اسلام میں امانت کا کیا تصور ہے؟ (چند طلبا سے جوابات سننے کے بعد صفحہ نمبر 1 کے پہلے پیراگراف کی وضاحت کریں۔) س۔ذمہ داریاں امانت کیسے ہیں؟ کتاب سے وضاحت کریں۔ سرگرمی (Activity) طلبا کو بتائیں۔ ایک مختصر سے کہانی سنائی جائے گی۔	**پہلا دن** وضاحت کرتے ہوئے یہ نکات پیش نظر رکھیں: ☆ جو امانتیں لوٹانے کا رسول اللہ ﷺ نے اہتمام کیا وہ مکے کے کفار کی تھیں جو آپ ﷺ کی جان کے دشمن تھے۔ ☆ سخت ترین مخالفت کے باوجود مکہ کے کفار آپ ﷺ کی امانت داری پر اعتماد کرتے ہوئے اپنی امانتیں آپ ﷺ کے پاس ہی رکھواتے تھے۔ پہلا پیراگراف: ☆اس دنیا میں انسان کی حیثیت مالک کی نہیں بلکہ امین کی ہے۔ ☆ تمام امانتوں کو اصل مالک کے حکم کے مطابق استعمال کرنا امانت داری ہے۔ دوسرا پیراگراف: ☆ طلبا کو چند ذمہ داریوں کی مثال دے کر سمجھائیں مثلاً چوکیدار کی ذمہ داری ہے کہ وہ مالک اوراس کے مال کی حفاظت کرے۔اگر وہ اپنی ذمہ داری ادا نہیں کرتا تو خیانت کرتا ہے۔ ☆ دکاندار کی ذمہ داری ہے کہ جیسی چیز دکھائے،جس کے پیسے لے،وہی خریدار کو دے۔اگر وہ ملاوٹ کرتا ہے تو یہ خیانت ہے۔ ☆ مزدور کا فرض ہے کہ جس کام کی اجرت لے وہ کام پورا کرے۔اگر وہ کام چوری کرتا ہے تو یہ خیانت ہے۔ ☆ اس سرگرمی کے ذریعے طلبا ذمہ داریوں میں امانت کا مفہوم سمجھ لیں گے۔

- کہانی سے متعلق سوالات تختہ سیاہ پر لکھے جائیں گے۔
- ان کے جوابات ہر طالب علم اپنے پاس لکھ لے گا۔
- طلبہ سے جوابات سنے جائیں گے لہذا ان سے کہیں کہ کہانی غور سے سنیں۔

کسی امیر شخص کے ہاں ایک چوکیدار ملازم تھا۔وہ بہت پرانا ملازم تھا۔مالک اکثر کاروبار کے سلسلے میں بیرون ملک جاتا رہتا تھا۔ایک بار مالک کا بیرون ملک جانے کا پروگرام

منصوبہ بندی

تھا۔ چوکیدار مالک کے پاس گیا اور اس سے پوچھا کہ کیا وہ جا رہا ہے؟ مالک نے کہا کہ ہاں ،کل جانے کا ارادہ ہے۔ چوکیدار نے مالک سے کہا کہ آپ کل نہ جائیں تو اچھا ہے۔ میں نے آج خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کے ساتھ حادثہ پیش آ گیا ہے۔ چوکیدار کی بات سن کر پہلے تو مالک خوب ہنسا اور اس سے کہا کیا بیوقوفوں سے باتیں کرتے ہو؟ مگر پھر بیوی بچوں کے اصرار پر اپنا پروگرام ملتوی کر دیا۔ دوسرے دن اخبار میں خبر آئی کہ جس جہاز سے اس کو جانا تھا وہ راستے میں گر کر تباہ ہو گیا۔ یہ خبر پڑھ کر مالک نے فوراً چوکیدار کو بلایا اور اس کا بہت شکریہ ادا کیا اور اس کو انعام بھی دیا۔ مگر پھر اس کو نوکری سے نکال دیا کہ رات کو سونے والا چوکیدار مجھے نہیں چاہیے۔

س۔ چوکیدار کا جرم کیا تھا؟ س۔ چوکیدار امین تھا یا خائن تھا؟

جماعت کا کام :سوال نمبرا،(i) **تفویض کار: تحقیقی کام**

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات

<u>**دوسرا دن (ایمان اور امانت)**</u>

آمادگی: طلبہ کو حضرت عمرؓ کا واقعہ سنائیں جب وہ رات کو شہر میں گشت کر رہے تھے اور ان کو چند بھوک سے روتے بچے نظر آئے تھے جن کی ماں دیگچی میں پانی پکا کر ان کو بہلا رہی تھے۔ حضرت عمرؓ بیت المال سے جا کر کھانے پینے کی اشیا لاتے ہیں اور پکا کر ان بچوں کو کھلاتے ہیں۔

س۔ خلیفہ بننے کے بعد عمرؓ کا عمل اور رویہ کیسا تھا؟

س۔ اس رویے کی کیا وجہ تھی؟

س۔ طلبہ کو بتائیں کہ اسلام میں امانت کی بہت اہمیت ہے۔ قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی مومنین کی صفات کا تذکرہ ہے، امانت کا ذکر ضرور ہے۔ مثال کے طور پر سورہ مومنون، آیت ۹۔ س۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ (امانت کا ایمان سے گہرا تعلق)

☆ صفحہ نمبر ۷۰ پر تحریر حدیث ترجمے کے ساتھ تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔

☆ حدیث پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے اس کی وضاحت کریں۔ س۔ ایمان کسے کہتے ہیں؟ (پانچوں عقائد پر پختہ یقین کرنے کو)

س۔ ایمان سے کیسی سوچ اور دنیا کے بارے میں کیا نقطہ نظر بنتا ہے؟ س۔ ایسی سوچ اور نقطہ نظر رکھنے والے کا عمل کیسا ہوگا؟ س۔ ایمان سے امانت کی صفت کیسے پیدا ہوتی ہے؟ س۔ امانت کا احساس نہ ہونا ایمان نہ ہونے کی علامت کیسے ہے؟

☆ صفحہ ۷۲ پر تحریر حدیث کا ترجمہ تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔؟

☆ حدیث پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے اس کی وضاحت کریں۔

س۔ منافق سے کیا مراد ہے؟ (دورُخا، زبان پر کچھ اور دل میں کچھ اور)

س۔ منافق کون ہوتا ہے؟ (جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے اور دل سے ایمان نہ لائے)

س۔ منافق امانت کا حق ادا کیوں نہیں کرتا؟

س۔ خیانت منافقت کی علامت کیسے ہے؟

س۔ امانت کا حق ادا کرنے والے کی سوچ کیسی ہوتی ہے؟

س۔ ایمان اور امانت کا کیا تعلق ہے؟

سرگرمی(**Activity**):

طلبہ کو بتائیں کہ ان کے سامنے ایک مسئلہ رکھا جائے گا۔ ان کو اس کے حل کے لیے مشورہ دینا ہے۔

وضاحتی نکات

<u>دوسرا دن:</u> ☆ واقعہ موثر انداز میں سنائیں۔

☆حدیث **لا ایمان لمن لا امنة ل ولا دین لمن لا عهد له**

ترجمہ: جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں اور جس کو عہد کا پاس نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔

دوسری حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا چار باتیں جن میں ہوں گی وہ منافق ہوگا اور جس میں ان چاروں میں سے ایک بات ہوگی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی جب تک وہ اس کو نہ چھوڑ دے۔ جب اس کے پاس امانت رکھوائیں تو وہ خیانت کرے جب بات کرے تو جھوٹ بولےجب عہد کرے تو عہد پورا نہ کرے اور جب جھگڑا کرے تو ناحق بات کرے

☆مسئلہ صاف، بلند اور واضح آواز میں مناسب رفتار سے پڑھ کر سنائیں۔

ڈاکٹر زاہد کا مسئلہ:

زاہد ایک ڈاکٹر ہے اور وہ صبح وقت پر ہسپتال پہنچتا ہے۔ مریضوں کو پوری توجہ سے دیکھتا ہے۔ اس نے غریب مریضوں کی امداد کے لیے ایک تنظیم بنائی ہے جس کے لیے وہ بڑی بھاگ دوڑ کرتا ہے۔ اپنی فرض شناسی اور اچھے اخلاق کی وجہ سے وہ مریضوں اور ہسپتال کے عملے میں بہت مقبول ہے۔ آج وہ کچھ پریشان تھا۔ اس کے ساتھی ڈاکٹر شرجیل نے پوچھا کیا بات ہے، تم تھکے تھکے لگ رہے ہو۔ اس نے کہا ہاں، بس رات کو گہری نیند نہیں سو سکا۔ کیوں؟ کیا کوئی پریشانی ہے؟ ڈاکٹر شرجیل نے پوچھا۔ ہاں آج کل بہت ذہنی دباو کا شکار ہوں۔ والد صاحب بیمار ہیں، مالک مکان خالی کرنے کا تقاضا کر رہا ہے مگر اتنے کرائے میں کوئی ڈھنگ کا مکان نہیں مل رہا۔ بڑے بیٹے کا رزلٹ آ گیا ہے۔ وہ بہت اچھے نمبروں سے پاس ہوا ہے۔ اب وہ پڑھنے کے لیے کینیڈا جانا چاہتا ہے لیکن کوئی بندوبست نہیں ہو رہا۔ بیٹی کی اچھی جگہ منگنی ہو گئی ہے، سوچتا ہوں اس کی شادی کے خرچے کا کیا ہوگا؟ یہ سن کر ڈاکٹر شرجیل نے قہقہہ لگایا اور کہا کہ اپنی تمام پریشانیوں کے ذمہ دار تم خود ہو۔ اپنے ساتھیوں کو دیکھو وہ کہاں سے کہاں پہنچ گئے، مگر تم وہیں کے وہیں ہو۔ وہ ارشد یاد ہے نا، اس کا شہر کے بہترین علاقے میں بنگلہ ہے۔ مزے سے کار میں گھومتا ہے۔ اور وہ حامد، اس نے تو اپنا ذاتی ہسپتال تک بنا لیا ہے۔ میرے دوست تم ان سے کہیں زیادہ ماہر اور محنتی ہو۔ تمھیں پیسہ بنانا نہیں آتا۔ میری مانو تو سرکاری نوکری میں سر کھپانا چھوڑو۔ کون سا تمھاری محنت کی وجہ سے کچھ زیادہ مل جائے گا۔ ایک پرائیویٹ کلینک کھول لیتے ہیں۔ کلینک کھولنے پر جو خرچہ آئے گا وہ پورے کا پورا میرا اور محنت تمھاری۔ منافع آدھا آدھا۔ تم اپنی نوکری بھی نہ چھوڑو، بس دو گھنٹے ہسپتال میں گزار کر کلینک کو دو گھنٹے صبح اور تین گھنٹے رات میں دو۔ ہسپتال کے مریضوں کو بھی اپنے کلینک پر بلاو۔ دیکھنا سال بھر میں کہاں سے کہاں پہنچ جاو گے۔ لیکن شرجیل، ڈاکٹر زاہد بولا۔ لیکن ویکن کچھ نہیں تم میری پیشکش پر اچھی طرح غور کر لو گھر والوں سے بھی مشورہ کر لو میں کل تم سے یہیں ملوں گا تمھارا جواب سننے کے لئے۔ یہ کہہ کر شرجیل تو چلا گیا مگر ڈاکٹر زاہد سوچ میں پڑ گئے۔

س ا۔ آپ کے خیال میں ڈاکٹر زاہد کیسے انسان ہیں؟ س ۲۔ ڈاکٹر شرجیل کی سوچ اور کردار کیسا ہے؟ س ۳۔ مشورہ مان لینے سے کیا ہوگا مثبت اور منفی دونوں پہلو بتائیں۔

س ۴۔ اگر ڈاکٹر زاہد آپ کے سامنے رکھتے تو آپ ان کو کیا مشورہ دیتے؟

طلبہ کو ڈاکٹر زاہد کا مسئلہ پڑھ کر سنائیں۔ سوالات تختۂ سیاہ پر تحریر کریں۔

طلبہ کو دو دو کے جوڑے میں تبادلۂ خیال کر کے جواب لکھنے کی ہدایت کریں (یہ کام چار چار کے گروپ میں بھی ہو سکتا ہے)

تبادلۂ خیال کے لئے ۵ منٹ کا وقت دیں۔ اس کے بعد طلبہ کے جوابات سن لیں۔ (

جوابات سننے کے دوران طلبہ کو ظاہری دنیاوی نکتۂ نظر اور امانت کی اہمیت و اثرات کی جانب متوجہ کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں درست حل کی جانب لائیں۔

تفویض کار: سوال نمبر ا، (iv)، سوال نمبر ۴

تیسرا دن: (انفرادی امانتیں)

آمادگی: (بذریعہ اعادے کے سوالات)

س۔ امانت کسے کہتے ہیں؟ س۔ امین کون ہوتا ہے؟ س۔ کیا چیز امین کو امانت کا حق ادا کرنے پر مجبور کرتی ہے؟

☆ طلبہ کو بتائیں امانتوں کو ان کی نوعیت کے اعتبار سے دو قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں؟

ا۔ امفرادی امانتیں ۲۔ اجتماعی امانتیں س۔ انفرادی امانتیں کون سی ہیں؟

☆ تختۂ سیاہ پر معلوماتی جال کا مرکز بنائیں اور اس میں تحریر کریں انفرادی امانتیں پھر طلبہ

سے پوچھ پوچھ کر جال میں شاخیں نکال کر امانتیں لکھتے جائیں (زیادہ سے زیادہ نکات لکھیں)۔ س۔ ان تمام انفرادی امانتوں میں پانچ بڑی اور اہم امانتیں کون سی ہیں؟ (تختۂ پر وہ پانچ امانتیں تحریر کریں)

☆ اب باری باری ہر امانت کے بارے میں طلبہ سے تبادلۂ خیال کریں کہ اس امانت کا

تیسرا دن: معلوماتی جال (information web)

معلوماتی جال کے ذریعے کسی موضوع سے متعلق تمام معلومات ایک نظر میں سامنے آ جاتی ہیں۔

معلوماتی جال بنانے کے لئے پہلے جال کا مرکز بنایا اور اس میں موضوع سے متعلق معلومات مرکز سے شاخیں نکال کر تحریر کی جاتی ہیں۔ ضمنی معلومات کے لئے ضمنی شاخیں نکالی جا سکتی ہیں۔ مثلاً

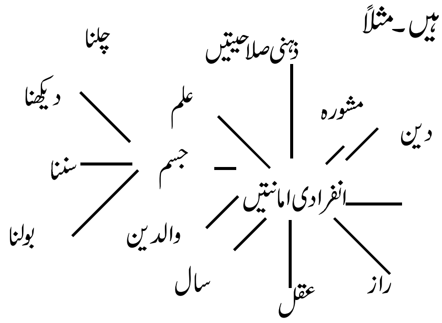

پانچ اہم امانتیں بھی ہو سکتی ہیں۔

ا۔ جسمانی طاقتیں ۲۔ ذہنی صلاحیتیں ۳۔ وقت ۴۔ مال ۵۔ راز

حق کیسے ادا کیس جا سکتا ہے اور اس امانت کے بارے میں کون سا رویہ بد دیانتی کا رویہ ہوگا جس کی سزا ملے گی۔☆تبادلۂ خیال کے بعد کلاس میں مشق کا سوال نمبر ۶ کرا لیا جائے۔

تفویض کار: سوال نمبر ا،(iii) ،سوال نمبر ۶

چوتھا دن (اجتماعی امانتیں)

آمادگی (بذریعہ کہانی) طلبا کو حضرت عمرؓ کا واقعہ سنائیں "حضرت عمر خلیفہ بنے تو وہ تنخواہ کے طور پر بیت المال سے بہت قلیل رقم لیتے جس سے بہت مشکل سے گزارہ ہوتا تھا ایک دفعہ ان کی بیوی نے آٹے کی کوئی میٹھی چیز پکائی انہوں نے پوچھا یہ آٹا کہاں سے آیا؟ ان کی بیوی نے بتایا کہ میں روزانہ ایک مٹھی آٹا بچا لیا کرتی تھی پھر اتنا آٹا جمع ہو گیا کہ میں نے یہ پکا لیا یہ سن کر حضرت عمر نے فرمایا اس کا مطلب ہے ہمارا گزارہ ایک مٹھی کم آٹے میں ہو سکتا میں بیت المال سے ملنے والی رقم میں اتنا کم کرا دونگا"۔ پھر پوچھیں۔حضرت عمر کی اس حد درجہ احتیاط کی بنیادی وجہ کیا تھی؟ (ہر طالب علم اپنے پاس ایک جواب لکھ لے) چند طلبا سے جواب سنیں وضاحت کریں بیت المال خلیفہ کے پاس عوام کی امانت ہوتا ہے۔خلیفہ مالک نہیں امین ہوتا ہے۔؟ صفحہ نمبر ۴۷ پر تحریر حدیث ترجمہ کے ساتھ تختۂ سیاہ پر تحریر کریں۔اس حدیث پر طلباء سے تبادلہ ءخیال کرتے ہوئے اجتماعی امانت کی وضاحت کریں۔

سرگرمی: طلبا کو بتائیں آپ کو ایک خبر سنائی جائے گی پھر اس کے متعلق چند سوالات کیے جائیں گے جن کے جوابات اپنے ساتھی طالب علم سے تبادلہ ءخیال کے بعد اپنے پاس لکھنے ہونگے۔

☆خبر پڑھ کے سنائیں (بلند آواز میں مناسب رفتار سے)

☆تختہ سیاہ پر سوالات تحریر کریں ☆خبر دوبارہ پڑھ کے سنائیں

☆تبادلہ خیال کر کے جوابات لکھنے کے لئے ۳-۴ منٹ کا وقت دیں۔

☆ سوالات نہ اتارنے کی ہدایت دیں

وفاقی وزارت ہاؤسنگ اینڈ ورکس میں ڈھائی کروڑ روپے کی بدعنوانی

س۔یہ جرم کس نے کیا ہوگا؟ س۔کیسے کیا ہوگا؟ س۔اس جرم کی وجہ سے کون کون متاثر ہوگا؟ س۔اس قسم کے جرائم کی بنیادی وجہ کیا ہو ہے؟

☆طلبہ کے جوابات سنتے ہوئے اجتماعی امانت کے تصور کو اجاگر کریں۔ ☆صفحہ نمبر ۴۷ پر تحریر سورۃ النساء کی آیت ۸۵ ترجمہ کے ساتھ تختۂ سیاہ پر تحریر کریں اور طلبہ سے تبادلۂ خیال کریں۔ س۔اس آیت میں امانت سے کیس مراد ہے؟ (عہدے اور منصب کی ذمہ داری) س۔ اللہ تعالیٰ کس سے مخاطب ہیں؟ (جن کے پاس عہدے دینے کا اختیار ہے) س۔جمہوری نظام میں حکومتی عہدے دینے کا اختیار کس کے پاس ہوتا ہے؟ (عوام کے) س۔جمہوری نظام میں عوام حکمرانوں کو کیسے منتخب کرتے ہیں (ووٹ کے ذریعے) س۔ ہمارے ملک میں جمہوری نظام چل رہا ہے تو آیت کے مخاطب کون ہیں؟ (جن کے پاس ووٹ کا حق ہے) س۔ووٹ امانت کیسے ہے؟ (یہ مناصب کے لئے اہل فرد کے لئے سفارش کی ذمہ داری ہے) س۔کی اس امانت کے بارے میں اللہ کے ہاں جوابدہی کرنا ہوگی؟ (ہاں)

س۔اگر کسی نے پوری ذمہ داری سے ووٹ کی امانت کا استعمال کیا مگر اہل فرد کو عہدہ پھر بھی نہ ملا تو (اس نے اپنا فرض ادا کر کے اجر حاصل کر لیا) س۔اگر کسی نے جانتے بوجھتے

<u>چوتھا دن:</u>

☆حدیث پر تبادلۂ خیال کرتے ہوئے طلبہ پر واضح کریں کہ انفرادی معاملات میں انسان ایک فرد کو نقصان پہنچاتا ہے جبکہ اجتماعی معاملات میں اس کی خیانت کے اثرات بہت زیادہ افراد تک وسیع ہوتے ہیں لہٰذا جرم بھی اسی لحاظ سے بڑھا جاتا ہے اور سزا بھی

☆مختلف اجتماعی امانتوں کی وضاحت کریں۔

☆اس خبر کے تجزیہ سے طلبہ اجتماعی اہمیت جان لیں گے۔

☆سورۃ النساء کی آیت

ان اللہ یامرکم ان تودو الا منت الی اھلھا

ترجمہ: مذکورہ حدیث اور آیت تختۂ سیاہ پر تحریر کرنے کے بجائے کسی گتے پر لکھ کر بھی کلاس میں آویزاں کی جا سکتی ہیں۔

تبادلۂ خیال کے بعد گروپ ڈسکشن کے اصول وقوائد کے مطابق مشقی کام میں دیا گیا گروپ ڈسکشن کروادیں۔

تفویض کار: سوال نمبر ا،(i)،۴، ۵

وضاحتی نکات برائے مشقی کام	مشقی کام

س ا۔(i) انسان کی تمام چیزوں، طاقتوں اور صلاحیتوں کا اصل مالک اللہ تعالیٰ ہے انسان کو یہ سب اماناً دی گئی ہیں ان کو اصل مالک کے حکم کے مطابق استعمال کرنا امانت کا تقاضہ اور اس کے خلاف استعمال کرنا خیانت کا رویہ ہے جس کی سزا ملے گی۔

(ii)۔ جس سے مشورہ مانگا جاتا ہے اس کی عقل اور خیر خواہی پر اعتماد کرتے ہوئے اس کی رہنمائی اور مدد کے طالب ہوتے ہیں اس اعتماد کی وجہ سے اس شخص کا فرض بن جاتا ہے کہ وہ اپنی عقل اور خیر خواہی کے تحت بہتر سے بہتر اور درست مشورہ سے۔ مشورہ مانگنے پر رہنمائی کا طالب ہوتا ہیا ور رہنمائی کرنے والے کی ذمہ داری ہے کہ وہ درست رہنمائی کرے اس طرح مشورہ دینا امانت بن جاتا ہے۔

(iii)۔ کسی عہدے پر تقرر کے لئے کسی فرد کے بارے میں رائے دینا ایک بھاری ذمہ داری ہے ہر ذمہ داری امانت ہے۔ اگر ذمہ داری کی اہمیت کو نہ سمجھا جائے یہ تحقیق کرنے کی کوشش نہ کی جائے کہ کون اہل ہے اور کون اہل نہیں ہے اور بغیر سوچے سمجھے کسی نا اہلکے حق میں رائے دی جائے یا پھر کسی مفاد کی وجہ سے جانتے بوجھتے کسی نا اہل کے حق میں رائے دہی جائے تو یہ رائے دینے کی ذمہ داری کو ادا نہیں کیا گیا۔ ذمہ داری کو ادا نہ کرنا ہی خیانت ہے۔

(iv)۔ جہاں امانت کی صفت موجود ہوتی ہے وہاں لوگ اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی اچھی طرح کرتے ہیں۔ کسی کو اپنا حق مارے جانے کا خطرہ نہیں ہوتا آپس کے تنازعات کم سے کم ہوتے ہیں۔

س ا۔ ان سوالات کا مقصد طلبہ کے فہم کو جانچنا ہے۔ یہ بیانیہ طرز کے سوالات ہیں۔ ان کے اتنے تفصیلی جوابات تحریر کی ہدایت کریں کہ وضاحت ہو جائے۔
س ۲۔ اس سوال کا مقصد حاصل شدہ معلومات کے عملی انطباق کی صلاحیت پروان چڑھانا ہے۔ یہ انشاء اللہ طلبہ آسانی سے کرلیں گے۔
س ۳۔ اس کا مقصد احادیث عربی میں یاد کرنے کی ترغیب ہے۔
س ۴۔ یہ طلبہ کو غور وفکر پر مجبور کرنے والا سوال ہے۔ طلبہ مشاہدہ و تجزیہ کی صلاحیت کا استعمال کرتے ہوئے نمایاں صفت لکھیں سکیں گے۔
س ۵۔ اس سوال کا مقصد اسلامی ہدایات کا عملی و تحقیقی زندگی میں اطلاق کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہے تا کہ اپنی زندگیوں سے تعلق قائم کرتے ہوئے ان ہدایات کو بہترین طریقے سے سمجھ سکیں۔
س ۶۔ گروہی تبادلۂ خیال: یہ سوالات قرآن پاک میں غور وفکر کی تربیت کے لئے ہیں ان میں طلبہ کو آزادانہ کام کا موقع دیا جائے۔
س ۷۔ اس سوال کا مقصد ایک اہم امانت کا شعور پیدا کرنا ہے۔ تحقیقی کام کا مقصد طلبہ میں اضافی مطالعہ (Extra Reading) کا شوق پیدا کرنا ہے۔

س ۲۔(i) حمنیٰ کی سہیلی نے لاپرواہی کی وجہ سے خیانت کی۔ (ii) عمیر نے امانت کا حق ادا کیا۔ (iii) استاد نے امانت کی ادائیگی کی۔

(iv) پولیس امانت کا حق نہیں ادا کر رہی۔ (v) ڈاکیا امانت کا حق ادا کرتا ہے۔ (vi) انجینئر نے امانت میں خیانت کی ہے۔ (vii) سعید کے والد امانت میں خیانت کرتے ہیں۔ (viii) ممبر اسمبلی نے امانت کا حق ادا نہیں کیا۔ (ix) پروڈیوسر صاحب امابت کا حق ادا نہیں کر رہے۔ (x) ساجد صاحب امانت کا حق ادا نہیں کرتے۔

س ۳۔ کلم راع و کلم مسول عن رعیتہ

ترجمہ: تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

لا ایمان لمن لا امانة له ولا دین لمن لا عهد له

ترجمہ: جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں اور جس کو عہد کا پاس نہیں اس کے پاس دین نہیں۔

س ۴۔ امانت دار فرد کی صفات (i) فرائض کو سمجھنے والا (ii) ذمہ دار (iii) سچا (iv) صحیح غلط کا واضح تصور رکھنے والا (v) وعدے کا پابند

خیانت کرنے والے کی صفات (i) لاپرواہ (ii جھوٹا (iii) اللہ سے بے خوف (iv) مفاد پرست (v) دورخاء ،دل میں کچھ زبان پر کچھ

س ۵۔(i) **گھریلو ملازم:** جن کاموں کی ذمہ داری لے ہے ان کو دیانت داری سے پورا کرے کام چوری نہ کرے۔ مالک کا خیر خواہ ہے اس کو نقصان نہ پہچائے اور کسی بھی قسم کا نقصان ہونے سے بچانے کی کوشش کرے۔

(ii) **اسکول کی پرنسپل:** اسکول کے ماحول کو بہتر بنانے کی کوشش کرے اسکول میں دی جانے والی تعلیم کا معیار بہتر رکھے اساتذہ اور طلبہ کی تربیت کی بہتری کی تدابیر کرے تا کہ

ان میں اچھی صلاحیتیں نشو ونما پائیں۔

(iii) **سربراہِ مملکت:** حکومتی معاملات اللہ کے حکم کے مطابق چلانے کی کوشش کرے۔ حکومتی عہدوں پر بہترین افراد کا تقرر کرے انصاف کی فوری فراہمی کو ممکن بنائے۔ عوام کو بنیادی ضروریات کی فراہمی بہتر سے بہتر بنائے۔ حکومتی خزانے کو عوام کی امانت سمجھتے ہوئے ملکی مفاد پر خرچ کرے۔

(iv) **اخبار کا مدیر:** خبروں کی اشاعت میں ان کی سچائی کا خیال رکھے تاکہ عوام کے سامنے تمام صورتحال کی صحیح تصویر سامنے آئے۔ مضامین کے ذریعہ عوام کی تعلیم وتربیت اور ان میں مثبت نکتۂ نظر پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ بے حیائی اور فحاشی پھیلانے والے مضامین اور دیگر مواد سے اجتناب کرے۔

س ۶۔ اس میں ساری ہی امانتیں آجائیں گی طلبہ کو اپنے فہم کے مطابق فہرست بنانے کا موقع دیں۔

س ۷۔ پیارے دوست

السلام علیکم

میں یہاں خیریت سے ہوں اور تمہاری خیریت کے لئے دعا گو ہوں۔ دوست آج کل انتخابات کا دور ہے۔ اس بار میں پہلی دفعہ ووٹ دوں گا اور شاید تم بھی۔ انتخابات کی پوری فضا، شور شرابا، الزامات، دعوؤں سے بد دل ہو کر میرا ارادہ کسی کو بھی ووٹ دینے کا نہیں تھا مگر کل ایک صاحب سے بات ہوئی تو مجھے معلوم ہوا کہ ووٹ ایک امانت ہے اگر ہم نے اسے پوری ذمہ داری سے ادا نہ کیا تو یہ خیانت ہو گی جس کی سزا ملے گی۔ ووٹ دینا دراصل ایک گواہی ہے۔ اس بات کی گواہی کہ حکومتی نظام کے لئے میں اس شخص کو اہل سمجھتا ہوں لہٰذا ہر ووٹ دینے والے کی ذمہ داری ہے کہ وہ حتی الامکان یہ معلوم کرنے کی کوشش کرے کہ کون سا امیدوار اس عہدے کے لئے اہل ہے اور اگر کوئی بھی اہل نہ لگے تو ان میں سے بہتر شخص کو ووٹ دے اگر جانتے بوجھتے نا اہل کو ووٹ دیا تو یہ جھوٹی گواہی ہو گی اور اگر کسی کو ووٹ نہ دیا تو یہ گواہی چھپانا ہو گا۔

ووٹ کا استعمال کوئی دنیاوی کام نہیں بلکہ سراسر دینی فریضہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں فرمایا ہے ’’ اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت اہل افراد کے سپرد کرو۔‘‘ لہٰذا ووٹ دیا جائے تو اپنا فرض ادا کرنے کا اجر ملے گا چاہے وہ شخص ہار ہی کیوں نہ جائے اور اگر اس ذمہداری کو ادا نہ کیا جائے یا پھر دنیاوی مفاد، ذاتی محبت وعصبیت یا لاپرواہی کی وجہ سے نا اہل فرد کو ووٹ دیا جائے تو اس امانت میں خیانت ہو گی اور ووٹ دینے والا خیانت کے گناہ کے علاوہ اس نا اہل فرد کی وجہ سے پھیلنے والے فساد اور نقصان کے گناہ میں بھی شریک ہو گا۔ لہٰذا میں تو اس امانت کو بہت سوچ سمجھ کر ادا کرونگا اور تم کو بھی یہی مشورہ دونگا۔ اپنے خیالات سے آگاہ کرو میں تمہارے خط کا منتظر ہوں۔

والسلام

تمہارا دوست۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گروہی تبادلۂ خیال:

ممکنہ نکات یہ ہوسکتے ہیں۔

۱۔ رسول اللہؐ نے بتایا یہاں امانت سے مراد عہد ومناصب ہیں۔

۲۔ اللہ حکم رہا ہے۔ اللہ ہی اصل حاکم اور مالک ہے۔ انسان کی حیثیت تو امین کی ہے۔

۳۔ جس کے پاس عہد دینے کا اختیار ہے اس کو حکم دیا گیا ہے۔

۴۔ عہدہ دینے کی ذمہ داری امانت ہے۔

۵۔ عہدہ دینے کا اختیار رکھنے والا خود امین ہے۔

۶۔ اہل اور قابل افراد کو عہدہ دینا امانت کی ادائیگی ہے۔

۷۔ اسلام ایک مکمل حکومتی نظام اور اس کی تشکیل کی ہدایت دیتا ہے۔

۸۔ اسلام محدود مذہب نہیں بلکہ مکمل دین ہے۔

جہاد فی سبیل اللہ

حوالہ جاتی کتب

سیرۃ النبیؐ (اول)	شبلی نعمانی	قمر سعید پبلیکیشنز

طریقہ تدریس: اس سبق کو پڑھانے کے لئے تبادلۂ خیال اور مباحثہ کا طریقہ کار استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس طریقہ کار کے مطابق مباحثہ کے لئے موضوعات کا تعین کر دیا جاتا ہے۔ اور ان موضوعات پر طلبہ کو موافقت اور مخالفت کے لئے دلائل جمع کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ طلبہ دونوں طرح کے دلائل کی پیشکش کرتے ہیں اس طرح تمام طلبہ موضوع کے دونوں رخ کا گہرائی سے تجزیہ کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور ان کو دلائل کی مدد سے درست نتیجہ اخذ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
<u>پہلا دن: (جہاد کا مفہوم، اہمیت اور اقسام)</u> آمادگی: جہاد سے متعلق تینوں آیات ترجمہ کے ساتھ پڑھ کر سنائیں اور طلبہ سے سوال کریں۔ ۱) آپ کے خیال میں جہاد کیا ہے؟ طلبہ کو تین تین نکات لکھنے کی ہدایت کی جائے (اس کام کے لئے دو منٹ دئے جائیں) طلبہ سے چند نکات سن لئے جائیں۔ اس کے بعد صفحہ نمبر ۸۷ سے جہاد کا مفہوم پڑھ کر سنا دیں اور اس موضوع پر طلبہ سے تبادلۂ خیال کریں۔ طلبہ سے پوچھیں ۱۔ جہاد کا لفظی مطلب کیا ہے؟ (کوشش یا جدو جہد کرنا) ۲۔ اسلام میں جہاد سے کیا مراد ہے؟ (وہ انتہائی کوشش جو اللہ کی راہ میں کی جائے) ۳۔ جب ایک فرد اسلام قبول کر لیتا ہے تو اس میں کیا تبدیلیاں آتی ہیں؟ (سوچ تبدیل ہو جاتی ہے؟ ۴۔ اس تبدیلی کا کیا اثر ہوتا ہے؟ (وہ اللہ کی اطاعت کی کوشش کرتا ہے) ۵۔ اللہ کی اطاعت کے لئے کس کس طرح کوشش کرتا ہے؟ (اپنے آپ کو ہر اس کام سے روکتا ہے جو اللہ کے حکم کے خلاف ہو اور جس سے اللہ کی ناراضگی کا خدشہ ہو) ۶۔ یہ کوشش اسلام کی اصطلاح میں کیا کیا کہلاتی ہے؟ (جہاد بالنفس) ۷۔ معاشرے میں اللہ کا پیغام پھیلانے کے لئے ہم کون کون سی کوششیں کر سکتے ہیں؟ (زبان کے ذریعے، مال کے ذریعے، ۔۔۔۔۔۔۔) ۸۔ اگر کسی جگہ کوئی قوت اسلام کو ختم کرنے کے درپے ہو اور ظلم و ستم کرنے کے لئے بھرپور کوشش کرے یعنی جہاد بالسیف کرنا اور یہ افضل ترین جہاد ہے) **جماعت کا کام:** سوال نمبر ۴ ☆ مندرجہ بالا تمام نکات کی وضاحت کے بعد کلاس میں مباحثہ کا اعلان کیا جائے کہ اس سبق کے اختتام پر ہم ایک مباحثہ کریں گے جن کے موضوعات مندرجہ ذیل ہوں گے۔ ۱۔ جہاد ایک عام جنگ ہے۔ ۲۔ امنِ عالم کا قیام صرف جہاد کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ (ہر عنوان کے لئے چار طلبہ کا انتخاب کیا جائے، جن میں سے دو طلبہ موضوع کے حق میں دلائل جمع کریں اور دو موضوع کی مخالفت میں۔) **تفویض کار:** سوال نمبر ۱، (i)، سوال نمبر ۵	<u>پہلا دن</u>: قرآنی آیات سنانے کے بعد تختۂ سیاہ پر تحریر کریں۔ **''جہاد آپ کی نظر میں''** طلبہ سے یہ سوال پوچھنے سے ان کی طرف سے جو نکات سامنے آئیں گے وہ یقیناً بہت متنوع اور وسیع ہوں گے۔ ☆ طلبہ سے آنے والے نکات کو تختۂ سیاہ کے ایک جانب تحریر کریں اور دوسری طرف جہاد کا مفہوم تحریر کریں تا کہ ان نکات کا ربط جہاد کے مفہوم سے کرتے ہوئے اس کی وسعت کو سمجھ سکیں۔ معاشرے میں برائیوں کے خاتمے اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو سربلند کرنے کے لئے کی جانے والی تمام کوششیں جہاد کہلاتی ہیں اس سلسلے میں یہ حدیث بھی سنائی جا سکتی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ایمان کے تین درجے ہیں۔ برائی کو دیکھے اور قوت سے روکے یہ ایمان کا پہلا درجہ ہے۔ ایمان کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ برائی کو زبان سے روکے اور تیسرا درجہ یہ ہے کہ برائی کو دل میں برا جانے، یہ سب سے کمزور درجہ ہے۔ استاد مباحثہ کے موضوعات پہلے ہی سے ایک پوسٹر شیٹ پر لکھ کر کلاس میں آویزاں کر دے۔ مباحثہ کے لئے طلبہ کے چار گروہ بنا کر دو کو مخالفت اور دو کو موافقت کے لئے دلائل جمع کرنے کا کام دیا جائے۔ ان موضوعات کو کلاس میں آویزاں کرنے سے طلبہ کو بہتر تیاری کا موقع مل سکے گا اور وہ شروع دن ہی سے اپنے نکات اکٹھے کرنے شروع کر دیں تا کہ آخری دن بغیر کسی ابہام اور مشکل کے آپ کا منعقد کردہ مباحثہ پایہ تکمیل کو پہنچ سکے۔

منصوبہ بندی

دوسرا دن: (جہاد اور عام جنگ میں فرق)

آمادگی: طلبہ سے سوال کیا جائے کہ

۱۔ جنگ کس قسم کی صورتحال ہوتی ہے؟ (قتل و غارت، تباہی۔۔۔۔۔)

۲۔ جہاد اور عام جنگ میں کیا فرق ہے؟

طلبہ سے اس سوال کے چند جوابات سننے کے بعد کہا جائے کہ جہاد اور عام جنگ کے فرق کو سمجھنے لے لئے ضروری ہے کہ پہلے اسلام اور عام مذہب اور مسلمان اور دوسری قوموں کے فرق کو سمجھ لیں۔ اس مُصد کے لئے ہم گروپ ڈسکشن کریں گے۔

گروہی تبادلۂ خیال کے طریقۂ کار کے مطابق گروپ بنا کر ان موضوعات پر نکات لکھنے کی ہدایت کریں۔

۱۔ اسلام اور عام مذہب کا فرق

۲۔ مسلمان قوم اور دوسری قوموں کا فرق

اس کام کے لئے تین تین منٹ کا وقت دیں اور پھر باری باری ہر گروہ کے نکات سن لیں۔

طلبہ سے آنے والے نکات کو زیرِ بحث لاتے ہوئے تمام فرق اچھی طرح واضح کر دیں تا کہ طلبہ دونوں کے بنیادی فرق کو جانچ لیں۔ ان تمام نکات کو سننے کو بعد طلبہ کے سامنے یہ تجزیہ رکھا جائے کہ دین کیونکہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے لہٰذا اس کا نفاذ ضروری ہوتا ہے جس کے لئے دوسروں نظاموں سے لازمی ٹکر لینی پڑتی ہے اور دین کو غالب کر ان یہی جدوجہد، جہاد کہلاتی ہے جس کا مقصد اللہ کے احکامات کو نافذ کرنا ہے۔

اس تجزیے کے بعد طلبہ سے دوبارہ جہاد اور عام جنگ کا فرق پوچھا جائے اور آنے والے نکات کو تختۂ سیاہ پر تحریر کرتے جائیں۔

اس موقع پر سوال نمبر ۲ کرالیا جائے۔

تفویض کار: سوال نمبر ۱، (ii)، (iii)، (iv)

وضاحتی نکات

دوسرا دن:

آمادگی سے پوچھے گئے سوال کے نکات سن لئے جائیں یا تختۂ سیاہ پر تحریر کر لیے جائیں تاہم ان پر بھرپور تبادلۂ خیال نہ کیا جائے کیا نکہ آمادگی میں پوچھے گئے سوالات کے طلبہ مختلف اور متنوع جوابات دیں گے جن پر اس وقت تک بھرپور تبادلۂ خیال ممکن نہیں جب تک طلبہ اسلام کا عام مذاہب اور مسلمان قوم کا دوسری قوموں سے موازنہ نہ کر لیں۔ لہٰذا اس کے لئے گروہی تبادلۂ خیال کروایا جائے۔

اسلام (دین)	مذہب
۱۔ مکمل طریقۂ زندگی	۔ مذہبی تہوار اور رسومات
۲۔ زندگی کے ہر شعبہ میں ہدایت	۲۔ زندگی گزارنے کے لئے کوئی ہدایت نہیں۔
۳۔ دین اپنے نظام کا مکمل نفاذ چاہتا ہے۔	۳۔ صرف زبانی دعوت سے مقصد پورا ہو جاتا ہے۔
۴۔ اسلام ایک مکمل اور وسیع دین ہے	۴۔ مذہب نامکمل اور محدود ہوتا ہے۔

مسلمان قوم	غیر مسلم قوم
۔۱۔ ایک کلمہ، ایک کتاب اور ایک عقیدہ پر ایمان رکھنے والے	۱۔ ایک جیسی زبان، لباس اور علاقے کے رہنے والے۔
۲۔ رنگ و نسل و زبان سے بالاتر	۲۔ رنگ و نسل یا زبان پر بنیاد ہوتی ہے۔
۳۔ صرف ایک اللہ کی اطاعت	۳۔ اپنے مخصوص مقاصد کے لئے زندگی گزارنا۔
۴۔ جنگ صرف اللہ کے دین کی خاطر لڑتے ہیں۔	۴۔ جنگ اپنے مقاصد اور قوم کی بہتری کے لئے لڑتے ہیں۔

تختۂ سیاہ کو دو حصوں میں دو حصوں میں تقسیم کر کے عام جنگ اور جہاد کے فرق کو تحریر کرتے جائیں۔

جہاد	عام جنگ
۱۔ دوسری قوم کو ظلم سے نجات دلانے کے لئے۔	۱۔ دوسری قوم پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے
۲۔ املاک کی منصفانی تقسیم کرنے کے لئے	۲۔ املاک پر قبضہ کے لئے
۳۔ اللہ کی کبریائی اور اس کا بوک بالا کرنے کے لئے	۳۔ مال و دولت کے حصول کے لئے
۴۔ اقصد اللہ کا نظام نافذ کرنے کے لئے	۴۔ اپنی بڑائی ثابت کرنے کے لئے
	۵۔ انتقام لینے کے لئے

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
تیسرا دن: (جہاد کی ضرورت) آمادگی: طلبہ سے سوال کیا جائے کہ ۱۔ایک بچہ ریل کی پٹڑی پر جا رہا ہے اور دور سے ریل کے آنے کی آواز آ رہی ہے بچہ اس بات سے بے خبر پٹڑی پر چل رہا ہے۔آپ اگر ادھر موجود ہوں گے تو کیا کریں گے؟ (طلبہ سے جواب سن کر دوسری مثال پیش کریں) ۲۔ایک بچہ سلگتے ہوئے کوئلوں کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے یا جلتی ہوئی لکڑی کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے تو آپ بچے کو ایسا کرنے دیں گے؟ پوچھا جائے کیوں؟ ان مثالوں کے ذریعے یہ بات واضح کی جائے کہ ایک ایمان لانے والا برائیوں اور اللہ کی نافرمانی کے انجام کو جانتا ہے لہٰذا وہ ان کو روکنے اور نیکیوں اور اللہ کے احکام کو قائم کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے اس لئے ایمان کا فطری تقاضہ ہے۔ اب جہاد کی ضرورت فتنہ کسطرح ممکن ہے طلبہ سے تبادلۂ خیال کے بعد سوال کیا جائے کہ ۱۔فتنہ کسے کہتے ہیں؟ (بگاڑ کو) ۲۔فتنہ کب پیدا ہوتا ہے (جب بھی کسی چیز کو اس کے اصول کے مطابق نہ چلایا جائے تو اس چیز میں خرابی اور بگاڑ پیدا ہونے لگتا ہے) ۳۔دنیا میں فتنے کب پیدا ہوتے ہیں؟ (جب اللہ کی بنائی ہوئی دنیا کو اللہ کے قانون کے مطابق نہ چلایا جائے۔۔۔۔۔۔) ۱۔اگر برائی کو نہ روکا جائے تو کیا ہوتا ہے (برائی پھیلتی ہی چلی جاتی ہے) ۲۔برائی کے خاتمے کے لئے کیا چیز ضروری ہے؟ (برائی کے خلاف بھرپور کوشش کرنا) ۳۔اس کوشش کو کیا کہتے ہیں؟ (جہاد) مندرجہ بالا سوالات کے ذریعے طلبہ کو قومی اور بین الاقوامی سطح کے فتنوں سے متعلق نکات کو واضح کر دیا جائے۔ **تحریری کام:** تفویض کار: سوال نمبر۱، (v) عملی کام (۱) گروہی تبادلۂ خیال: سوال نمبر۲	**تیسرا دن:** ☆طلبہ کی طرف سے آنے والے نکات کو تختۂ سیاہ پر تحریر کیا جائے اور طلبہ کو بتایا جائے کہ جہاد کی ضرورت کو دو لحاظ سے تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ۱۔ایمان کا فطری تقاضہ ۲۔دنیا سے فتنے کا خاتمہ کے لئے طلبہ سے دونوں مثالوں کے جواب سننے کے بعد ان سے سوال بھی ضرور کیا جائے تا کہ وہ خود بتائیں کہ کیوں کہ ریل کے آنے کے وقت پٹڑی پر چلنے سے جان کو خطرہ ہے اور بہت بھیانک صورتحال ہو سکتی ہے اس لئے وہ بچے کو وہاں سے ہٹانے کی کوشش کریں گے اسی طرح دوسری مثال کا بھی یہی جواب ہے کہ آپ دونوں طرح کی صورتحال کے خطرناک انجام سے واقف ہیں اور اس ہولناک انجام کا ادراک کرتے ہوئے آپ بچے کو روک رہے ہیں تا کہ بچہ اس کے نقصانات سے محفوظ رہے۔ ان مثالوں کے بعد طلبہ کو بتایا جائے کہ اسی طرح ایک ایمان والا شخص اور ایمان نہ لانے والا شخص ایک دوسرے سے مختلف ہیں، ایمان لانے والا ایمان کی لذت اور سکون سے بھی آشنا ہے اور وہ غلط کام کے انجام سے بھی، اسی لئے وہ چاہتا ہے کہ دوسروں کو بھی اس خطرناک انجام سے بچا کر امن وسکون اور سلامتی کی طرف لے آئے اس کی یہی کوشش اور جدوجہد ایک فطری تقاضہ ہے جو ایمان لانے کے بعد ہر شخص کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔ان نکات کی وضاحت کے لئے کتاب میں موجود صفحہ نمبر۸۱ میں موجود احادیث اور آیات الحجرات ۱۵ کی بھی وضاحت کی جائے۔ ☆اس تبادلۂ خیال کے دوران فتنے کو واضح کرنے کے لئے مختلف مثالیں دیں مثلاً ۱۔اگر کمپیوٹر کے استعمال کو نہ جاننے والا شخص کمپیوٹر کا استعمال کرتا ہے تو وہ درست طریقہ نہ جاننے کی وجہ سے کمپیوٹر کے پورے نظام میں خرابی پیدا کرتا ہے یہ خرابی ہی فتنہ ہے۔ ۲۔انسانی زندگی میں پیدا ہونے والا کوئی بھی فتنہ چھوٹا نہیں ہوتا بلکہ اس لے اثرات بہت گہرے ہوتے ہیں اور وہ بہت سارے لوگوں کو متاثر کرتا ہے۔ ۳۔اللہ تعالیٰ کے احکامات کو ماننے سے جو فتنے پیدا ہوتے ہیں اس سے پورا معاشرہ لپیٹ میں آ جاتا ہے۔اس نکتہ کی وضاحت کے لئے صفحہ نمبر۸۲ پر موجود مثال اور اس سے ملتی جلتی مثالیں طلبہ کو دی جائیں۔ مثالیں اگر کتاب سے ہٹ کر دی جائیں تو زیادہ مؤثر ہوں گی۔

چوتھا دن: (مباحثہ)

آمادگی: مباحثہ کے اعلان کے ذریعے

۱۔استاد جماعت کو دو گروہوں میں تقسیم کر دے ۲۔ہر گروہ کے دو نمائندے ہوں جو اپنے دلائل کو پیش کر سکیں۔ ۳۔پہلے موافقت پھر مخالفت اور پھر موافقت پھر مخالفت کے ردعمل کئے جائیں۔۴۔ دورانِ پیشکش کسی بھی قسم کے سوال کی اجازت نہ ہوگی۔تاہم ذہن میں آنے والے سوالات اپنی نوٹ بک میں لکھتے جائیں۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
چوتھادن: (مباحثہ) **آمادگی: مباحثہ کے اعلان کے ذریعے** ا۔استاد جماعت کو دوگروہوں میں تقسیم کردے ۲۔ہرگروہ کے دونمائندے ہوں جو اپنے دلائل کو پیش کرسکیں۔ ۳۔پہلے موافقت پھر مخالفت اور پھر موافقت پھر مخالفت کے ردعمل کئے جائیں۔۴۔ دورانِ پیشکش کسی بھی قسم کے سوال کی اجازت نہ ہوگی۔تا ہم ذہن میں آنے والے سوالات اپنی نوٹ بک میں لکھتے جائیں۔ ۵۔ہرنمائندے کو تین منٹ کا وقت دیا جائے۔ مباحثہ کے دوران استاد کا کردار ا۔مباحثہ کی تیاری کیونکہ دورانِ سبق ہوتی رہی ہیا سلئے توقع کی جاتی ہے کہ اس کا اعلان اور طریقۂ کار کو استاد نے آسان اور واضح الفاظ میں سمجھا دیا ہے۔ ۲۔دورانِ تیاری دونوں گروہوں کے طلبہ کو موضوع سے متعلق نکات تیار کرنے میں مدد دینا۔ ۳۔وضاحت طلب نکات کو مثالوں کے ذریعے آسان بنا کر پیش کرے۔ ۴۔مباحثی کے دوران استاد مخالفت اور موافقت دونوں طرح کے وضاحت طلب نکات کونوٹ کرتے جائیں۔ ۵۔آخر میں استاد بحث کو سمیٹتے ہوئے ان تمام نکات کا تجزیہ پیش کرے اور جج کے ذریعے درست نتیجہ اخز کروانے کی کوشش کرے۔ ۶۔اگرایک موضوع پر چار گروہ ہیں تو دوموافقت اور دو مخالفت پر بولیں اور پیشکش کی ترتیب یہ ہو۔ا۔موافقت ۲۔مخالفت ۳۔موافقت ۴۔مخالفت	☆ان تمام سوالات کے بعد طلبہ سے بین الاقوامی فتنے کے بارے میں تبادلۂ خیال کیا جائے کتاب صفحہ نمبر ۸۳ پر موجود سورۃ الصّف کی آیت نمبر ۹ پر بھی تبادلۂ خیال کی جائے۔ چوتھا دن: مباحثی طریقۂ کار: اس طریقۂ کار میں طلبہ کے درمیان کسی موضوع پر مباحثہ کرایا جاتا ہے جس کے ذریعے طلبہ موضوع کے مثبت اور منفی دونوں رخ سے روشناس ہوتے ہیں اور دلائل پر غور کر کے نتیجہ اخذ کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔طلبہ کا نکالا ہوا نتیجہ درست بھی ہوسکتا ہے اور غلط بھی استاد کا کام ہے کہ وہ دونوں طرح کے دلائل کا تجزیہ کرتے ہوئے طلبہ کو قرآن و سنت کے مطابق درست نتیجہ پر پہنچنے میں مدد کرے۔ استاد کا کردار: ا۔مباحثہ کے دوران استاد مندرجہ ذیل قسم کے نکات کرتے جائیں اور ان کی وضاحت کے لئے مثالیں بھی ذہن میں رکھیں۔ ۲۔وہ نکات جن وضاحت بہت ضروری ہو اور طلبہ ان نکات کو مختصراً بیان کررہے ہوں۔ ۳۔وہ مضبوط منفی نکات جن کا اپنی پیش کش کے موثر انداز کی وجہ سے پر اثر تاثر جارہا ہو اور طلبہ اس تاثر کی وجہ سے موضوع کے منفی رخ کے قائل ہورہے ہوں۔ ۴۔وہ مثبت نکات جن کو مناسب طریقے سے بیان نہ کیا گیا ہو۔ آخر میں بہترین پیش کش کرنیپر دونوں گروہ کے طلبہ کی پوزیشن کا اعلان کردیا جائے۔

مشقی کام	وضاحتی نکات
س ا۔(i) جہاد کے معنی انتہائی کوشش اور جدوجہد کرنے کے ہیں اسلام میں اس کا مفہوں اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے جدوجہد کرنا ہے۔ (ii) دین ایک مکمل طریقۂ زندگی یا نظامِ زندگی ہوتا ہے جب کہ مذہب سے مراد صرف چند مذہبی عقائد،عبادت کے طریقے اور رسوم ورواج کا مجموعہ ہے مذہب دین کا ایک حصہ ہوتا ہے دین مکمل اور وسیع ہوتا ہے،جبکہ مذہب محدود ہوتا ہے۔ (iii) عام طور پر کسی ایک علاقہ میں پیدا ہونے والے ایک علاقے میں رہنے والے، ایک نسل سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک قوم سمجھتے ہیں جن کا رہن سہن،لباس اور رسم و رواج بھی تقریباً ایک جیسے ہی ہوتے ہیں۔ (iv) مسلمان قوم ایک عقیدے کی بنیاد پر بنتی ہے علاقے رنگ،نسل اور زبان کی بنیاد پر نہیں بنتی،مسلمان قوم میں ہر رنگ نسل اور علاقے کے لوگ شامل ہوسکتے ہیں۔مسلمان قوم کا مقصد صرف ایک ہوتا ہے یعنی رضائے الٰہی کا حصول۔	س ا۔یہ سوالات طلبہ کو خود کرنے دیں اگر وقت ہو تو ان سوالات پر زبانی تبادلۂ خیال کرلیں۔انشاء اللہ طلبہ ان سوالات کو خود کرلیں گے۔جوابات اپنے الفاظ میں لکھنے کی حوصلہ افزائی کریں۔ س۲۔اس سوال کا مقصد طلبہ کے ذہنوں میں قتال فی سبیل اللہ اور مسلمان مجاہد کے تصور کو اجاگر کرنا ہے۔اسے انشاء اللہ طلبہ استاد کی مدد کے بغیر خود کرلیں گے۔ س۳۔اس سوال کا مقصد طلبہ کو جہاد سے متعلق مخصوص اصطلاحات سے روشناس کرانا ہے۔سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس سوال کو خود کرسکتے ہیں۔ س۴۔اس سوال کا مقصد طلبہ کی توجہ ان کی سطح پر ممکنہ جہاد کی تدابیر اختیار کرنے کی ترغیب دینا ہے۔

مشقی کام

(v) بین الاقوامی فتنے کی مندرجہ ذیل وجوہات ہوسکتی ہیں۔

(۱) ملک گیری کی ہوس (۲) مذہبی برتری کا احساس (۳) دوسروں کی دولت پر قبضہ کرنا

(۴) خودکو دوسرے انسانوں سے بالاتر سمجھنا (۵) اپنے نظام کو بالاتر سمجھ کر اس نظام کو قائم کرنے کی کوشش کرنا۔

س۲۔

غیر مسلم فوجی	مسلمان مجاہد
۱۔اپنی قوم کے لئے لڑتا ہے۔	۱۔اللہ کا حکم سمجھ کر لڑتا ہے۔
۲۔اپنی محنت کا دنیاوی فائدہ دیکھتا ہے۔	۲۔اپنے کاموں کو دینی اور ثواب کا کام سمجھتا ہے۔
۳۔مال و دولت پر نظر ہوتی ہے۔	۳۔مال و دولت سے بے پرواہ ہوکر لڑتا ہے۔
۴۔مرنے کے بعد کی منزل سے لاعلم ہوتا ہے۔	۴۔یہ شہادت کی عظمتوں سے واقف ہوتا ہے۔

عام دنیاوی جنگیں	قتال فی سبیل اللہ
۱۔زمین و دولت کے لئے۔	۱۔اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لئے۔
۲۔سب کچھ جائز سمجھا جاتا ہے۔	۲۔اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کی جاتی ہے بلاوجہ کسی کو ظلم وستم کا نشانہ نہیں بنایا جاتا ہے۔

س۳۔(i) جہاد: اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے انتہائی کوشش کرنا

(ii) قتال: اسلام کے دشمنوں سے میدانِ جنگ میں لڑائی کرنا اور ہتھیاروں کا استعمال کرنا

(iii) فتنہ: نظام میں بگاڑ اور خرابی کا پیدا ہونا

(iv) دین: زندگی گزارنے کا نظام اور طریقہ

(v) مذہب: چند عقائد اور عبادات کا مجموعہ

س۴۔

جہاد کی اقسام	ہم کیا کر سکتے ہیں؟
۱۔ جہاد بالنفس	۱۔خود کو نفس کی برائی سے روکنا اور اپنے عمل کو اللہ کے لئے خالص کرنا، جھوٹ چھوڑنا، نماز کی پابندی، قرآن کا علم حاصل کرنا۔ والدین کی اطاعت، اساتذہ کا احترام کرنا وغیرہ
۲۔ جہاد باللسان	۲۔اللہ کی آیات کو دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کرنا، غلط بات سن کر اسلام کے مطابق اس کی تصحیح کرنا
۳۔ جہاد بالمال	۳۔اپنے مال کو دین اور جہاد کے لئے کئے جانے والے کاموں پر خرچ کرنا، مجاہدین کی امداد کرنا
۴۔ جہاد بالقلم	۴۔اخبارات و رسائل میں کہانیاں، مضامین اور خطوط لکھ کر برائی کے خلاف آواز بلند کرنا
۵۔ جہاد بالسیف	۵۔ہتھیاروں کے ذریعے میدانِ جنگ میں حق کے کلمے کو سربلند رکھنے کے لئے دشمن کا مقابلہ کرنا

س۵:

وجٰھدو	فی اللہِ	حق	جھادہ
اور جہاد کرو	اللہ کی راہ میں	جیسا کہ حق ہے	جہاد کرنے کا

اِنفِرُو	خفافاً	وثقالاً	وجٰھدو	باموالکم	انفسکم	فی سبیل اللہ
نکلو	ہلکے ہو	اور بوجھل	اور جہاد کرو	اپنے مالوں سے	اور جانوں سے	اللہ کی راہ میں

وقٰتلوھم	حتّیٰ	لا تکون	فتنہ	ویکون	الدّین	للہ
اور ان سے لڑو	یہاں تک کہ	نہ رہے	فتنہ	اور ہو جائے	دین	اللہ کے لئے

گروہی تبادلہ خیال: اس سوال سے مندرجہ ذیل قسم کے دلائل سامنے آسکتے ہیں۔

i۔اسلام دین ہے یا مذہب؟

ii۔اللہ کی نافرمانیوں کو دیکھ کر بھی مطمئن رہنا ایمان کے کمزور ہونے کی علامت کیسے ہے؟

تحقیقی کام

اس سوال کا مقصد طلبا میں تحقیقی جذبے اور جہاد کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے تاکہ طلبا خود اس موضوع سے متعلق احادیث تلاش کریں اور اس تحقیق کے دوران اس بات کا احساس کریں کہ ہمارے دین میں اس کی کتنی اہمیت ہے۔

عملی کام

1۔اس کا مقصد طلبہ میں موجودہ دور میں جہاد کی ضرورت کو اجاگر کرنا ہے۔اخبار کے تراشے خود تلاش کرنے سے طلبا میں معاشرے کی تمام خرابیوں کو پہچاننے کی صلاحیت بھی پیدا ہوگی اور اس کا تدارک کرنے کی بھی۔

2۔**اسلام انسان کا ذاتی معاملہ ہے۔ہمیں صرف اپنے اعمال کو درست کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔** اس سوال پر مباحثے کے طریقہ کار کے مطابق مباحثہ کروالیا جائے۔آخر میں دونوں طرف کے دلائل کا تجزیہ کرتے ہوئے درست نتیجہ اخذ کروایا جائے کہ اسلام ایک مکمل نظام کا نفاذ کرتا ہے جس میں انفرادی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ اجتماعی زندگیوں کو تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

۔اس سوال کا مقصد طلبہ کو مباحثے کے طریقے سے آگاہ کرنا ہے تاکہ طلبا میں مندرجہ ذیل صلاحیتیں پیدا ہو سکیں:

i۔طلبہ کے اعتماد میں اضافہ ہونا

ii۔طلبہ میں موضوع سے متعلق مثبت اور منفی دونوں دلائل سننے کے بعد تجزیہ کرتے ہوئے درست نتیجے پر پہنچنے کی صلاحیت پیدا ہونا

iii۔طلبہ میں معلومات کو موثر انداز میں جمع کرنا اور اس کی متاثر کن پیشکش کی صلاحیت کا پروان چڑھنا

iv۔طلبہ کے اندر دوسروں کی رائے کو برداشت کرنا اور مخالفین کا دلائل کے ذریعے مقابلہ کرنے کی صلاحیت کا بڑھنا

v۔تصویر کے دونوں رخ دیکھنے کی صلاحیت پیدا ہونا

vi۔اپنے موضوع اور رائے کو دلیل کے ذریعے ثابت کرنے کی صلاحیت ابھرنا

vii۔سیکھی گئی باتوں کا معاشرے سے ربط تلاش کرنے کی صلاحیت کا پیدا ہونا

viii۔زبان اور بیان کا مہذب اور اخلاقی حدود کا پابند ہونا

سیرت نبویؐ مدنی دور

اسلامی ریاست کا قیام

حوالہ جاتی کتب

سیرۃ النبیؐ (اول)	شبلی نعمانی	قمر سعید پبلیکیشنز
محمدِ عربی	علی اصغر چودھری	اسلامک پبلیکیشنز
حیاتِ طیبہ	محمد عبدالحئی	اسلامک پبلیکیشنز

طریقہ تدریس:

اس سبق کو پڑھانے کے لیے منصوبہ بندی طریقہ (MethodProject) کا طریقہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔اس طریقہ کار کے مطابق استاد مختلف موضوعات طلبا کے مختلف گروہوں میں تقسیم کرکے ان موضوعات پر معلومات جمع کرنے کا کام دیتا ہے۔آخر میں تمام گروپس کا کام جمع کرلیا جاتا ہے۔اس طریقہ کار کی کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ استاد منصوبہ بندی کے مقاصد، طریقہ کار اور طلبا کو دی جانے والی ہدایات، ممکنہ مسائل، ان کے متبادل حل اور طلبا کے کام کو جانچنے کے طریقہ کار وغیرہ سے آگاہ ہو اور ان کی تحریری منصوبہ بندی بھی کرچکا ہو۔

منصوبہ بندی

پہلا دن: (یثرب کی ابتدائی معلومات، تحقیقی منصوبہ بندی)

آمادگی: (ذریعہ اعادہ کے سوالات)

طلبا سے پوچھا جائے کہ:

۱۔ مکے میں کافروں نے اسلام کی راہ میں کونسی مشکلات کھڑی کی تھیں؟

۲۔ مدینے کے لوگوں تک اسلام کی دعوت کیسے پہنچائی گئی؟

۳۔ حضور اکرمؐ کو ہجرت کا حکم کن وجوہات کی بنا پر دیا گیا تھا؟

۴۔ حضور اکرمؐ نے کن حالات میں ہجرت کی؟

ان سوالات کے ذریعے طلبا کو موضوع کی طرف لانے کے بعد تختہ سیاہ پر یثرب کا معلوماتی جال بنایا جائے۔

۱۔ سیرت نبویؐ کا مطالعہ کرنے کے لیے ہم سب ایک تحقیقی منصوبے پر کام کریں گے۔

۲۔ استاد طلبا کے چار گروہ بنادیں اور ہر گروہ کو سبق کے مختلف موضوعات تقسیم کردیے جائیں۔

تحقیقی منصوبہ بندی کے موضوعات درج ذیل بھی ہوسکتے ہیں:

۱۔ مسجد نبوی کی تعمیر، مواخات ۲۔ مدینے کے یہودی، اصحاب صفہ

۳۔ میثاق مدینہ ۴۔ منافقین مدینہ اور دفاعی تدابیر

تیسرا دن ــ پیشکش (Presentation)

طلبہ کو پیشکش کے طریقہ کار کے بارے میں بتایا جائے۔

پہلے گروپ سے دو ممبر آکر اپنے موضوع کی وضاحت کریں گے۔اس دوران استاد اور طلبہ خاموشی سے سنیں گے۔

☆ پیشکش مکمل ہونے کے بعد دیگر گروپ کے طلبہ ان سے سوالات کریں گے۔

☆ ان سوالات کے جوابات پورے گروپ میں سے کوئی بھی ممبر دے سکے گا۔

☆ اس طرح تمام کلاس پر متعلقہ موضوع کی وضاحت ہوجائے گی۔

☆ ہر گروپ کو پانچ تا سات منٹ کا وقت دیا جائے گا۔ پہلے ایک گروپ اور پھر دوسرے گروپ کو پیشکش کا موقعہ دیا جائے۔

وضاحتی نکات

پہلا دن: آمادگی میں پوچھے گئے سوالات کی مدد سے طلبا کی مکی دور کی معلومات کا اعادہ کرلیا جائے تاکہ ان کے ذہنوں میں مکہ کے مشکل حالات کا ایک نقشہ تازہ ہوجائے۔

☆ یثرب کا معلوماتی جال

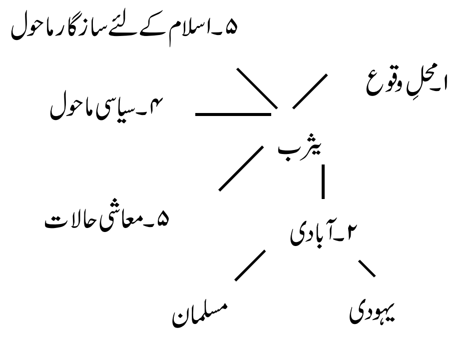

جال پر لکھے گئے ہر نکتے کی وضاحت کردی جائے تاکہ طلبا کے سامنے مدینے کے حالات کا تفصیلی نقشہ آسکے۔) اس کی وضاحت کے لیے سبق کے ابتدائی اقتباس کا مطالعہ کرکے اس کی وضاحت کرلی جائے (اور تختہ سیاہ پر تحریر کیا جائے۔

تحقیقی منصوبہ

☆ تدریس کی کامیابی کے طلبا کو دی جانے والی ہدایات کا مختصر اور واضح ہونا ضروری ہے۔

☆ حوالہ جاتی کتب جتنی زیادہ تعداد میں دستیاب ہوسکیں، اچھا ہے۔ان کتب کی فراہمی کے لیے ممکنہ تمام ذرائع استعمال کیے جائیں۔

☆ طلبا کام شروع کردیں تو استاد نگرانی کرے اور جہاں ضرورت محسوس ہو، ان کی مدد اور راہنمائی کرے۔

چوتھا دن: تجزیہ (مکہ اور مدینہ کے حالات کا فرق)

آمادگی: بذریعہ سوالات

استاد طلبہ سے سوال کریں کہ

ا۔ آپؐ نے مدینہ آنے کے بعد کون کون سے کام کئے (مسجد نبوی کی تعمیر، مواخات)

۲۔ ان کاموں کا مدینہ کے حالات پر کیا اثر پڑا (امن ومحبت کی تقاضا کی فضا قائم ہوئی۔ مسلمانوں کو ایک مرکز ملا) ۳۔ ان اقدامات کی وجوہات کیا تھیں؟ (تاکہ اسلامی مملکت کا قیام ہو سکے) ۴۔ یہ اقدامات مکہ میں کیے جا سکتے تھے؟ (نہیں) ۵۔ یہ اقدامات مکہ میں کیوں ناممکن تھے؟ اس سوال کے جواب کے لئے طلبہ سے کچھ نکات سننے کے بعد چار چار طلبہ کے گروپ بنا کر ان کو مشقی سوالات کے سوال نمبر۴ پر تبادلۂ خیال کے فرق لکھنے کی ہدایت کریں۔ تبادلۂ خیال کے بعد ہر گروپ کے نکات تختۂ سیاہ پر تحریر جرتے جائیں۔ دوبارہ آنے والے نکات کو ایک دفعہ ہی لکھیں۔ مندرجہ بالا تبادلۂ خیال کے بعد مشق میں موجود سوال نمبر ا کے (i)، (ii)، (iii) اور (iv) پر تبادلۂ خیال کرنے کے لئے تقسیم کردیے جائیں۔ اس طرح دو یا تین گروہ کسی ایک موضوع کی وجوہات پر غور کریں گے۔ تبادلۂ خیال کے لئے ۵ منٹ دیے جائیں۔ تبادلۂ خیال کے بعد ہر گروہ کو اپنے نکات کلاس میں پیش کرنے کا موقع فراہم کیا جائے تاکہ وہ اپنے نکات کی پیشکش کے ساتھ ان کی وضاحت بھی کرے۔

عملی سرگرمی: کلاس میں عملی طور پر دو دو طلبہ کو ایک دوسرے کا بھائی بنا کر مواخات کا رشتہ قائم کیا جائے اور ہر ایک سے کلاس میں بلا کر پوچھا جائے کہ وہ اس رشتے کو نبھانے کے لئے کیا کر سکتے ہیں۔ **تفویض کار:** سوال نمبر۲ اور ۵

وضاحتی نکات

چوتھا دن:

تبادلۂ خیال مکمل ہونے کے بعد تختۂ سیاہ کے درمیان ایک لکیر کھینچیں ایک جانب مکہ کے حالات اور دوسری جانب مدینہ کے حالات لکھیں اور تمام گروپس کے نکات تحریر کریں اس طرح طلبہ حالات کے فرق کو بہتر طور پر سمجھ سکیں گے۔

☆ طلبہ کو بتایا جائے کہ مکہ کے مشرکوں کے حکومت اور غلبہ کی وجہ سے مکہ میں اسلام کی زبانی دعوت تو ممکن تھی لیکن اس کا عمل نفاذ ناممکن تھا۔

مدینہ میں اسلام کے لئے جو سازگار ماحول تھا اس میں اسلامی ریاست کا قیام ممکن ہوا۔ تبادلۂ خیال کے ذریعے بہتر جوابات سامنے آئیں گے اور نکات تمام جماعت کے سامنے پیش کرنے کی وجہ سے طلبہ یہ سوال زیادہ اچھی طرح کر سکیں گے۔ ☆ اس عملی سرگرمی سے دلچسپی پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات پر عمل کی ترغیب ملے گی۔

مشقی کام	وضاحتی نکات برائے مشقی کام
س ا۔ (i) رسول اللہؐ کی آمد سے پہلے مدینہ شہر کے حالات اس طرح کے تھے۔ ا۔ یثرب کی آبادی دو بڑے قبائل اوس وخزرج پر مشتمل تھی جو بت پرست اور مشرک تھے۔ ۲۔ یثرب میں اس وقت یہودیوں کے تین بڑے قبائل آباد تھے جن کو حکومتی اختیارات تو حاصل نہ تھے لیکن ان کی حیثیت یثرب میں نمایاں اور مضبوط تھی۔ ۳۔ آپ کی آمد سے پہلے اوس وخزرج میں بہت جنگیں ہو کرتی تھیں اور یہ ین جنگوں میں نقصانات کی وجہ سے اب آپس میں مل جل کر رہنے کا فیصلہ کر چکے تھے اور عبداللہ بن ابی کو اپنا سردار بنانا چاہتے تھے۔ (ii) میثاقِ مدینہ کے فوائد درج ذیل ہیں۔ (ا) میثاقِ مدینہ کی دفعہ ۳ کے تحت تمام یہودی قبائل نے رسول اکرمؐ کو اپنے جھگڑے کی صورت میں فیصلے دینے کا اختیار قبول کر لیا تھا۔ اس طرح حضور اکرمؐ کی حیثیت ایک سربراہ کی ہو گئی تھی۔ اس طرح حضور اکرمؐ کی حیثیت ایک سربراہ کی ہو گئی تھی۔	س ا۔ ان سوالات کا مقصد طلبہ کی یادداشت اور فہم کو جانچنا ہے یہ بیانیہ طرز کے سوالات ہیں جن کے تفصیلی جوابات مطلوب ہیں۔ س۲۔ اس سوال کا مقصد طلبہ کی یادداشت کی جانچ ہے۔ س۳۔ اس سوال کا مقصد اسلامی اصطلاحات کا فہم جانچنا ہے۔ ان کی اتنی تفصیلی وضاحت مطلوب ہے کہ ابہام نہ رہے۔ س۴۔ اس سوال کے ذریعہ طلبہ میں تبادلۂ خیال کر کے سیکھنے اور تجزیہ وتقابل کی صلاحیتوں کی تربیت مقصود ہے طلبہ کو آزادانہ کام کرنے کا موقع دیں۔ طلبہ کی جانب سے یکساں نکات یا اس رہنما میں دئے گئے نکات آنا ضروری نہیں ہے۔ س۵۔ یہ سوال طلبہ کی یادداشت کی جانچ کے لئے ہے۔ س۶۔ اس سوال کا مقصد طلبہ میں غور وفکر کی صلاحیت کو پروان چڑھانا ہے یہ طلبہ کو آزادانہ کام کرنے کا موقع دینا ہے۔

(iii) مواخات کا اسلامی معاشرے پر اثر (ا) امن ومحبت اور سکون کی فضا پیدا ہوئی۔

(۲) ہجرت کر کے آنے والوں کے پاس گھر بار اور ساز وسامان نہ تھا ان کو اپنے انصار بھائیوں نے مدینہ میں قدم جمانے کا اور اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کا موقع فراہم کیا۔

(۳) اسلامی بھائی چارے کی اس فضا سے مسلمان اور زیادہ مضبوط ہوئے اور اسلامی ریاست کو مستحکم کرنے کا باعث بنے۔

(iv) مسجدِ نبوی مسلمانوں کے لئے اہم مرکز اس لئے تھی کہ (۱) مسلمان دن مٰن پانچ بار نماز کی ادائیگی کے لئے جمع ہوتے تھے یہیں حضورِ اکرمؐ صحابہ کی تعلیم و تربیت انجام دیتے تھے۔ (۲) یہی حضورؐ کی قیام گاہ تھی۔ آپؐ یہیں مقدمات سنتے اور فیصلے فرماتے تھے۔ (۳) آپؐ اس جگہ پر صحابہؓ سے مشورے کرتے اور حکومتی فیصلے کرتے تھے۔

(v) مدینہ میں یہودیوں کے تین قبیلے بنوقینقاع، بنونضیر اور بنوقریظہ آباد تھے۔

(۱) یہ قبائل صدیوں سے یہاں آباد تھے۔ (۲) انھیں اہلِ کتاب ہونے کی وجہ سے اپنی علمی برتری کا بہت زعم تھا۔

(۳) یہ دولت مند تھے اور ان میں دولت کی ہوس بہت تھی۔ (۴) انھوں نے مدینہ میں سودی کاروبار کا جال بچھایا ہوا تھا۔ (۵) وہ ایک نبی کے منتظر تھے۔

س۲۔ خالی جگہ پُر کریں۔

(i) یثرب (ii) صفہ (iii) توریت (iv) مددگار (v) عبد اللہ بن ابی (vi) سریہ (vii) حضرت ابوایوب انصاریؓ (viii) مسجد

س۳۔ **(i) اصحابِ صفہ:** مکہ سے آنے والے ایسے مسلمان جن کے گھربار اور اہل وعیال نہ تھے انھوں نے خود کو دین سیکھنے کے لئے وقف کر دیا تھا۔ رسول اکرمؐ نے ان تمام لوگوں کے لئے مسجدِ نبوی سے متصل ایک چبوترہ بنوا دیا۔ انھیں دوسرے مسلمانوں کی نسبت حضورِ اکرمؐ سے دین کا علم سیکھنے کے زیادہ مواقع میسر تھے۔ عربی زبان میں چبوترے کو صفّہ کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ صحابہ اصحابِ صفّہ کہلاتے ہیں۔

(ii) منافق: مدینہ آنے کے بعد مسلمانوں میں پیدا ہونے والا گروہ جو دل سے مسلمان تو نہیں ہوا تھا لیکن اسلام کو پھلتا پھولتا دیکھ کر اس کی طاقت سے مرعوب ہو کر مسلمان ہو گیا تھا۔ یہ لوگ یا تو ایمان کے انتہائی کمزور درجے پر تھے یا پھر دل سے مسلمان ہی نہیں ہوئے تھے۔ اس منافقانہ کیفیت کی وجہ سے ان میں سے کئی لوگ منافقوں سے ساز باز کرتے تھے۔ **(iii) اہلِ کتاب:** حضورِ اکرمؐ کی آمد سے پہلے وہ قومیں جن پر اللہ تعالیٰ کی الہامی کتابیں نازل ہو چکی ہیں اہل کتاب کہلاتی ہیں جن میں یہودی اور عیسائی شامل ہیں۔ ان لوگوں نے اپنی کتابوں میں تحریفات کر کے دین کو بگاڑ دیا ہے۔ **(iv) مواخات:** ہجرتِ مدینہ کے بعد وہ مسلمان جو اپنا گھربار اور ساز و سامان چھوڑ کر مدینہ تشریف لے آئے تھے ان کی مدد کے لئے حضورِ اکرمؐ نے مدینہ کے مقامی باسندوں کے ساتھ بھائی کا رشتہ قائم کر دی تھا۔ اس طرح انصار و مہاجرین کے درمیان مثالی اخوت کا رشتہ قائم ہوا۔ آپؐ کے اس کام کو مواخات کہا جاتا ہے۔ **(v) میثاقِ مدینہ:** رسول اکرمؐ نے مدینہ کے یہودی قبائل سے ایک معاہدہ کیا اس معاہدہ کو میثاقِ مدینہ کا نام دیا گیا۔ یہ معاہدہ مدینہ آمد کے ڈھائی ماہ کے اندر اندر کیا گیا تھا۔

س۴۔ تبادلۂ خیال:

مکہ کے حالات	مدینہ کے حالات
۱۔ مسجد کی تعمیر ممکن نہ تھی۔	۱۔ مسجد تعمیر فرمائی۔
۲۔ مسلمانوں کے معاشی حالات بہت خراب تھے۔	۲۔ معاشی حالات میں مواخات کے رشتے کی وجہ سے بہتری آئی۔
۳۔ علمِ دین سیکھنے کے مواقع آسانی سے نہ مل سکتے تھے۔	۳۔ اصحابِ صفّہ کا چبوترہ اور مسجدِ نبوی کے قیام کی وجہ سے علمِ دین سیکھنے کے مواقع بہت آسانی سے میسر آئے۔
۴۔ کافروں کی حکمرانی تھی۔	۴۔ حکمرانی رسول اللہؐ کے ہاتھ میں آ گئی۔
۵۔ مسلمان کمزور تھے ان کے کوئی حقوق نہ تھے۔	۵۔ مسلمان یہودیوں کے ساتھ برابری کی سطح پر رہتے تھے اور ان کے حقوق برابر تھے۔
۶۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات نفاذ ممکن نہ تھا۔	۶۔ اللہ کے احکامات کے نفاذ کا موقع ملا۔
۷۔ دفاعی تدابیر اختیار کرنا ممکن نہ تھا۔	۷۔ دفاعی تدابیر اختیار کی گئیں۔

س۵۔

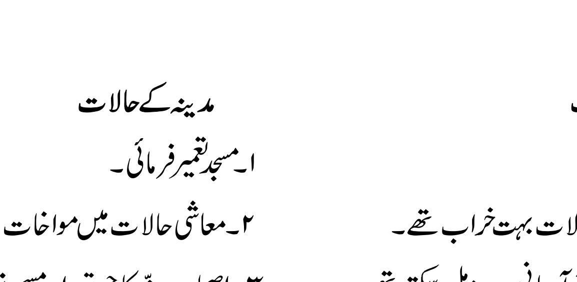

س۶-

i رسول اللہؐ نے مدینہ آمد کے فوری بعد مسجد کی تعمیر اس لیے فرمائی تا کہ

ا۔مسلمان پانچوں وقت نماز کی ادائیگی مل کر با جماعت کر سکیں۔

۲۔مسلمانوں کو عبادت کے علاوہ سیاسی اور انتظامی لحاظ سے ایک مرکز میسر آئے۔

۳۔دین کی تعلیم اور مختلف فیصلوں کے لیے با قاعدہ ایک جگہ ہو۔

ii۔مدینے کے اطراف فوجی دستے بھیجنے کا فیصلہ اس لیے کیا گیا تا کہ

ا۔قریش مکہ کی سازشوں اور نقل وحرکت کی خبر رکھ سکیں۔

۲۔قریش مکہ کے اوپر مسلمانوں کی طاقت کا رعب ہو۔

۳۔کسی ممکنہ خطرے سے بر وقت نمٹا جا سکے۔

iii۔یہودی نبی کی آمد کے منتظر تو تھے لیکن وہ رسول اللہؐ پر ایمان اس لیے نہیں لائے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ نبی ان کی قوم میں سے آئے گا۔

ا۔رسول اکرمؐ بنی اسرائیل کے بجائے بنی اسماعیل میں مبعوث کیے گئے۔

۲۔اپنی قوم کے باہر نبی کو تسلیم کرنا یہودیوں نے اپنی توہین اور بے غیرتی سمجھا۔

۳۔وہ عرب کے لوگوں کو جاہل اور کمتر سمجھتے تھے۔

iv۔مکہ میں مسلمانوں کا اجتماعی نظام اس لیے قائم نہ ہو سکا کیوں کہ

ا۔مشرک سرداروں کے غلبے کی وجہ سے وہاں صرف زبانی تبلیغ کی گئی۔

۲۔مکہ میں وہاں کے مشرک سرداروں کی حکمرانی تھی۔تمام طاقت واختیار انہی کے ہاتھ میں تھا۔

۳۔مکہ میں مشرک سرداروں کا قانون چلتا تھا جس کے خلاف کام کرنے والوں پر ظلم کیا جاتا تھا۔

حوالہ جاتی کتب

محمد عربی	علی اصغر چودھری	اسلامک پبلیکیشنز
حیاتِ طیبہ	عبدالحئی	اسلامک پبلیکیشنز
سیرت النبیؐ (اول)	شبلی نعمانی	قمر سعید پبلیکیشنز

اسلامی ریاست نرغے میں (حصہ اول)

طریقہ تدریس: اس سبق کو مقابلہ (کوئز) کے طریقہ کار کے مطابق پڑھایا جا سکتا ہے۔اس طریقہ کار کے مطابق طلبہ کو متعلقہ موضوع بتا کر تیاری کا موقع دیا جاتا ہے تا کہ وہ پوچھے جانے والے ممکنہ سوالات کے جوابات دے سکیں موضوع سے متعلق تمام ترتیب ان کے سامنے آتی جائے ۔اساتذہ پہلے سے موضوع سے متعلق سوالات تیار کر لیتے ہیں۔سوالات کی تیاری کا کام طلباء کو بھی سونپا جا سکتا ہے۔

منصوبہ بندی

پہلا دن:

آمادگی: بذریعہ اعلان (مقابہ معلومات)

طریقہ کار: پہلے دن کی کلاس میں کوئز سے پہلے چند سوالات کئے جائیں گے تا کہ طلباء کی پچھلی معلومات کا اعادہ ہو سکے اور معلومات ایک ترتیب کے ساتھ طباء کو بتائی جا سکیں۔

اعادے کے بعد کوئز کے طریقہ کار کے مطابق کوئز کروایا جائے

اعادے کے سوالات

مدینہ آنے کے بعد کفار کی کیا سرگرمیاں تھیں؟

کفار مکہ مسلسل مکہ والوں پر دباؤ ڈال رہے تھے کہ مسلمانوں کو مدینہ بدر کیا جائے اور نعوذ باللہ حضورؐ کو بھی قتل کر دیا جائے۔

ان سرگرمیوں سے نمٹنے کی حضور اکرم نے یا تدابیر اختیار کیں؟ (چھوٹے چھوٹے دستے بھیجتے رہے جو کفار کی سرگرمیوں کی خبر رکھتے۔

مندرجہ بالا سوالات کے ذریعے پچھلی معلومات کو تازہ کر لیا جائے اور غزوہ بدر کا پس منظر میدان جنگ اور قیدیوں کے ساتھ سلوک کے بارے میں مختصراً تمام ضروری باتیں کلاس وقعہ کے انداز میں سنا دی جائیں تا کہ غزوہ بدر سے متعلق معلومات اور اس غزوہ کا ایک نقشہ طلبہ کے ذہنوں مین واضح ہو جائے۔

کوئز کا طریقہ کار: مقررہ وقت (۲۰ منٹ)

۱۔کوئز شروع کرنے کا اعلان کر کے کوئز کے طریقہ کار کی وضاحت کر دی جائے

۲۔چار منتخب طلبہ باری باری چاروں ٹیموں سے پانچ پانچ سوالات پوچھیں گے

۳۔کوئز مین حصہ لینے والی ٹیموں کے مخصوص نام رکھے جائیں (مثلاً ٹیم A اور ٹیم B ہر ٹیم کے جوابات دینے پر تختہ سیاہ پر اس ٹیم کے کالم مین اس کے حاصل کردہ نمبروں کو لکھ لیا جائے۔آخر میں اسکور بورڈ کی مدد سے نتائج کا اعلان کر دیا جائے۔

اگر مقابلہ کسی دو ٹیم کے درمیان برابر ہو جائے تو مزید سوالات کئے جائیں تا کہ نتیجہ کا فیصلہ ہو سکے۔

تاہم اگر دو یا تین ٹیمیں برابر بھی ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

تفویض کار: سوال نمبر (i)) (ii) (iii) غزوہٴ بدر کا معلوماتی خاکہ

وضاحتی نکات

کوئز کی تیاری: اس سبق کے کوئز کا اعلان سبق کے آغاز سے چار پانچ روز پہلے کر دیا جائے۔ہر گروپ میں سے ایک طالب علم منتخب کر لیا جائے جو اپنے سوالات تیار کرے اور متعلقہ استاد کے پاس جمع کرا دے۔تاک استاد ان سوالات کو جانچ سکیں۔

سوالات کو جانچتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیں۔

۱۔سوالات کا مفہوم آسان فہم ہو تا کہ بات فوراً سمجھ میں آجائے اور جواب دینے میں ابہام نہ ہو۔

۲۔سوالات مختصر اور جامع ہوں

۳۔سوالات میں واقعہ سے متعلق باتوں کی ترتیب ہو۔

۴۔کوئی سوال دہرایا نا جا رہا ہو۔

استاد کل ۳۰ یا ۲۵ سوالات منتخب کریں صورتحال کو واضح کرنے کے لیے مزید سوالات وقت سیکھ کر کئے جائیں۔

پہلا دن: اعادے کے سوالات دراصل طلبہ کی پچھلی معلومات کو تازہ کرنے کے لیے ہیں تا کہ طلبہ درجہ بدرجہ جوابات سیتے جائیں ان سوالات کے ذریعے استاد اپنی بات آگے بڑھا کر غزوہ بدر کا پس منظر بیان کر سکتا ہے۔

☆ اساتذہ موضوع کا مطالعہ کر کے اہم نکات سامنے رکھیں اور ان نکات کو ۵ سے ۷ منٹ مین اس ترتیب سے اپنے الفاظ میں بیان کریں کہ واقعہ کی پوری تفصیل سامنے آسکے۔

☆ جنگ کی صورتحال سمجھانے کے لیے دیئے گئے نقشے کی مدد لی جا سکتی ہے (اس نقشے کو پوسٹر شیٹ پر یا تختہ سیاہ پر بنا کر وضاحت کریں۔نقشہ اس سبق کے آخری صفحے پر موجود ہے۔)

وضاحتی نکات	منصوبہ بندی
اس کے جواب میں طلبہ بہت سارے نکات بتا سکتے ہیں تاہم ان نکات کو طلبہ سے سننے کے بجائے طلبہ کو کا جائے کہ ہم اس موضوع پر گروپ ڈسکشن کریں گے۔ موضوع تختہ سیاہ پر لکھ لیا جائے۔ آنے والے ممکنہ نکات یہ ہو سکتے ہیں غزوہ احد کے واقعات سے ملنے والے سبق ۱۔امیر کی اطاعت بے حد ضروری ہے۔ ۲۔کامیابی کا دارومدار اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت پر ہی ممکن ہے۔ ۳۔مال و دولت دراصل اللہ کی آزمائش ہے۔ ۴۔آخر وقت تک ہمت اور حوصلے سے کام لینا چاہیئے، ۲۔غزوہ بدر میں مسلمانوں کی فتح کی بنیاد کیا تھی؟ ☆۔نکات ۱۔مسلمانوں نے اپنی قوت بازو کے بجائے بھروسہ صرف اللہ پر کیا تھا۔ ۲۔غرور وفخر سے تیاریوں کے بجائے اللہ کی عبادت اور دعاؤں کے ساتھ کی۔ ۳۔تلواروں کی زد پر سگے رشتہ دار بھی آئے لیکن مسلمانوں نے ایمان کے رشتے کو خون کے رشتے پر ترجیح دی۔ ۴۔جنگ کا مقصد کسی زمین یا قبیلے کا حصول نہیں تھا بلکہ خالصتاً اسلام کے لیے جنگ کی گئی تھی۔ ۵۔اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتے اتار کر مدد کی۔ ۶۔ان نکات کی پیش کش کے بعد استاد مختصراً کتاب میں دیے گئے اثرات و نتائج کے نکات کو بھی طلبہ سے ڈسکس کر لیں۔	<u>دوسرا دن</u> تحریری کام سوال نمبر۱ (iv)، (v)، (vi) غزوہ احد کا معلوماتی خاکہ <u>تیسرا دن:</u> غزوۂ بدر اور غزوۂ احد کے نتائج اثرات کا خاکہ **آمادگی: (بذریعہ سوال و جواب)** ۱۔ غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی تیاری کا کیا حال تھا؟ (ہتھیار نا کافی اور ناقص تھے) ۲۔مسلمانوں کا بھروسہ کس چیز پر تھا؟ ۳۔مسلمانوں نے جنگ سے پہلے کیسے رات گزاری تھی (تمام رات عبادات اور دعا کرکے) ۴۔حضور ﷺ نے کیا دعا کی تھی؟ ۵۔کفار مسلمانوں کی بے سروسامانی دیکھ کر کیا سوچ رہے تھے؟ (م یہ جنگ با آسانی جیت جائیں گے) ۶۔جنگ کا نتیجہ کیا رہا؟ (مسلمان جنگ اللہ کی تائید سے جیت گئے) ۷۔سروسامانی کے باجود مسلمان یہ جنگ کیسے جیت گئے؟ (اللہ کی مدد سے)

<u>گروہی تبادلۂ خیال</u>

گروپ ڈسکشن کے طریقہ کار کے مطابق مندرجہ ذیل موضوع پر ڈسکس کرالیا جائے (صفحہ ۱۰۳ کے موضوعات)

۱۔غزوہ احد کے واقعات سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

۲۔غزوہ احد میں مسلمانوں کی فتح کی بنیادی وجہ کیا تھی؟ چار نکات تحریر کریں۔

۳۔نکات تحریر کرنے کے بعد تبادلہ خیال کا سلسلہ ختم کر دیا جائے اور پھر ہر گروپ سے ایک نمائندہ آکر اپنے گروپ کے نکات بتائے۔ تمام گروپوں کے نکات کاس کے سامنے پیش کئے جانے کے بعد طباء اس موضوع کو بہتر طور پر سمجھ سکیں گے۔

جماعت کا کام: سوال نمبر۳ ،سوال نمبر۴، سوال نمبر۵

تفویض کار: تحریری کام

مشقی کام

س۔(i)۲ھ میں رسول اکرمؐ نے صحابہ کے ایک دستے کو دشمن کی نقل وحرکت کے لیے محلّہ کی وادی روانہ کیا۔اس دستے کی مڈبھیڑ قریش کے ایک چھوٹے سے قافلے سے ہوگئی ۔مسلمانوں نے ان کا سامان وٹ کران کے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔قریش نے اس واقعہ کا بدلہ لینے کے لیے جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں اور ایک تجارتی قافلے کو شام بھیجا تا کہ اس کے منافع سے جنگ کے لیے ہتھیار وغیرہ لئے جاسکیں۔واپسی پر تجارتی قافلہ کے سردار ابوسفیان کو ڈر ہوا کہ کہیں مسلمان حملہ نہ کر دیں تو اس نے مکہ پیغام بھجوایا کہ مسلمان قافلہ لوٹ رہے ہیں تم ہماری مدد کو آؤ اس جواب میں کفار نے عتبہ کی سربراہی میں ایک بہت بڑا لشکر مدینہ روانہ کر دیا جس کی اطلاع جب حضور اکرمؐ کو پہنچی تو آپؐ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بدر کے مقام پر انکا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہوگئے۔

(ii)۔غزوہ بدر کے اثرات

ا۔غزووہ بدر کے نتائج نے کفار اور مشرکین پر واضح کر دیا کہ مسلمان ایک ایسی قوت بن چکے ہیں جنھیں منایا نہیں جاسکتا ہے۔

۲۔قریش کے غرور وفخر کو زبرست دھچکا پہنچا۔

۳۔مسلمانوں کے رعب ودبدبے میں اضافہ ہوا۔

۴۔مسلمانوں کی قوت ایمانی میں زبردست اضافہ ہوا اور ان کی ایمانی تربیت کی جانچ ہوئی۔

(iii) اسلام جنگی قیدیوں کے ساتھ جس سلوک کی تاکید کرتا ہے اس کی نظیر دنیا کے کسی قانون ومذہب میں نہیں ملتی ے اسلام کے مطابق قیدیوں کے ساتھ سی قسم کے برے برتاؤ اور اذیت ناک سلوک کی اجازت نہیں ہے اس کی مثال ہمیں غزوہ بدر میں پکڑے جانے والے جنگی قیدیوں کے حوالے سے ملتی ہے جس میں مسلمان خود بھوکے رہ جاتے تھے لیکن قیدیوں کو کھانا کھلاتے تھے اسی طرح مضبوچ حیثیت والے قیدیوں کو فدیہ ے کر چھوار دیا گیا تھا۔فدیہ نہ دینے والے قیدی جو پڑھنا لکھنا جانتے تھے ان کو دس بچوں کو پڑھانے کی ذمہ داری بطور فدیہ دے دی گئی تھی۔

غریب اور ان پڑھ قیدیوں کو بغیر کسی قسم کی زیادتی کے آزاد کر دیا گیا تھا۔

(iv) غزوہ احد ہونے کی بنیادی وجہ یہ تھی کی کفار غزوہ بدر کی شکست کے بعد انتقام کی آگ میں جل رہے تھے۔اس ذلت آمیز شکست کا بدلہ لینے کے لیے کفار نے پہلے سے کئی گنا زیادہ تیاری شروع کر دی تھی اور سفیان کی سپہ سالاری مین اپنا لشکر خفیہ طور پر مدینہ روانہ بھی کر دیا تھا۔

(v)۔عبداللہ بن ابی اپنے تین سو ساتھیوں کو لیکر محض اس بات پر مسلمانوں کے لشکر سے الگ ہوگیا تھا رسولؐ نے شہر کے اندر رہتے ہوئے دشمن کا مقابلہ کرنے کی اس کی تجویز نہیں مانی تھی۔

(vi)۔غزوۂ احد میں رسولؐ نے کفار کا تعقب اس وجہ سے کیا تھا کہ آپ واندازہ تھا کہ جنگ کا نتیجہ وہ نہیں نکلا جو کفار چاہتے تھے اور مسلمانوں کو مغلوب دیکھتے ہوئے کفار دوبارہ حملہ آور ہوسکتے ہیں چنانچہ آپؐ نے ستر صحابہؓ کو اس تعاقب میں بھیجا تھا۔

س۲۔غزوہ احد کا معلوماتی خاکہ۔

مقام <u>احد</u> مہینہ <u>شوال</u> سال <u>تیسری ہجری ۳ھ</u> بمقابلہ <u>مسلمان</u> <u>کفار</u>

میدان جنگ کا مدینہ سے فاصلہ <u>ڈیڑھ دو میل</u> سمت شمال

حملہ آور <u>کفار</u> دفاع کرنے والے <u>مسلمان</u>

کفار کی فوج <u>تین ہزار</u> مسلمانوں کی فوج <u>سات سو 700</u>

سپہ لار <u>ابوسفیان</u> سپہ سالار <u>حضور اکرمؐ</u>

گھوڑے <u>دوسو ۲۰۰</u> گھوڑے <u>۹۰</u>

ہتھیار <u>بے شمار</u> ہتھیار <u>بہت کم تعداد</u>

مقتول <u>۳۰</u> شہداء <u>۷۰</u>

جنگ کا نتیجہ: کفار اس جنگ میں اپنے مقاصد حاصل کرنے سے قاصر رہے اور فتح حاصل کئے بغیر ہی واپس پلٹنے پر مجبور ہوگئے۔

آپ کی نظر میں جنگ کیا اہم ترین بات (جواب کچھ بھی ہوسکتا ہے)

(ii)اس نمونہ کو دیکھتے ہوئے بنایا جا سکتا ہے۔

س۳۔

(i)غلط(احد مدینہ پہاڑ کا نام ہے)

(ii)صحیح (iii)صحیح (iv)غزوۂ بدر سے پہلے والی رات مسلمانوں نے عبادت اور دعا کر کے گزاری تھی

(v)جس فوجی مہم میں حضور اکرمؐ نے شرکت فرمائی وہ غزوہ احد کہلاتی (vi)صحیح (vii)صحیح (viii)حضور اکرمؐ فوجی دستے کفار کی نقل و حرکت کی خبر رکھنے کے لیے بھیجا کرتے تھے۔ (ix)صحیح (x)صحیح

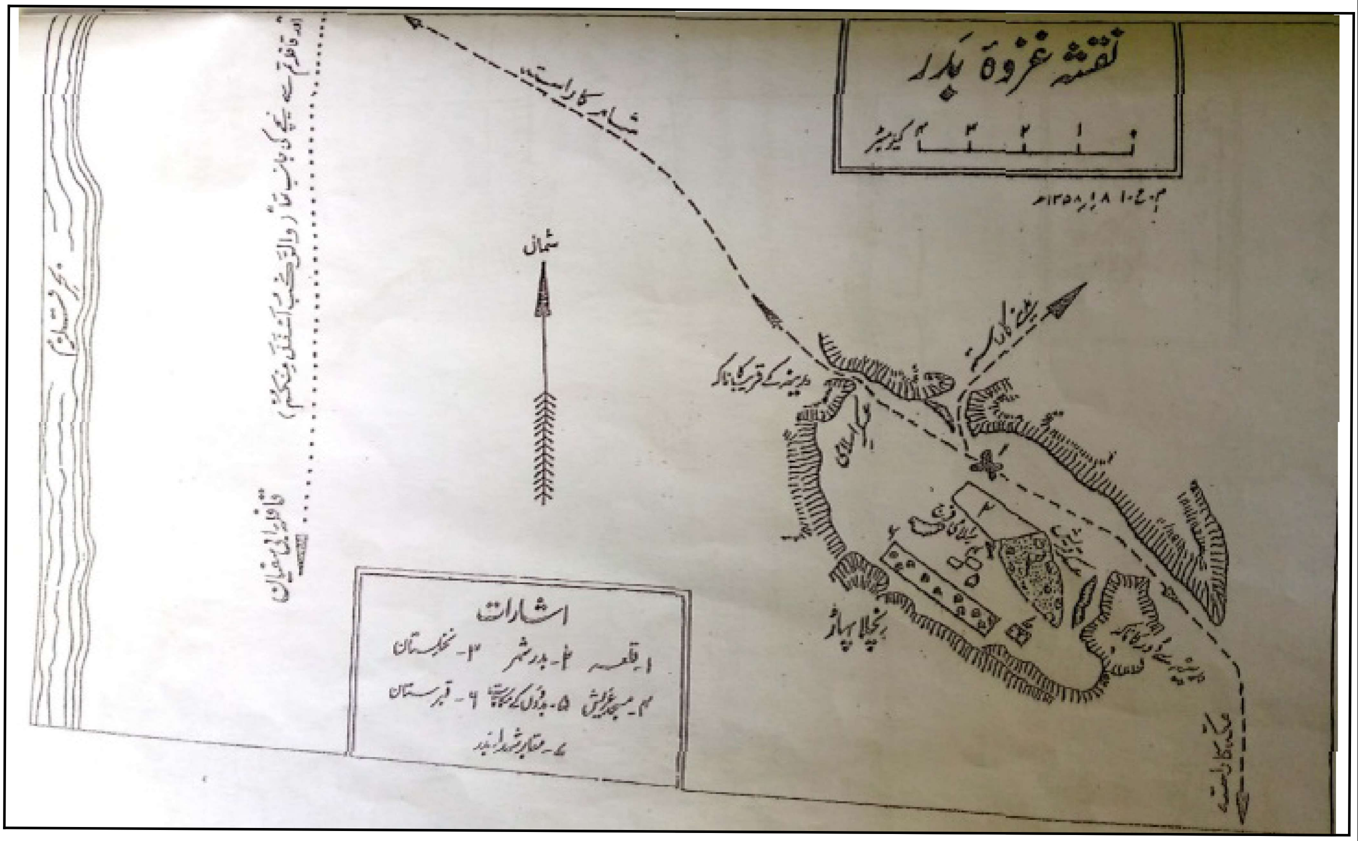
نقشہ غزوہ بدر
شمال
اشارات
۱- قلعہ ۲- بدر شہر ۳- نخلستان
۶- قبرستان
۷- مقابر شہدائے بدر

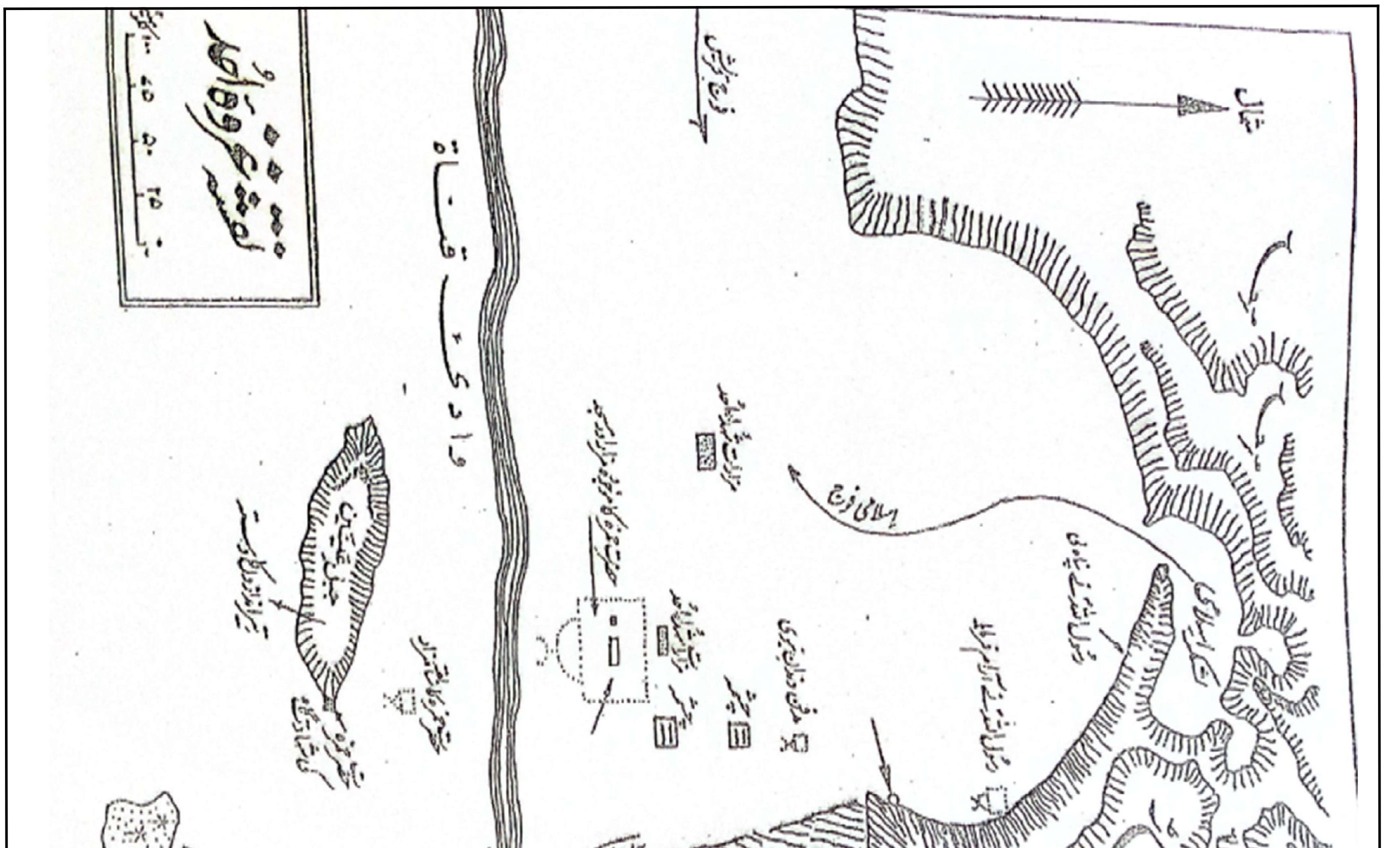

اسلامی ریاست نرغے میں (حصہ دوئم)

حوالہ جاتی کتب		
محمد عربی	علی اصغر چودھری	اسلامک پبلیکیشنز
حیاتِ طیبہ	عبدالحئی	اسلامک پبلیکیشنز
سیرت النبیؐ (اول)	شبلی نعمانی	قمر سعید پبلیکیشنز

طریقہ تدریس:

اس سبق کو پڑھانے کے لیے منصوبہ بندی طریقہ (Project method) کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس طریقہ کار کے مطابق استاد طلباء کے لیے تعلیمی منصوبہ تیار کرتا ہے۔ پھر منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے طلباء کے مختلف گروپ بنائے جاتے ہیں۔ ہر گروپ کو منصوبہ کا کوئی ایک حصہ سونپ دیا جاتا ہے۔ پھر تمام گروپس کا کام اکٹھا کر لیا جاتا ہے۔ اس طریقہ کار کو کامیابی سے استعمال کرنے کے لیے ضروری ہے کہ کلاس میں جانے سے پہلے استاد منصوبے کے مقاصد، منصوبے کے طریقہ کار طلباء کو دی جانے والی ہدایات ممکنہ مسائل اور ان کے حل (متبادل انتظامات) طلباء کے کام کو جانچنے کے طریقہ کار وغیرہ سے آگاہ ہو اور ان سب کی تحریری منصوبہ بندی کر چکا ہو۔

منصوبہ بندی	وضاحتی نکات
<u>پہلا دن (تحقیقی منصوبے پر کام)</u> **آمادگی (تحقیقی منصوبے کا اعلان)** طلباء کو بتایا جائے گا کہ آج ایک تحقیقی منصوبے پر کام کیا جائے گا۔ استاد طلبہ کی تعداد کے مطابق گروپ بنا دیں۔ ان گروپس کو سبق کے درج ذیل موضوعات تقسیم کر دیے جائیں۔ **گروپ نمبر ۱: غزوہ احد کے بعد کفار کی سازشیں** ضروری نکات غزوہ احد کے بعد کی صورتحال ☆ غزوہ کے بعد منافقین کا کردار ☆ بیئر معونہ کے مقام پر ۵۹ صحابہؓ کی شہادت ☆ قبائل کی سرکوبی ☆ یہودی قبائل کی سازشیں **گروپ نمبر ۲: بنو نضیر اور بنو قینقاع کی سرگرمیاں** جزوی نکات ☆ بنو نضیر کا تعارف ☆ حضور اکرم ﷺ کے قتل کی سازش ☆ بنو قینقاع کی شر انگیزی ☆ بنو نضیر اور بنو قینقاع کا پندرہ دن کا محاصرہ ☆ دونوں قبائل کی مدینہ سے جلاوطنی **گروپ نمبر ۳: دشمنوں کا مسلمانوں کے خلاف اتحاد** جزوی نکات: ☆ جلاوطنی کے بعد بنو نضیر کی سازشیں ☆ عرب قبائل سے رابطے ☆ یہودیوں کو بھڑکانا ☆ مکہ کے قریش سے رابطے ☆ دس ہزار کے لشکر کی تیاری **گروپ نمبر ۴: حضور اکرم ﷺ کی دفاعی حکمت عملی** ☆ حضور اکرم ﷺ کا صحابہ کرامؓ سے مشورہ ☆ خندق کی کھدائی کا مشورہ ☆ مدینہ کا جغرافیائی نقشہ ☆ خندق کی کھدائی **گروپ نمبر ۵: جنگ کی صورتحال** کفار کی بارہ ہزار کی فوج کا گھیراؤ ☆ خندق کے پار مسلمانوں کا تین ہزار کا لشکر ☆ خندق کو عبور کرنے کی کوشش ☆ عمرو بن عبدود کا خندق پار کرنا ☆ بھوک و فاقہ کشی	<u>پہلا دن:</u> آمادگی کے لیے تحقیقی منصوبہ کے بارے میں بتانا ہی کافی ہوگا تختہ سیاہ پر تحریر کیا جائے "تحقیقی منصوبہ" ☆ تدریس کی کامیابی کے لیے طلباء کو دی جانے والی ہدایات کا مختصر اور واضح ہونا بہت ضروری ہے۔ ☆ حوالی جاتی کتب جتنی زیادہ مقدار میں دستیاب ہوسکیں اچھا ہے۔ ان کتب کی فراہمی کے لیے ممکنہ تمام ذرائع استعمال کئے جائیں۔ ☆ طلبہ کو کچھ دن پہلے ہی ہدایت کر دی جائے گی جس کو سیرت کی جو کتاب مل سکے وہ لے کر آئے جتنی زیادہ کتابیں جمع ہوں اتنا ہی بہتر ہے۔ ☆ جمع شدہ مواد کی تیاری کے دوران ہر گروپ اپنی کتابیں دوسرے گروپ کے ساتھ تبادلہ بھی کر سکتا ہے۔ ☆ استاد طلباء کے کام کرنے کے دوران نگرانی کرے اور جہاں ضرورت محسوس ہو ان کی مدد و رہنمائی کرے ☆ اس تدریسی طریقہ سے طلباء میں دلچسپی اور توجہ پیدا ہوگی، وہ تحقیق کے طریقہ کار کو جان جائیں گے، گروپ میں منظم ہو کر کام کرنا سیکھیں گے۔ ☆ طلباء کے کام کرنے کے دوران بہت زیادہ نظم وضبط قائم کرنے کی کوشش نہ کریں۔ ان کو آزانہ کام کرنے کا موقع دیں۔ ☆ اگر بدنظمی کی صورت پیدا ہو جائے اور کام نہ ہو رہا ہو تو ضرور رہنمائی کریں۔ ☆ تحقیقی منصوبے میں معلومات کے حصول کو آسان بنانے کے یے ہر موضوع کے جزوی نکات کی فہرست کلاس مین آویزاں کر دی جائے تاکہ معلومات جمع کرتے وقت طلباء ان نکات کو مدنظر رکھیں۔ ☆ منصوبہ پر کام کے لیے مندرجہ ذیل ہدایات فراہم کی جائیں۔ ☆ جمع شدہ معلومات کو ایک علیحدہ صفحے پر خوبصورتی سے تحریر کریں۔ ☆ اس جمع شدہ معلومات کی کلاس میں پیشکش Presentation کی منصوبہ بندی کریں۔

چوتھا دن: گروہی تبادلۂ خیال

آمادگی: بذریعہ اعلان گروپ ڈسکشن

گروہی تبادلۂ ی خیال کے طریقہ کار کے مطابق طلبہ کو گروپس میں درج ذیل موضوعات پر تبادلۂ خیال کرنے دیں اور پھر ہر گروپ اپنے نکات جماعت کے سامنے پیش کرے۔

☆ غزوہ احزاب پچھلے غزوات سے کیسے مختلف تھی؟ پانچ نکات تحریر کیجیے۔ ☆ غزوہ احزاب کے واقعات میں ہمارے لیے کیا سبق ہیں؟ چار نکات تحریر کریں (راہنمائی کے لیے نکات مشق میں دیکھے جاسکتے ہیں ☆ گروپ ڈسکشن کی پیشکش کے بعد طلبہ سے کتاب کے س۳ پر تبادلہ خیال کیا جائے اور طلبہ ہر گروپ کو ان سوالات کی وجوہات تحریر کرنے کا کہا جائے اور پھر ہر گروپ سے ان اقدامات کی وجوہات سن لی جائیں جہاں کہیں مزید وضاحت کی ضرورت ہو استاد اس جگہ ضروری وضاحت کردے۔

وضاحتی نکات برائے مشقی کام	مشقی کام

س۱ (i) ہجرت مدینہ کے بعد حضورﷺ نے یہودی قبائل کے ساتھ معاہدہ کرلیا تھا جس کی رو سے یہود مسلمانوں ے حلیف تھے اور بیرونی حملوں کی سورت میں سب کو مل کر دشمن کا مقابلہ کرنا تھا۔ لیکن اس معاہدے کی خلاف ورزی سب سے پہے بنو نضیر نے کی جب انہوں نے بدر کی فتح کے بعد قریش کے ساتھ مل کر حضور اکرمﷺ کو قتل کرنے کی سازش کی۔ اسی طرح بنو قینقاع نے ایک مسلمان عورت کے بے عزتی کی اور بجائے افسوس و معافی کے الٹا جنگ کے لیے تیار ہوگئے مجبوراً دونون قبائل کا ۱۵، ۱۵ دن کا محاصرہ کیا گیا اور انھیں مدینہ سے جلاوطن کر دیا گیا۔

(ii) مدینہ کے اس وقت کے جغرافیہ کے مطابق مشرق اور مغرب میں لاوے کی چٹانیں تھیں اور جنوب میں کھجور کے درخت اس کثرت سے تھے کہ دشمن اس سے حملہ آور ہوسکتا تھا۔ صرف شمال کا علاقہ ایسا تھا جہاں سے حملہ ہوسکتا تھا۔

ہزاروں صحابہؓ نے دن رات ایک کر کے کچھ دن کے اندر اندر تقریباً پانچ فٹ گہری پندرہ فٹ چوڑی اور ساڑھے تین میل لمبی خندق مدینہ کے شمال مغرب میں تیار کر لی۔

(iii) بنو قریظہ نے غزوۂ احزاب کے موقع پر کفار کے شکر سے ساز باز کر کے مدینے کا پچھلا راستہ دینے کی سازش کی تھی اور کفار کے لشکر کو رسد کی فراہمی بھی کی تھی جو مسلمانوں کے ساتھ کھلی بدعہدی تھی (iv) یہودیوں نے جب جب موقع ملا مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی مثلاً

۱) بدر اور احد کے بعد حضورﷺ کے قتل کی سازش تیار کی ۲۔ اسی طرح قریش اور دیگر قبائل کے ساتھ ملکر مدینے کی طرف حملہ کرنے کی ساز باز کی

۱۔ ان سوالات کا مقصد طلبہ کی معلومات جانچنا ہے۔ یہ بیانیہ طرز کے سوالات ہیں ان کے اتنے تفصیلی جوابات تحریر کرنے کی ہدایت کریں کہ وضاحت ہوجائے اور کوئی ابہام نہ رہے۔

۲۔ یہ تجرباتی نوعیت کے سوالات ہیں انکا مقصد طلبہ کے فہم کی جانچ ہے۔ مختصر جواب تحریر کرنے کی ہدایت کریں۔ طلبہ کو اپنے اپنے فہم کے مطابق جواب تحریر کرنے دیں۔

۳۔ ان خالی جگہوں کا مقصد طلباء کی معلومات اور خواندگی کی مہارت Reading Skills کی جانچ ہے۔ طلبہ انشااللہ بغیر کسی مدد کے با آسانی کرلیں گے۔

۴۔ اس سوال کا مقصد زمانی خط Time line کے استعمال کی سلاحیت کی تربیت ہے۔ طلبہ انشااللہ بغیر کسی مدد کے با آسانی کرلیں گے

۶۔ یہ ایک تاثراتی تحریری صلاحیت کا سوال ہے۔ اس مین طلبہ کو مکمل آزادی دی جائے جس طرح چاہین اپنے محسوسات و خیالات کو بیان کرسکیں۔

۷۔ گروپ صدکشن: اس کا مقصد طلباء میں آپس کے تبادلۂ خیال کے ذریعے معلومات اور نکتۂ نظر میں وسعت پیدا کرنا ہے۔ طلباء کو گروپ میں آزادانہ کام کا موقع دیا جائے۔ تحقیقی کام کا مقصد طلباء میں دیگر متعلقہ کتب کے مطالعہ کی ترغیب اور کسی نکتہ پر تحقیق کی تربیت ہے۔ طلباء کو اجازت دیں کہ وہ جہاں سے چاہیں معلومات جمع کریں اور جتنا چاہیں لکھیں۔

۳۔ مدینے پر حملہ کے وقت مسلمانوں کی مدد نہ کر کے بدعہدی کی ۴۔ غزوہ خندق کے موقع پر بھی مدینے کے محاصرے کے نازک موقع پر بھی کفار کے ساتھ ساز باز کی۔

س۲: (i) تمام عرب قبائل نے مل کر حملے کا فیصلہ اس لیے کیا کیونکہ مسلمان بدر کی فتح کے بعد تمام عرب میں ایک ایسی طاقت کے طور پر ابھر کر سامنے آئے تھے جو تمام کفار کے لیے کھلا خطرہ تھا۔ اس خطرے سے نپٹنے کے لیے قریش نے مدینہ میں موجود تمام یہودی قبائل کو ابھارا تا کہ بھرپور قوت سے مقابلہ کر کے ان کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا جائے۔

(ii) مسلمانوں نے باہمی مشاورت کے بعد حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورے پر خندق کھدنے کا فیصلہ اس لئے کیا کہ مدینہ کی جغرافیائی صورتحال کے مطابق مشرق اور مغرب میں لاوے کی چٹانیں تھیں اور جنوب میں کھجور کے درخت اس کثرت سے تھے کہ دشمن اس سے حملہ آوانہ ہوسکتا تھا۔ صرف شمال مغرب کا علاقہ ایس اتھا جہاں سے حملہ ہوسکتا تھا۔ اسی لئے خندق ادھر ہی کھودی گئی یہ نقہ کیوں کہ کفار کے پیش نظر نہیں تھا اور خندق کھودنے کی حکمت عملی سے بھی ناواقف تھے لہذا مسلمانوں کی یی حکمت عملی بے حد کامیاب رہی۔

iii) غزوہ احزاب کے موقع پر دشمن کی فوجیں ضندق پار کرنے کی کوشش میں ناکام رہیں۔ اس طرح محاصرہ کرنے والی فوجیں محاصرے کی طوالت سے انتہائی پریشان ہوچکی تھیں

۔رسد کی کمی نے بھی کفار کے لیے ٹھیرنا مشکل کر دیا تھا۔اس پست ہمتی میں ایک رات کو اللہ نے دشمنوں پر تیز و تند ہواؤں کا طوفان بھیج دیا۔اس طوفان نے ایسی تباہی مچائی کہ دشمن دہشت سے میدان چھوڑ کر بھاگ نکلا اور یوں مسلمانوں نے واضح طور پر برتری حاصل کر لی۔

(iv)۔غزوہ خندق سے واپسی پر ہی اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو بنو قریظہ کی جانب پیش قدمی کا حکم دیا آپ ﷺ نے بنو قریظہ کے قلعوں کا محاصرہ کیا کیونکہ اس قبیلہ نے جس طرح غزوہ خندق میں بدعہدی کر کے دشمنوں کا ساتھ دیا اس پر مسلمانوں کو زبردست نقصان پہنچا سکتا تھا انھوں نے نہ صرف بدعہدی کی تھی بلکہ قریش کو رسد بھی بھجواتے تھے۔

(v)۔ بنو قریظہ کا محاصرہ جب سخت ہو گیا تو بنو قریظہ نے اس شرط پر ہتھیار ڈالنے کا فیصلہ کیا کہ ان کا فیصلہ حضرت سعد بن معاذؓ جو زمانہ جاہلیت میں بنو قریظہ کے حلیف رہے تھے، ان سے کروایا جائے۔ حضرت سعد بن معاذؓ نے ان کا فیصلہ توریت کے مطابق کیا جس کی رو سے بدعہدی کرنے والوں کی یہ سزا تھی کہ مردوں کو قتل کر دیا جائے۔

س۳۔ ۵ ہجری۔ عرب قبائل۔ مدینہ۔ ۱۰ ہزار۔ حضرت سلمان فارسیؓ۔ خندق۔ لاوے کی چٹانیں۔ کھجور کے باغات۔ شمال مغرب۔ ۵ فٹ۔ ۱۵ فٹ۔ ساڑھے تین میل۔ خندق۔ چھ دن۔ معجزہ۔ حکمت عملی۔ خندق۔ تیراندازی۔ عمرو بن عبدو۔ خندق پار کرنے۔ حضرت علیؓ

س۴: ۱۔ یہودیوں کا ذکر ہے ۲۔ قریش کا ذکر ہے ۳۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے ان قبائل جنھوں نے بدعہدی اور قریش کا ساتھ دیا تھا ان کے دلوں پر مسلمانوں کا رعب ڈال دیا ۴۔ کفار ے ایک گروہ کو قتل اور دوسرے کو قید کرنے کی وجہ بتائی گئی ہے کہ دونوں گروہ نے غزوہ خندق کے موقع پر مسلمانوں سے بدعہدی کی تھی اور زبردست نقصان پہنچانے کی کوشش کی تھی۔۵۔مسلمانوں کو خیبر کا علاقہ دیا گیا تھا۔کیونکہ غزوہ احزاب کے بعد مسلمانوں کو خیبر پر حملہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور یہ علاقہ اللہ کی مدد سے آسانی کے ساتھ فتح ہو گیا تھا۔

س۵: (i) ۴ نبوی ﷺ کوہ صفا سے دعوت (ii) ۵ نبوی ﷺ ہجرت حبشہ (iii) ۱۲ نبوی ﷺ واقعہ معراج (iv) ۱۳ نبوی ﷺ ہجرت مدینہ
(v) ہجری۔ مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر (vi) ہجری میثاق مدینہ (Vii) ۲ ہجری غزوہ بدر (viii) ہجری غزوہ احد (ix) ۵ ہجری۔ غزوہ احزاب
(x) ۵ ہجری۔ بنو قریظہ ے جنگ

س۶: گروہی تبادلۂ خیال

۱۔غزوۂ احزاب میں مسلمانوں کے خلاف عرب کے تمام قبائل نے اتحاد کیا تھا جس میں قریش، یہودی اور دیگر عرب قبائل بھی شامل تھے۔

۲۔دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے مسلمانوں نے ایک بالکل نئی حکمت عملی اختیار کی جس سے عرب قبائل ناواقف تھے۔

۳۔ یہ جنگ دوسری تمام جنگوں کے مقابلے میں اس جنگ میں میدان میں دوبدو مقابلے اور ہلاکتوں کی نوبت بھی کم آئی لیکن یہ تمام جنگوں سے زیادہ سخت ترین تھی۔

۴۔دوسری تمام جنگوں کے مقابلے میں اس جنگ میں میدان میں دوبدو مقابلے اور ہلاکتون کی نوبت بھی کم آئی لیکن یہ تمام جنگوں سے زیادہ سخت ترین تھی۔

۵۔اس جنگ میں مسلمانوں کی فتح سے عرب قبائل کی سازشوں کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو گیا اور یہودیوں کا زور ہمیشہ کے لیے ٹوٹ گیا۔

۶۔ یہ ایک فیصلہ کن جنگ ثابت ہوئی تھی جس کے بعد مدینہ ایک مکمل اسلامی قوت کے طور پر ابھرا اور مسلمانوں کو سیاسی اور معاشی استحکام حاصل ہوا۔

(ii) ۱۔تمام اہم نوعیت کے حساس فیصلے باہمی مشاورت سے طے کرنا اسلامی شعار ہے۔

۲۔ یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے کبھی دوست نہیں ہو سکتے ہیں مزید یہ کہ مشکل وقت میں مسلمانوں کو نقصان پہنچانے سے نہیں چوکتے۔

۳۔حالات اور مقابل دشمن کی قوت کا اندازہ کر کے اپنی حکمت عملی کو ترتیب دینا چاہیے۔

۴۔اسلام کی راہ میں آنے والی آزمائش کا حکمت عملی اور استقامت کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی مدد سے نوازتا ہے۔

۵۔اسلام کی راہ میں آنے والی آزمائش دراصل مومن کے ایمان کو جانچنے کے ہوتی ہے اور ان آزمائشوں کے ذریعے مومنوں کی استقامت اور منافقین کا نفاق کھل کر سامنے آ جاتا ہے۔

☆ غزوہ احد اور غزوہ احزاب کا نقشہ دیا جا رہا ہے۔استاد اسے کسی پوسٹر شیٹ پر یا تختہ سیاہ پر بنا کر طلبہ کو سمجھا سکتے ہیں۔

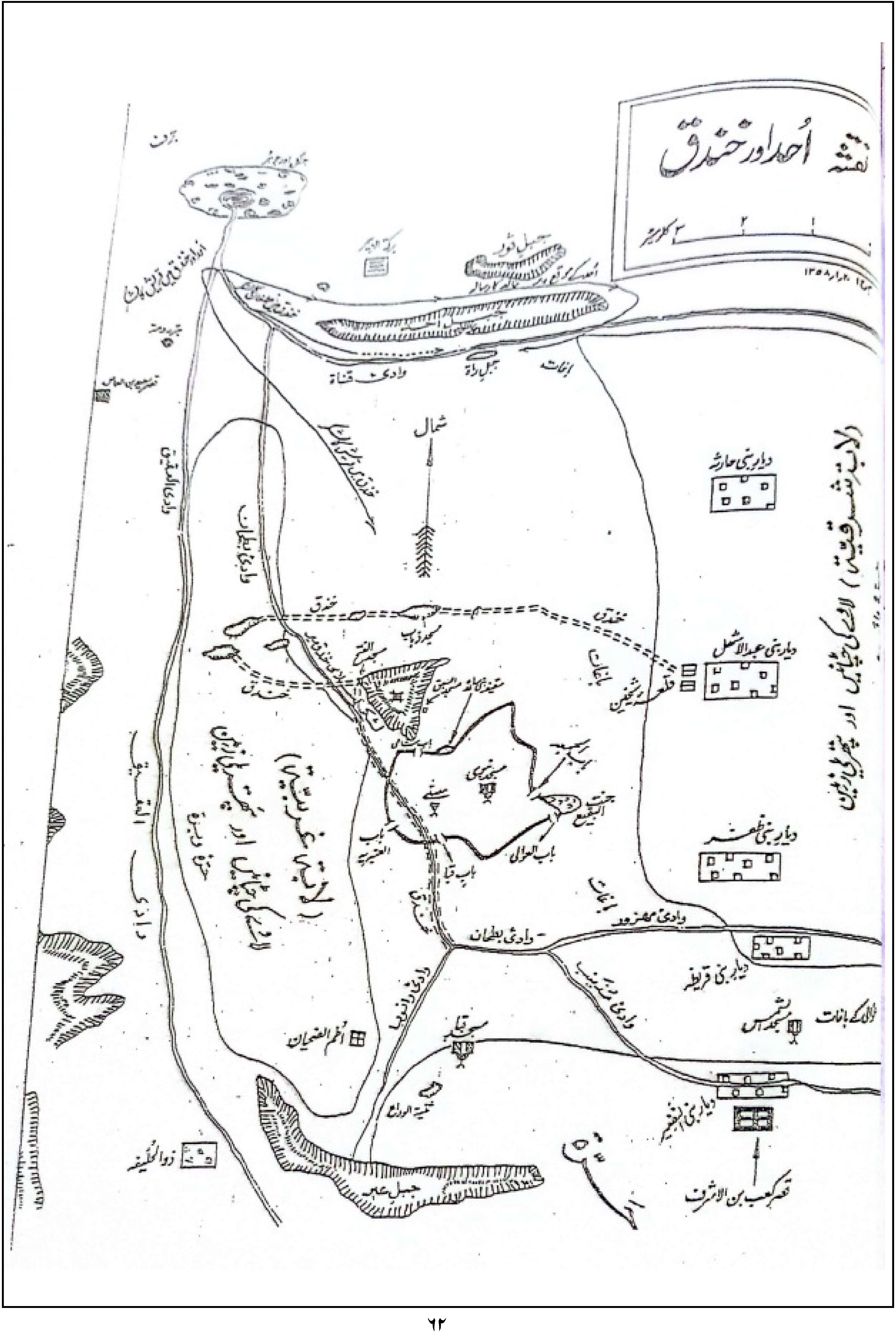

نقشہ اُحد اور خندق
جبل احد
جبل ثور
شمال
خندق
مسجد نبوی
وادی بطحان
دیار بنی حارثہ
دیار بنی عبد الاشہل
دیار بنی ظفر
دیار بنی قریظہ
دیار بنی النضیر
مسجد قبا
جبل عیر
قصر کعب بن الاشرف